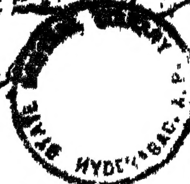
بعون صانع مکین ومکان فضل خلاق زمین وزمان

درین زمان خجسته فرجام بعون وعنایت خالق برایا ملت
و نورشنوی فصاحت معمور ہے

گلدستۂ نور

من تالیفات جناب فضایل مآب مولوی سید
علی اکبر صاحب بہادر زاد مجدہٗ که در عنوان
شباب ۱۲۶۸ ہجری تالیف فرمودہ بودند
بفرمایش بعض احباب



بمقام لکھنؤ محلہ فراشخانہ وزیر گنج بتاریخ نوزدہم ربیع الاول ۱۲۹۶ھ

در مطبع اثنا عشری باہتمام سید عابد علی طبع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نغمۂ عندلیب قلم بدائع نگار و زمزمۂ طوطی خامۂ مرصع کار کہ ترانہ سنجان
گلشن رنگین بیانے و خوش نوایان بوستان شیرین
زبانی مترنم بان توانند گردید لالی متلالی کلمات فصاحت آئین و جواہر زواہر
نغات بلاغت آگین پا انداز شاہد سپاس بقیاس صانعیست جل شانہ کہ
از تشعشع طاؤس زرین پر ساخت بساتین منقشہ منظر را روشن و از جلوۂ طائر
زمرد نگار نازمین رفتار خیابان سبزہ زار شبلی سائبان را مزین ساخت طائر خیال
نا سبتہ بال را طیران شہپر طائران قدس آموخت و مردم دیدۂ دانش را از لمعۂ انوار
معرفت افروخت و گیسوئے لیلائے لیل مشکین کاکل را از طرۂ تنویر ماہ منیر زینت
افزود و عارض صبیح روز روشن را از گوشوارۂ انارۂ مہر سیارہ جلوہ افگن فرمود
نہانخانۂ ذات پاکش را از دیدۂ دیدار شاہد باز از فکر آفاق پیما در پس سرادقات
اختفا پوشانید و بادہ پیمایان مصطبہ تحقیق را از خمخانۂ توفیق شربت وصال و
زلال نوال نوشانید از حدیقہ طرازی باغبان صنعتش گلدستۂ شوخ رنگ
شقیقہ تختۂ لالہ زار است و از بہار پردازی گلچین حکمتش بر شاخسار قدرتش از رق
تاریخ ... کوکناری و پس از ترشیح لوح دیباچہ حمد و ثنا و توشیح صحیفہ صحاح
سپاس جناب کبریا رشحات مقطرات غمائم اقلام فصاحت ارقام و روائح
مشک آمیز عنبر بیز حدائق کلمات بلاغت انضمام کہ بہار اندور بساتین مسامع
مجامع نخلبندان گلستان قضا و قدر و دماغ افروز مشام قلوب باغبانان بستان
نوع بشر گردد و در عرض صلوات طیبات و بواقیت تسلیمات زاکیات نثار بارگاہ
عرش جاہ مسند نشین محافل انبیاء و مرسلین و شمع نورا ندوز قبۂ طٰہٰ و یٰسٓ است
کہ باعث تکوین کون و امکان و سبب نجات عالمیان و اولاد و امجاد اوست کہ

رهروان طریقهٔ مصطفویه رهبران جادهٔ شریعت نبوی اند صلوات الله علیهم
اجمعین ما دامت السموات فوق الارضین اما بعد چنین گوید خاکسار ذرهٔ بیمقدار
مقتبس انوار مصابیح افاضات دانشوران کرام و خوشه‌چین حدائق افادات
علمای اعلام العبد الذلیل الاحقر المتخلص بالبدر الانور السید علی اکبر بن العلامة
الاوحد والفهامة الامجد سلطان العلما جناب السید محمد لا زالت شموس افاداته
ساطعة واقمار افاضاته الیه که چون این هیچمدان از فضل ایزد منان در علوم
درسیات راه کد و سعی بیمودم و از توجه خواطر ملکوت نواظر علمای اخیار و اساتذهٔ
روزگار رحمهم الله اظلالهم واحسن حالهم از هر علمی سندی و سطری و از هر فنی قدری
نوشته بنمودم و درین جزو زمان سعادت اقتران که طبع گهربار فایض الانوار بندگان
سلیمان شان گردون آستان سریر آرای دولت و اقبال تاجدار کشور ابهت
و اجلال چشم و چراغ شبستان عدالت گستری قرهٔ باصرهٔ شمع دین پروری اورنگ
نشین سطوت و جهانداری نقش نگین شوکت و شهریاری مهر سپهر کشور
ستانی ماه منیر چرخ جهانبانی فخر سلاطین نامدار رشک خواقین ذوی الاقتدار
نونهال گلستان حسن و جمال سرو جویبار ابروی همال فرازندهٔ رایت فتح و نصرت
فروزندهٔ چراغ دولت و مکنت ابر گهربار ریاض جود و سخا گوهر آبدار مخزن لطف
و عطا یکه تاز معرکهٔ شجاعت و شناعت شهسوار میدان ایالت و بسالت
حامی شریعت غرا ناصر ملت بیضا مروج احکام دین قدردان سادات
و مومنین سکندر جاه کیوان بارگاه جمشید کلاه قمر رکاب خورشید قباب
قدر قدرت عین رحمت سلطان ابن سلطان خاقان ابن خاقان ابوالمنصور
مصلح الدین حضرت سلطان عالم و عالمیان محمد واجد علی شاه بادشاه زمان
غازی خلد الله ملکه و سلطانه و افاض علی العالمین بره و احسانه راغب

تزئین بساتین مضامین صنعت آگین فن سخنوری [illegible] جواهر [illegible]
همت والا نعمت خدام کرام مصروف نقادی جواهر زواهر کلمات [illegible]
آگین خزینهٔ شاعریست ونیز طبائع انام وهمه خاص وعام بمقتضای الناس [illegible]
[illegible] ملوکهم [illegible] این طرف وقدردان شعرای سلف وخلف [illegible]
که قدم جودت طبیعت نقاد را در دائرهٔ سخنوری توسن ذهن وقاد [illegible]
فن شاعری [illegible] استعمال جمله علوم وفنون درآورم ولالی منثوره [illegible]
را در سلک انتظام بنیت هدایت عوام کالانعام که در استماع قصص [illegible]
غوایت انجام سراپا مصروف اند منسلک سازم لیس [illegible]
استعمال رهین تشتت بال وکثرت اشتغال تالیف کردم [illegible] بطبع
نارسا [illegible] در حیز نظم آوردم وچون ظاهر است که نزد گدایان [illegible]
شایان شاهان وکشورکشایان بجز دعای دولت وایمان وصحت وسلامت
ملازمان ایشان چه می باشد بنا علیه این گوهر شاهوار ونظم خوشگوار [illegible]
شاهان چه عجب گر بنوازند گدا را بهدیه آستان [illegible]
امید از جناب قاضی الحاجات ودرگاه مجیب الدعوات آنست که این نسخه [illegible]

موسومه گلدستهٔ نور را مقبول خاطر فیض مظاهر ومنظور [illegible]
سکندرشان گرداند وبرای ناظرین دقیقه رس ومطالعان [illegible]
حدیقهٔ بهجت وکامرانی وحدیقهٔ مسرت وشادمانی سازد [illegible]
سالک مسالک آبا واجداد وناهج مناهج صدق وسداد [illegible]
وآله الامجاد وکان ذلک یوم الاربعا السابع من شهر ربیع الاول [illegible]
هجری ثمان وستین بعد الف ومائتین من الهجرة النبویة علی صاحبها
الف تحیه

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خدایا بخش فر خسروانے
عطا کر شاہی ملک معانے

مجھے کر تاج عرفان سے سرافراز
عنایت کر متاع مخزن راز

شرف کر دولت ایمان کا افزون
گہر ہون لو کشف کی دل مین مخزون

دہن کو شکر سے شکر شکن کر
ستایش سے زبان کو نغمہ زن کر

ثنا کا گلبن خامہ کو دے بار
زبان کو کر فصاحت سے گہربار

خرام کلک زرین مین ہو وہ ناز
خجل ہو دیکھکر طاؤس طناز

سخن کو کر درخشان طرۂ نور
کہ زینت پاے جس سے گیسوے حور

کمند شوق ہو ہر حرف زیبا
معنبر سطر ہو زلف چلیپا

صباحت مین ہو صفحہ عارض حور
لطافت مین زلال چشمۂ نور

صریر خامہ ہو جادو کی تقریر
کرے ہر اہل دل کی دل کو تسخیر

جہان ہو جاوے پرتو سے منور
گل وگلزار ہو بو سے معطر

عجب ہو صولت مضمون کا عالم
جلو مین ہون کہلی رفعت کی پرچم

سر اقدس پہ دیہیم کیانی
وہ بہری ہو خسرو شیرین بیانی

امیران مضامین دست بستہ
بدو در تخت شاہی ہون نشستہ

دیار لفظ و اقلیم سخن پر
قلم زن فکر کا ہو حکم یکسر

رعایائے معانی بادل و جان
رہین شاہ سخن کے زیر فرمان

جو ہو اس نظم کی گوہر فشانی
ملک بھولین فلک پر سبحہ خوانی

سخن کا ہر طرف آوازہ ہو جائے
جہان ہو پہنچے بہار اک تازہ ہو جائے

رواق چرخ سے پردہ اوٹھا کے
سریر آرائے مشرق سر نکالے

لب بام فلک پر ہر ستارہ
بچشم شوق ہو محو نظارہ

ستائش نقطہ نقطہ سے عیان ہو
سپاس و شکر سے رنگین بیان ہو

ستائش سے ہو تیری مجھکو آرام
تصور دل مین ہو لب پر ترا نام

افتتاح نامہ بنام نامی توفیق نواز حق سپاسان و عذر و معذرت از ادای ستایش باعتذار خدا شناسان

بنام ذات پاک ایزد پاک
مرصع ساز سطح بام افلاک

چراغ افروز کاخ ماہ انور
ضیا اندوز چشم مہر خاور

بساط آرائے سطح عالم خاک
چمن پیرائے چرخ طارم تاک

رفیق غربت و راندہ منزل
شفیق جان زار نیم بسمل

عصائے دست در شبہائے تاریک
گرہ فرسائے غم در کار باریک

دوای درد وقت غمگساری
شکیب دل بوقت بیقراری

جلیس محفل شب زندہ داران
انیس منزل طاعت گزاران

گنہ آمرز رندان زیان کار
خطا بخش سیہ مستان میخوار

بشارت بخش خاطر ہائے غمگین
بصارت بخش چشم کور و نابین

تعالی اللہ ہے خلاق عالم
ثنا مین اوسکی کیا مارے کوئی دم

سپاس و شکر مین جز جبہہ سائی
قلم کیا کر سکے داستان سرائی

زبان کو کب ہے یارائی طلاقت
بیان کو خود ہے غرق بحر حیرت

اگر ہر موئے تن اپنا زبان ہو
نہین ممکن کہ حمد اوسکی بیان ہو

کہان وہ اور کہان ہم تودۂ خاک
ثنائی حق مین اور دعوائی ادراک

رسولونکی جہان قاصر ہوس ہے
وہان لازم ہمین ضبط نفس ہے

شفیع کل جو ختم المرسلین ہے
شہ لولاک و نور اولین ہے

کہے جب شان حق مین ما عرفناک
تو پہر کیا لاف زن ہو عالم خاک

ہوس کا پاے کوشش ہے یہان لنگ
خرد پر عرصۂ چون و چرا تنگ

پریشان عقل ہے حیران ملک ہے
زمین بیہوش سرگردان فلک ہے

حجاب غیب ہو جس کا نشیمن
وہان پر فکر ہو کیونکر قدم زن

گمان سے قصر جس کا موتمن ہو
کمند وہم کیونکر حلقہ زن ہو

اوسے نے نطق بخشا ہے زبانکو
دیے پر طائر وہم گمان کو

بنایا عقل کو انسان کا دمساز
کیا در پردہ شمع محفل راز

بنائی شام و صبح و ظلمت و نور
بنایا دنکو روشن شب کو دیجور

عطا دنکو ہوئی چشم جہانتاب
شب دیجور کو چشم شناسائے خواب

جبین کی مہر سے زینی درختان
کیا انجم سے رخ شب کا زرافشان

کیا سرچشمۂ انعام جاری
گل ہستی کی تا ہو آبیاری

کیا سرسبز باغ جز و کل کو
عطا کی دلربائی روئے گل کو

دیا نیش حسد خارون کو گل سے
بنائی چشم لا مست مل سے

عطا کی سبزۂ گلشن کو فرحت
کنار شاخ کو دی گل سے راحت

کیا سنبل کے گیسو کو پریشان
دیا غنچون کو جمعیت کا سامان

جو بخشی طوطیون کو خوش کلامی
ملی کبکِ دری کو خوش خرامی

دیا سروِ سہی کو قدِ موزون
کیا قمری کو اس لیلی کا مجنون

کیا رشکِ پری انسانکا انداز
کیا نازا وسکے خاطر بال پرواز

دیا صبحِ صفا کو جامۂ نور
عروسانہ شفق کو حلۂ سور

کیا ہے حسن بہرِ عشق پیدا
رخِ گل پر کیا بلبل کو شیدا

دیا شمعون کو گر نورِ دل افروز
تو پروانہ کو بخشا عشق جانسوز

دیا ہے نالہ بلبل کی زبان کو
اثر بخشا ہے آہ بیکسان کو

غرض کیا کیا نہ اوسکی قدرتین ہین
ہر ایک ذرہ مین لاکھون صنعتین ہین

کہانتک اے سمندِ تیز رفتار
بس اب ہوشیار ہو کلکِ گہربار

قدم ہے حمد کی میدانکا دامن
کہانتک ہوگا تو اوسمین قدم زن

ابد تک چاہیئے پوئندگی ہے
تجھے درپیش یہان واماندگی ہے

حد اوس میدان حمد کی بقا ہے
تجھے اول فنا آخر فنا ہے

تلویح لوحۂ کلام و تشریح دیباچۂ نظام بجواہر زواہر مدایح خیر الانام و اہلبیت کرام علیہ و علیہم السلام

غرض بعد از ثنائی ایزدِ پاک
کہ جو ہے خالقِ ارضین و افلاک

نبی جسکی لئی دنیا ہے بنید
محمد ہے محمد ہے محمد

کیا حق نے عطا مطلوب اپنا
محمد کو کیا محبوب اپنا

دیا اسمِ نبی کو افسرِ میم
سرِ ارفع کو ملکیت کا دیہیم

لئی ہے نامِ نامی نامۂ حمد
تنِ اقدس سجے ہی جامۂ حمد

اگر زرین کمر ہے میم سے نام
تنِ اطہر ہی زیبِ مہدِ آرام

بظاہر نام کی گرداں حد ہے
مگر اوصافِ احمد لا تعد ہے

ہوتا گروہ شاہِ ملک لولاک ہوئی خلق یہہ اُنہیں زِ افلاک

کیا ملک ازل حق نے جو پیدا ہوا میم مبارک سے ہویدا

پھر اوس نے بہرِ حفظ ملک موجود کیا تاج اسے احاطہ کل کا محدود

بنایا میم سے ملک و ملک کو نگین ارض و آفاق و فلک کو

بنی حد دال سے ملک ابد کی دلیل صدق سے مصطفیٰ ہو واحد کی

جبیں سے جب ہوا نور اوسکا تاباں ہوا تب سجدۂ آدم کا فرمان

ہوا ثابت توسل اوسکا مشروح بچی گرداب سے تب کشتی نوح

وسیلہ جب ملا آلِ عبا کا کیا عیسےٰ نے تب احیاء موتی

پڑا ایمن پہ اوس کا عکس دامن ہوا موسیٰ پہ تب وہ دشت روشن

اوسی کا نام آیا جب زبان پر گئے ادریس چارم آسمان پر

ہوئی فیضان حضرت سے جو امداد سلیماں کو ملا ملک خدا داد

حبیب حق کی الفت کا سبب تھا خلیل حق نے راہِ حق کو پایا

جو فرمائی اوسی نے رہنمائی خضر نے تب رہ توفیق پائی

یہہ اوسکے قرب کا رتبہ ہے اوسنے فکان قاب قوسین او ادنے

یہہ انگشتِ مبارک کا اثر تھا سپہر اولیں پر شق قمر تھا

گل زریں و سیمیں مدح و تسلیم نثار روح پاک عرش تعظیم

نبی و آل اطہارِ پیمبر کہ ہیں ارجاس و عصیاں سے مطہر

مصابیح محاریب امامت مفاتیح کنوز ورع و عصمت

شہنشاہان ملکِ کون و امکان گہر سنجان گنج علم و عرفان

قنادیل مکان سترِ لاہوت ریاحین ریاض بزم ناسوت

سہی سروان گلزار شجاعت چراغان شبستان شفاعت

ثنا اونکی زبان سے کب ادا ہو — خدا جنکا ثناخوان خود ہوا ہو

فضائل میں ہو اونکے تلث قرآن — زبان سے کیا کرے مدح اونکی انسان

ترانہ سنجی عندلیب خامہ بزمزمہ پردازی ساقی نامۂ نزہت شمامہ در جوش ولائی ائمۂ اطہار علیہم السلام و آرایش بزم فردوس نگار

الا یا ساقی العذب الفرات — الا یا محیی العظم الرفات

الا یا موردی الصادی الغلیل — او اکواب عین السلسبیل

الا ایہا الساقی ائتنا — و حیّنی بکاسات الحمیا

ففی قربک تفریح القلوب — و من ذکراک تفریج الکروب

ہجر منک داء للفؤاد — و وصل منک یرقی کل صادی

لیال الغم قد عمت صباحی — فیا شمس اسرعی و انہر صباحی

و یا امل الاقاصی والادانی — رحیقاً لذّت فوقع فی الاوانی

بیا ساقی امید جان ناکام — بفرش چشم من از لطف نہ گام

بشفقت درد دوری را دوا کن — ز من رنج جدائی را جدا کن

دما دم دہ شراب وصلت آمیز — ز خم بر ساغر از ساغر بلب ریز

اوٹھا دے ناز سے پیمانہ ساقی — دکھا دے لغزش مستانہ ساقی

پری انداز ساقی گل اندام — پلا دے ساغر صہبائے گلفام

بلورین جام مین دے بادۂ نور — کہ چشم حور تک ہو جس سے مخمور

فزون ہو طبع کو جوش جوانی — پلا صہبا کہ ہے عیش جاودانی

مے گلرنگ سے سرشار کر دے — عیان عرفان کے سب اسرار کر دے

مئی پر نور ہو اور جام بلور — کہ جس سے قلب ہو نور علی نور

فرحت ہو نشۂ حب پنجتن کا — ثناخوان ہون اماما‌ن زمن کا

زبان اس نشہ سے معجز بیان ہو — ید بیضا صفت خامہ عیان ہو

سکھا دون بلبلون کو نغمہ خوانی
بتا دون طوطیون کو خوش بیانی

فراق گل سے اب جان نیم جان ہے
دل پژمردہ گلبرگ خزان ہے

پی تفریح باغ آراستہ کر
چمن مثل جنان پیراستہ کر

بہار ابر ہو آب روان ہو
نگار لالہ رخ رنگین بیان ہو

ہر ایک سو آب کے چشمے ہون جاری
کنار جو ہو سرو جویباری

نسیم بوئے گل ہو روح پرور
مشام جان رہے جس سے معطر

شفق پھولی ہو وقت جانفزا ہو
سنہرا عکس سے گلشن ہوا ہو

زمین بوستان ہو زعفرانی
عیان گلشن مین ہو جوش جوانی

جو ہو سبزہ لہکتا بوستان کا
تو ہو تختہ دہکتا ارغوان کا

چمن فسحت مین رشک آسمان ہو
روش صورت مین شکل کہکشان ہو

ہوے مستی کا عالم بوستان پر
صبا سے جھومے ہر شاخ صنوبر

نزاکت سے جھکے ہر شاخ پیہم
لچک جائے قد شمشاد ہر دم

ترشح ابر سے ہو مثل شبنم
تماشا چشم نرگس دیکھے پیہم

گل صد برگ کا حسن غلط انداز
دکھائے بوستان کو ناز و انداز

کھلے ہون اسطرح گلہائے سوسن
مسی مالیدہ سمجھون روئے گلشن

کسی جا ارغوان و نسترن ہو
کسی جا جعفری زیب چمن ہو

کہین ہو یاسمین و لالہ و گل
کسی جا ہو پریشان زلف سنبل

کہین ہو چاندنی شبو کہین ہو
کہین خندان گلاب و یاسمین ہو

کسی جا ارغوان و ورد و ریحان
بھرین گلزار کا پھولون سے دامان

شگوفون کو خوشی سے ہو تبسم
کرے ہر شاخ پہ بلبل ترنم

لب جو قاز ہون اور قمری ہون
خرامان کبک کے ہر سو پرے ہون

مغنی طوطی شکر شکن ہو کہین رقاص طاؤس چمن ہو
کوئی ہو عاشق آواز بلبل کوئی ہو محو سیر غنچہ و گل
کوئی مصروف تسبیح خدا ہین کوئی اللہ کی حمد و ثنا ہین
کہین نعت شہ خیر الوریٰ ہو کہین مدح امام الاتقیا ہو
غرض اے ساقی فرخندہ رو جام شراب ارغوانی کا پلا جام
دکہادے دوستونکو رنگ محفل شگفتہ غنچہ سان ہو جائے ہر دل
بچہادے جلد لاکر مسند نور خوشی ہی دوستونکی ہمکو منظور
بولا مطرب کو اب محفل مین آوے سرور اوسکی غناسی دلمین آوے
مغنی آئے لیکر ساتھہ سب ساز سنائے زمزمہ نغمہ پرداز
ترانے سے ہو بلبل مست و خاموش کرے طوطی کا نغمہ اوسکی خاموش
کرے سب انس و جن کو مست و سرشار رہین بیہوش ساری سقف و دیوار
چرندے جہان کا سب ہو لین انداز پرندے بہی رہین پرواز سے باز
سجے ہون مہ لقا پوشاک پانی ہو رخت حور سیما ارغوانے
لباس سندس و سنجاب و دیبا جواہر کا ہو زیور تن پہ زیبا
جو کی آراستہ بزم مثالی ہوا مین مست صہبائی خیالی
نظر آئی وہ تصویر تصور کہ جسکے نور سے آنکہین ہوئین پر
دل ناداں ہواہے عاشق اوسپر رہا ہون محو نظارہ مین شب بہر
سحر ہوتے ہی پنہان ہو گیا ہی دل بیتاب نالان ہو گیا ہے
بس اب اے جلوہ افروز سیہ شام ٹہرا محفل کہ پہونچی شب باتمام
ہوئی سب وجد مین اور تشنہ پیچ و جوش ہی دامن تر ہمہ رونی شمع کافور
ہو گل مین چاک دامن صبح سی مین سرشک شبنم آنکہون سے بہی مین

رہا پابوس گلرویان چو شب بھر
گلو سے ہا ہین تھے ہاتھ گل کے
گریبان و گلم نا صبر دیدہ ؛؛
خمار ساغر شبش مستانگی داد ؛
چرا دیدم زچشم ابروی جانان
چو بسمل سے تپیدم در عشق محراب
لبش دیدم چہ حسن سرو آزاد
بلند از روے پر نورش جبین بود
ز دام عنبرین زلف پریشان
دلناب حسن یا تا تار چین بود
شکستہ چہرہ رنگ گلستان را
نہ گردن بل صراحی بلورست
لبش اندر شفق گویا ہلالے
ندانم کین مسلمان یا کہ کافر
چو نہاید تجلی او کعبہ رو
شگفتے از تبسم بر جادوے جانان
ز سحری او خانہ بدوشم
ز نقش نقشہ دہ جان ناتوان را
لبسا خوش آیدم صحرا نشینی
ز عشق حسن تا و صحرا نوردم
ز آتشش جان و دل بر باد دادم

ہنسی سے پر شکن ہی روی بستر
خمار آلودہ اوٹھے خواب شب سے
شدہ از پنجہ مژگان دریدہ
چو سحر سامری دیوانگی داد
برایم شد ہلال عید قربان
برب کعبہ دل بے اوست بیتاب
کہ کردم صبح در اندوہ و فریاد
و یا زہرہ ز خورشیدش قرین بود
شب یلداست در ظلمات حیران
کہ خط کہکشانش در کمین بود
ز شوخی داغ دادہ ارغوان را
مصفا چون بیاض صبح نورست
دل قوس فلک سازد ملالے
لبش معجز نما و چشم ساحر
بتان اسلام آرند از پے او
بکفر اسلام بفروشند مسلمان
ز سفاکی او نالہ فسر وتسم
فسردہ در دلم شور و فغانرا
چو مجنون کردہ ام سودا گزینی
چو فرہاد از پئے او کوہ گردم
غلط کردم درین رہ پا نہادم

تمنائے ولائی واثق والتمدعائی عشق صادق

الٰہی کر مجھے دیوانۂ عشق
فسون ہوش ہووے افسانۂ عشق

صلائی کن فکان ہو عشق صادق
وجود جسم و جان ہو عشق صادق

رگ و پے بیچ میرے دلکی روان ہو
زلال عشق ہو یا درد جان ہو

بنے حکاک جان عشق جہان کن
کرے سو قاش دل ہر تار شیون

شعاع عشق صادق دلپہ چھائے
غبار حب غیر اصلا نہ آسکے

میرا دل ہم صفیر قدسیان ہو
ترا بس ذکر اقدس وردِ جان ہو

خیال و وہم یا فکر و نظر ہو
تجھی مین ہو مرا ہی توجہ ہر ہو

رہین طوق طاعت ہو مرا دل
تہ شمشیر جیسے مرغ بسمل

جو ہو سلطان غم دلپہ قلمزن
جھکادون قتل کو مین ہنس کی گردن

مری مژگان ہو رشک شاخ گلریز
گرائے لخت لخت اشک دل آویز

مرے دلکو ہو وہ ضعف گرانبار
تصور آہ کا کرنا ہو دشوار

ہو چلنا بے عصائی آہ مشکل
نفس سو جا کرے سینہ مین منزل

جو آہ پر شرر ہووے نمایان
تو مد آہ ہو سرو چراغان

چراغ عشق جب جلوہ فشان ہو
بنے فانوس دل پروانۂ جان ہو

ہو دن یا رات یا ہو صبح یا شام
ترے بس ذکر سے ہو دلکو آرام

جو تیرا خوف خاطر مین سماوے
نکلکر دم نہ قالب مین پھر آئے

بسان دیدہ شمع شب تار
بہائے اشک ہر دم چشم خونبار

ملے پر چند مجھسے دل جلاؤن
زبان پر اُف نہ مین زنہار لاؤن

پھرون اس درد سے مین آہ سوزان
کہ جلکر خاک ہون شبہائی ہجران

ہزارون نعرہ درد دلسے مارون
تڑپ کر مثل بسمل شب گزارون

مذاق خواب و خور سب بھولجاوے — سوا تیرے نہ کچھہ خاطر مین لاوے
ہو تیرا ذکر ہر دم روح پرور — کہ ہے تسکین در دجان مضطر
حضور دل سے بی تزویر و تلبیس — گہی تہلیل لب پر گاہ تقدیس
سپاس و شکر ہو حمد و ثنا ہو — ترا ہی ذکر بس صبح و مسا ہو
دلا بس کن ازین حرف و حکایات — بسے صعب است تحصیل کمالات
سزاوار تقرب قدسیانند — انیس محفل نور اند آنند
نصیب بندگان خاص باشد — کہ ادنیٰ پایہ اش اخلاص باشد
ہر آن کورا کہ چشمش گشت روشن — چراغ معرفت شد جلوہ افگن
دل و جان محو او سرتا قدم شد — زبان و گوش و از غیرش اصم شد
مثالش ساخت در کاشانہ چشم — برون زد شکل خوابے خانہ چشم
زیادش کرد شیرین کام جان را — بزہر آلود لذات جہان را

مضمون مناجات حضرت سید الساجدین حضرت امام زین العابدین علیہ السلام

کسی از روز ازل گر تا قیامت — کند از جان و دل دیرا عبادت
نماید سر بدی طاعت بہر دم — چہ طاعت مثل طاعات دو عالم
دگر از خوف خشمش چشم پر آب — دہد صد موجہ عمان خوناب
مثال تیشہ گردد موئے مژگان — برائے کندن کوہ و بیابان
بود با این ہمہ اوصاف کمتر — نیارد شمہ از طاعات داور
ادائے بندگیہا کے توانی — فزون تر وصف او از ہر چہ دانی

مضمون حدیث شریف

ملائک گر ہمے چند باشد — بقید بندگی پابند باشد

ستادہ از ازل در طاعت او ؛ بزیر افگندہ سر از ہیبت او ؛
بلب تسبیح و تقدیس لہ اسی ؛ نظر نفگندہ تا ایندم بہ بالا
دمد چون حکم نافذ رب تنزیل دہد صور قیامت را سرافیل
بیکایک چشم حیرت بین کشایند قصور و عجز را حالی نمایند ؛
چنین گویند لرزان کی خداوند نیاوردیم بجا طاعت دمی چند ؛
فزون تر طاعت از وہم و گمان ست برون از طاقت ما بندگان ست
بلند از ہر چہ ما دانیم آنی تو ذات خویشتن را خویش دانی

رجوع بمناجات از الحاح و زاری بدرگاہ مجیب الدعوات عز اسمہ و مغفرت خواستن و اعتراف گناہان خود نمودن

کہان ہے اے دل بی عقل و نادان کدہر بھٹکا اور کدہر آیا پریشان
بسر کی عمر غفلت مین سراسر ؛ نکی کچھ فکر عقبی کے تونے دم بھر
نہ ہمدم داشتی آہ رسا را ؛ نکردی یاد یکساعت قضا را
ندانستی کہ در دنیا اسیری ندانستی الی اللہ مسیری ؛
چل اب اے روسیہ تو سر جھکا کر ؛ نقاب خاکساری ڈال منہ پر
اوٹھا دست دعا با آہ و زاری ؛ کشادہ ہے در درگاہ باری
الٰہی انت مختار شکور ؛ الٰہی انت ستار غفور ؛
الٰہی قاضی الحاجات تو ہے ؛ الٰہی سامع الاصوات تو ہے
نظر کر رحم کی اے کل کے غفار ؛ مین ہون بندہ ترا یا رب گنہگار
تو ہے غفار کل ہے کردگارا ؛ تیری رحمت کا ہے مجکو سہارا
بغیر از تیرے اے رحمان میرے نہ بخشے گا کوئی عصیان میرے
مین زندان مصیبت مین پڑا ہون ؛ مین زنجیر بلا مین مبتلا ہون

شب و روز مین سرگشتہ حیران ‌ کبھی نالان کبھی سر در گریبان
یہ بار جرم اور مین ناتوان ہون ‌ یہ راہ دور اور مین نیمجان ہون
مگر لا تقنطوا سے باخبر ہون ‌ تری رحمت کا طالب سر بسر ہون
برائے آہ و زاری یتیمان ‌ برائے بیقراری یتیمان
برائے مبتلایان مصائب ‌ اسیران جفاہا و نوائب
بحق بیکسی جان محبوس ‌ بحق اضطراب طبع مایوس
ترحم بر من خستہ جگر کن ‌ تلطف بر من شوریدہ سر کن
الہی در گذر ز اعمال زشتم ‌ مکن محجوب کار بد سرشتم
الہی درگہ تو بے نیاز است ‌ الہی ذات تو بندہ نواز است
مگردان از درت محروم سائل ‌ شود ہر گوہر مقصود حاصل
عطا از لطف خود کن مقصد من ‌ برآور از ترحم مرصد من
بچا دنیائے پر جور و جفا سے ‌ مجھے محفوظ رکھ اس بیوفا سے
مجھے دی لطف زہد و ترک دنیا ‌ رہون پابند شرع و ورع و تقوے
مجھے اے معرفت اپنی عطا کر ‌ فروغ قدس سے دل پُر ضیا کر
رضا سے تیری دل آگاہ ہو جائے ‌ محبت مین فنا فی اللہ ہو جائے
اسیر دام شیطانی نہون مین ‌ حریص دولت فانی نہون مین
مجھے عرفان و علم باعمل ہو ‌ نہ ہرگز دین مین میرے خلل ہو

مناجات عربی از کلام حضرت امیر علیہ السلام

الم تسمع بفضلک یا مُنائی ‌ دُعاء من ضعیف ابتلائی
غریق فی بحور الغم حزنًا ‌ اسیر بالذنوب بالخطائی
انادی بالتضرع کل یوم ‌ مجدا بالتبتل والدعائی

وقد ضاقت علی الارض طرًّا | واهل الارض ما عرفوا دوائی
فخذ بیدی فانی مستجیر | لعفوک یا عظیم و یا رجائی
اتیتک باکیا فارحم بکائی | حیائی منک اکبر من خطائی
سابکی حسرۃ و معا اسفا سکی | اذا لم یبق و معی دمائی
جزای آن تعذبنی ولاکن | اعوذ بحسن عفوک من جزائی
ولی ھم و انت الکشف ھمی | ولی داء و انت دواء دائی
تفضل سیدی بالعفو عنی | فانی من بلاء فی بلائی

گوہر افشانی کلک جواہر سلک بمدحت گستری حضرت صاحب الامر علیہ الصلوٰۃ والسلام

الا کلک ہمایون فر اقبال | الا اے خسرو اقلیم اجلال
سریر سروری پر جلوہ گر ہو | فروغ رایت فتح و ظفر ہو
بنا مضمون کا تاج زر نگار سے | معانی کا ہو جیش کامگار سے
عیاں کر شوکت فرمان روائی | فصاحت کی دکھا کشور کشائی
جنود بیت آراستہ کر | لوائے فتح سے پیراستہ کر
اراکین بساط خوش بیانی | درو گوہر کریں نذر معانی
سواد لفظ ہو ظل کرامت | فروغ حرف ہو خورشید عظمت
اگر ہے خواہش تعریف سلطان | زباں کر فیض معنی سے زر افشاں
بنا ہاتھوں کو رشک ابر در بار | مثال ابر نیساں ہو گہر بار
دکھا فیض شہنشاہی کا انداز | بنا عالم کو گنج گوہر راز
نہ ممکن گر عطوفت گستری ہو | تجھے دشوار ذرہ پروری ہو
تماشا دیکھ ظل داوری کا | فروغ فیض رحمت گستری کا
شرف اندوز قصر مدعا ہو | در سرداب پر توجہ سا ہو

وہ در ہی قبلہ ارباب حاجات — حریم کعبہ اہل مرادات
وہ در ہے سجدہ گاہ سربلندان — بساط مہبط الطاف یزدان
وہ در ہے سایۂ فضل الٰہی — وہ در ہے تاج بخش فرق شاہی
وہ در ہے مورد الطاف باری — اوسی در پر ہے فیض عام جاری
وہ در دربار شاہان زمان ہے — وہ در دربار ہی گوہر فشان ہے
وہ در امید گاہ ہر بشر ہے — نہین اوس در پہ حرمان کا گذر ہی
سپہر فیض سطح آستان ہی — وہان ہر ذرہ مہر آسمان ہے
وہان سائل بکف رہتا ہی خورشید — لئی شل گدا ہے جام جمشید
مس خالص ہے گر امید عالم — تو اونکی خاک ہے اکسیر اعظم
وہان دربان ہین قدوسیان ہین — ملایک جبہہ سائی آستان ہین
بیان کرتا ہون کسکا آستان ہی — زبان جسکی ثنا مین درفشان ہی
جناب مہدی ہادی دوران — امام و رہنمای جن و انسان ہے
مددگار و معین ہے اوسکا جبریل — ہے جسپر سایہ گستر چتر تنزیل
اوسکی سایۂ پاسے ہما کا — ہوا پایہ سعادت کا دوبالا
فرشتے جبہہ سا ہین اوسکے در کے — ملک ہین منتظر اوسکی نظر کے
جلو مین بیرق شوکت روان ہے — سم توسن ہلال فرد شان ہے
ادب سی مروحہ جنبان ملک ہین — پئے تسلیم خم ساتون فلک ہین
سلیمان ہے فریدون ہی شوکت و شان — کہین جن و ملایک زیر فرمان
اوٹھا ہی تخت شاہ شہریاری — خرامان رہتی ہی باد بہاری
یم عرفان کا ہی پاکیزہ گوہر — سپہر علم کا تابندہ اختر
وہی عالم مین ہی ظل الٰہی — اوسی پر ختم ہے عالم پناہی

وہ خود نامِ خدا نورِ خدا ہے | منور اوس سے سب ارض و سما ہے
جبین پر نور کا عالم ہے پیدا | ہوا ہی حسن یوسف جس پہ شیدا
سخاوت مین ہے وہ ابرِ گہربار | عطا مین صاف رشکِ بحرِ ذخار
اگر دستِ سخا کا عکس پڑ جائے | تو دامانِ صدف دُرِ پُربہا ہو
وہ ہے خضرِ ہدایت بحر و بر مین | اوسی کا حکم ہے سب خشک و تر مین
ہوئی سرداب تک جسکی رسائی | فتوحِ غیبِ حق ہاتھ آئی
جہان گلشن ہو وہ ہے ابرِ اکرام | صدف ہے خلق گوہر اوسکی انعام
الٰہی بس یہہ میری دعا ہے | ترے در پر یہہ میری التجا ہے
کہ جلدی ہو ظہورِ مہدیِ دین | مروج ہر جگہ ہو شرعِ آئین
فروغِ دین سے ہو آفاق معمور | جہان سے کفر کی ظلمت ہو دور
شعاعِ مہرِ ایمان ہر طرف ہو | ظلامِ ظلم و بدعت برطرف ہو
ہوا اوسکے فیض سے عالم پر انوار | جہان ہو سرسبز مثلِ سبزہ گلزار
جو عدل اوس شاہ کا پرتو فگن ہو | تو خار و نیشتر گل خندہ زن ہو
خدایا ہو ظہورِ فائض النور | کہ عالم عدل سے ہو جاوے معمور
وفورِ عدل سے مظلوم ہون شاد | ہو کفر و ظلم کی نابود بنیاد
عیان ہو ابر سے خورشیدِ ایمان | بنے ہر ذرہ اک مہرِ علم و عرفان
رہے جب تک کہ دورِ چرخِ دوار | رہے خورشیدِ ایمانی ضیا بار
جہان تک فیضِ ملکِ کن فکان ہو | فروغِ مہرِ ایمان در امان ہو
ہو جب تک آبشارِ فیض جاری | عطا ہو مومنوں کو کامگاری
ہے جبتک دورِ سقفِ آسمانی | رہے سب اہلِ دین کی شادمانی

اظہارِ سببِ نظم و تالیفِ کتابِ تجلیۂ فصاحت آثار

دیگر سخن شیرین را در پیرایہ زینت بر داشتن

دلا پھر سوے مطلب پھیر توسن | سبب نظم سخن کا کچھ ہو روشن
ہوے ہین علم سب کچھ کچھ ہویدا | کیا ہے دخل ہر اک فن مین پیدا
جو کی ہے خدمت استاد کامل | ہوا ہے علم صرف و نحو حاصل
کھلے ہین علم منطق کے حقائق | ہوے حل علم حکمت کے دقائق
اوٹھایا حظ معانی و بیان سے | ہوا رطب اللسان اس استانسے
شہ ہے کچھ سوا اسکے مسائل | ہوا معقول اور منقول حاصل
اصول دین سے بھی ہین باخبر ہون | ریاضی سے بھی کچھ کچھ بہرہ ور ہون
مگر ہون مبتدی کامل نہین ہون | ولیکن مطلقا جاہل نہین ہون
ابھی ہے استفادہ اپنا معمول | ہمیشہ درس مین رہتا ہون مشغول
ہوا اسواسطے مین قصہ پرداز | کہ دیکھون خامۂ مشکین کا انداز
کرون اس فن مین بھی فہم آزمائی | زبان سے کچھ کرون دستان سرائی
سوا اسکے بیان ہو کچھ عجائب | رہے عبرت مین جس سے ذہن صائب
کمند فکر کو میدان مین لاؤن | سمند طبع کو جولان مین لاؤن
پسند اہل دل ہو جس کا اسلوب | لطافت جسکی ہو خاطر کو مرغوب
فصاحت کا پیا ہی جام صافی | معانی کی کرونگا مو شگافے
مین ہون مست شراب حب حیدر | نہین نار جہنم کا مجھے ڈر
کرون مستانہ وہ نغمہ سرائی | کہ بھولے مرغ سدرہ خوش نوائی
فصاحت سے لکھون مین وہ دقائق | کہ ہون ارباب معنے جسکی شائق
سنا کر حور کو مدہوش کردون | دل غلمان بھی پرجوش کردون
سنے گر عندلیب نغمہ پرواز | تو بھولے زمزمہ سنجی کا انداز

سنے لیلیٰ جو میری خوش بیانی تو اپنی بھول جاوے سب کہانی

رواں ہووے جو وصف گلشن میں خامہ تو ہو رشک بہارم لکھون وہ نامہ

وہ خوشبو نہ جنت سے گلستان گریبان چاک کردے تا بداماں

تعجب سے گلون کا رنگ فق ہو ہر اک غنچہ کا سینہ شک سے شق ہو

رسا ہووین نظم گر تا اہل ہندان ہمیں گوئندہ کا ہی بدر سخندان

بہ گفتی ہر دو چہ این نظم گرامی جزاک اللہ زہی شیرین کلامی

یہ بولیں سب مرحبا خوش گفتہ تو نگفتی بلکہ گوہر سفتہ تو

تعالی اللہ یہ ہے گلدستۂ نور بیا حسن جلوہ گاہ شعلہ طور

حکایت عاشق شدن یک زاہد نابکار فریفتۂ دنیا بر زن روشن ماہ لقا کہ دختر ابلیس لعین بود

ورق خوانان اسرار بلاغت خوش الحان عندلیبان فصاحت

سخن سنجان گلزار معانی یہان کرتے ہیں اب یون نغمہ خوانی

کہ اک تھا زاہد و ورع مین طاق صلاح و خیر میں مشہور آفاق

زمین پر تھا بسان خاکسارے فلک تک شہرہ پرہیزگارے

فرشتے چومتے تھے ہاتھ اوسکے ہمیشہ رحمت حق ساتھ اوسکے

رہا کرتا تھا مشغول عبادت کیا کرتا تھا راتون کو ریاضت

سرائے بیوفا دنیا کو جانا کیا خلوت میں اوسنے آشیانہ

جہانمین خار اوسے سیر چمن تھی حنوط مردہ بوے یاسمن تھی

ہوئی جب ایک مدت تب قضارا ہوا اک کوچہ میں اوسکا گذارا

وہان شیطان کو سوجھا بہانا ہوا منظور زاہد کو ستانا

عجب آیا نظر زاہد کو عالم کہ ہے اک قصر مثل چرخ طارم

منقش و مزین سقف و دیوار مرصع تخت و طاق و زر طلا کار

بچھے تھے ہر طرف سب فرش زرین　　درو بر سائبان تھے جلوہ آگین
ہزاروں قمقمے اور شیشہ آلات　　کئے تھے زیب ایوان طلسمات
بچھا تھا سبز فرش سبزہ ہر جا　　زمرد کا تھا تختہ وہاں گویا
پڑا تھا ہر روش پر مشک اذفر　　کہیں پر زعفران و عود و عنبر
سوہانا وقت تھا ٹھنڈی ہوا تھی　　ہر اک سو مرغ گلشن کی صدا تھی
عنادل شاخ گل پر نغمہ زن تھی　　چہکتی طوطی شکر شکن تھے
عجب کوئل کی کو کو خوش ادا تھی　　پپیہی کی صدا فرحت فزا تھی
کلاہ کج رکھے لالہ کھڑا تھا　　زمین پر کھا کے غش سبزہ پڑا تھا
کہئی نرگس بھی اپنی بانکی چتون　　سراپا دیکھتی تھی اپنا جوبن
نسیم صبح ہر جا جھومتی تھی　　رخ گلبرگ ہر دم چومتی تھی
کہیں تھا خندہ زن سوسن گلوں سے　　کسی جا ہم سخن تھا بلبلوں سے
بلائیں لیں کبھی گلشن کی ڈالیں　　کبھی باہیں گلیمن گلکی ڈالیں
جو کھٹکا گل کی آنکھوں میں کوئی خار　　مغیلاں کھینچ لایا اوسکو اکبار
یہہ تھا نیرنگ گلکی انجمن میں　　کیا دیوانہ بلبل کو چمن میں
پڑی نہروں پر تھی اک چادر نور　　کہ ہووے چاندنی غیرت سے کافور
ہر اک سونا زمین پیکر غزالان　　خوشی سے تھے گلستانمیں چراان
صبا بھی جب روش پر رقص کرتی　　تو خلعت چاندنی لیکر اوترتی
نگہبانی تھی سرو بوستاں کی　　کہ ہو باد صبا گلچین نہ مانی
فلک سی ماہ کرتا تھا نظارے　　پرندہ تا چمن میں پر نہ مارے
کمندیں تھا لیے سنبل رسن ساز　　کہ ہووے گل نہ کرنے پائے پرواز
مہر دینے نہ پائے چشم گلچین　　بنفشے نے بنایا جبہ مشکین

جو تھی سنبل کی پیچان زلف یکسر ۔ تھین بل دیکے جوڑین سر کے اوپر
غنا دل دیکھ کر زلف زمانہ ۔ لگی کہنی محبت کا فسانہ
جو دیکھا اسطرح گلشن کا انداز ۔ لچکنا شاخ جھولی اور صبا ناز
وہان تھی اک پری رو حور سیما ۔ ہزارون خوبرو تھے جسپہ شیدا
سراپا نور وہ زہرہ جبین تھی ۔ نزاکت سے بھری وہ نازنین تھی
بہار حسن تھی ایسی دل آرام ۔ کہ بلبل کیطرح شیدا تھی گلفام
سراپا حسن کی تھی ایک تصویر ۔ کہ تھا حیرت مین جس سے کلک تقدیر
سمن رو مہ جبین خورشید طلعت ۔ گریبان مطلع صبح قیامت
فروزان شمع بزم دلربائی ۔ درخشان مہر سی خوش ادائی
وہ قد بوٹا سا رشک قد شمشاد ۔ ریاض ناز کا تھا سرو آزاد
عجب جوڑے کی تھی بندش سراسر ۔ بنفشہ کیطرح جعد معطر
ستم ایجاد تھی زلف چلیپا ۔ بہار اندوز گیسوے سمن سا
غلط ہی رخ پہ تھی کہ زلف پیچان ۔ ریاض حسن مین تھا سنبلستان
درخشان مانگ رشک کہکشان تھی ۔ کہ ظلمت مین رہ روشن عیان تھی
جبین کو زرفشان ایسا کیا تھا ۔ خجل حسن ثریا ہو گیا تھا
وہ دو ابروے ہلال عید قربان ۔ کہ جیسے ماہ نو صدقے کرے جان
سراسر چتونین اوسکے جادو ۔ فسونگر نرگس پر سرمہ ہندو
نظر آیا تھا نرگس کو جو دیدار ۔ فراق چشم سے اب تک ہے بیمار
خدنگ صید افگن تھی وہ مژگان ۔ کہ مرغ دل ہو جس سے خون مین غلطان
نہایت خوشنما کانون مین تھی در ۔ کہ زہرہ مشتری کو تھا تحیر
عجب زیبندہ اوسکا نسے تھی بندی ۔ سہیل و ماہ تھے وہ جسکے بندے

الف وحدت کا بینی سے عیان تھا
کہ مثل اوسکا زمانے مین کہان تھا

نزاکت سے نہ تھا وہ مسکراتا
کہ تھا انداز غنچونکو سکھاتا

لب رنگین نہ تھے دو برگ گل تھے
لبالب کیف سے دو جام مل تھے

درخشان گوہر نایاب دندان
مسلسل لولوے خوش آب دندان

لب شیرین سخن مین گر وہ کھولے
خجالت سے نہ غنچہ منہ سے بولے

جو کہایا پان اوس غنچہ دہن نے
پیا خون جگر سارے چمن نے

ملے مسی جو وہ گلفام لب پر
گل سوسن کرے غیرت سے کھلکر

مسی آلودہ لب پر رنگ پان تھے
دہنکے خوشنما رنگ پان ہے

عجب ہے رنگ بوسیب ذقن کا
کہ جسکے حسن ہی سا ہے چمن کا

بھرا ہے نور سے چاہ زنخدان
کہ حیران دیکھکر ہون اہل کنعان

فرشتے دیکھکر ہوتے تھے بہوت
گرے اس چاہ مین ہاروت ماروت

صراحی تھی بلورین اوسکی گردن
بیاض صبح صادق جس سے روشن

مصفا اوسکے بازو سیم سادہ
معطر شاخ صندل سے زیادہ

چمن مین دیکھکر اوسکی کلائی
نہ دم بھر شاخ گل کو پھر کل آئی

وہ پستان اور وہ سینہ چشم بدود
سپہر حسن پر دو قبہ نور

شکم اوسکا تھا اک سرچشمہ نور
لطافت سے حباب ناف معمور

صباحت کو جو دیکھے حور آکر
تو مثل آئینہ ہو جائے ششدر

عیان ساق بلورین سے ہو گر نور
تو جسم شمع کافوری ہو شبکور

پڑی تھی موتیونکی پا مین پازیب
درونکی آبرو دیتی اور تھا زیب

مرصع تخت پر وہ جلوہ گر تھی
بہار بوستان پیش نظر تھی

مقرر تھا پیا اوس مہرو کی خاطر
کہ دس دینار دے جو ہو دکھافر

دیا کچھ بھی نہ زاہد کو دکھائی ۔ بڑھا آگے تو اوسنے موںھ کی کھائی
تجلی طور کی سمجھا وہ رخسار ۔ گرا غش کھا کے وہ بیچارہ ایکبار
صنم کو دیکھکر بھولا خدا کو ۔ کیا سجدہ بت کافر ادا کو
کہا ابرو ہی یا کعبہ کی محراب ۔ کہ ہیں یاں سرنگوں ہر شیخ و ہر شاب
نظر آیا عجب لطف اوس مکان کا ۔ گیا دل سے مزا دونو جہان کا
دل عابد نہایت بھر بھر آیا ۔ وہان سے خستہ دل اپنے گھر آیا
کہان تھا پاس اوسکے مایۂ زر ۔ مگر کچھ بیچ کر کچھ قرض لیکر
بہت تھا اوسکی الفت مین جو مضطر ۔ گیا پاس اوسکے دس دینار لیکر

در آمدن عابد پارسا برای وصال بخلوت آن زن با حسن و جمال

قدم اپنا بڑھا کر اندر آیا ۔ چمن مین جیسے مجنون ٹہر ٹہر آیا
صبا نے سب سے آگے بڑھکے روکا ۔ روش پر اوسکو جا کے سوسن نے ٹوکا
مغیلان کھینچتے تھے اوسکا دامن ۔ کہ تجھکو خار دیگا دیکھ گلشن
ہنسی گل نرگسون نے آنکھ ماری ۔ حیا سے نکہت گلشن سدھاری
لگا غیرت سے سنبل پیچ کھانے ۔ پیا خون جگر اپنا حنا نے
ہوا لالہ کی آنکھون مین اندھیرا ۔ حیا سے اپنا موںھ سوسن نے پھیرا
لب جو سرو سکتے مین کھڑے تھے ۔ سموم غم سے برگ گل پڑے تھے
تاسف کھا کے بلبل نعرہ زن تھی ۔ جھکا ہی سر کو ہر شاخ چمن تھی
نگہ کا دیکھکر زاہد کو گھائل ۔ پھڑکتی تھی زمین پر مرغ بسمل
چھپایا غنچون نے موںھ زیر دامان ۔ کیا ہر گل نے چاک اپنا گریبان
گیا عابد نہ سمجھا کچھ اشارے ۔ رہے بکتے چمن کے مرغ سارے
جہان بیٹھی ہوئی تھی ماہ پیکر ۔ وہان عابد بھی بیٹھا پاس جاکر

وقت شام آمدن در خانۂ آن بت رعنا و ترسیدن عابد از خوف خدا

تھکا جب سیر کر کے مہر تابان
چھپرکہٹ مین ہوا اقلیم کی پنہان

حجاب شب سی مہ مسرور نکلا
لیی ہاتھون مین شمع نور نکلا

خواصین شمع روشن کر کے لائین
ستارونکی طرح تابندہ آئین

کیا قندیلونکو روشن جو یکسر
ضیا سے تھی ہر اک ماہ منور

پرونکو کھول کر پروانہ چھایا
کہ ہوا اوپر سے پرونکا نہ سایا

ثوابت رہ گئے سب آنکھہ کھولے
جو تھے سیارہ راہ سیر بھولے

رکھا ساقی نے شیشہ کو منگا کر
نزاکت سے اوٹھایا ہنسکے ساغر

صدا قلقل کے شیشہ نی سنائی
حیا سے آنکھہ ساغر نے چرائی

صراحی مین شراب ارغوانی
ہوئی غیرت کے مارے پانی پانی

کباب آتش پہ لوٹے رشک کہا کی
جلے شعلے بھی یہ لذت اوٹھا کی

ہوا عابد جو الفت سے مدہوش
حیا غیرت سے سرکی ہو کے خاموش

جلا کی شمع غم مین رشک کہا کو
چراغونکے دلو سے نکلے شعلے

گئی بالکل بصارت روشنی کی
ہوئی شیشہ کو دہن سینہ زنی کی

جھکایا سرو نے شرما کے سر کو
صنوبر غم سے تہا پکڑے کمر کو

در و دیوار حیرت مین کہڑے تھے
الم سے خاک پر بستر پڑے تھے

ہوا سرگرم ہم آغوشی یار
پڑا بہی ہاتھہ دونون سوے دلدار

یکایک گئی تائید غفار
کہ چشم دل ہوئی غفلت سے بیدار

خدا کا خوف جو دل مین سمایا
تو مثل بید لرزان تہرتہرایا

استغفار نمودن آن ماہ پیکر از حال آن پارسا و اظہار حسن و جمال خود پنہان و برخواستن عابد از آغوش آن دلربا

یہ حالت دیکھی جب اوس نازنین نے / تو عابد سے کہا اوس مہ جبین نے
کہ اے غمگیں کس لئے رنج و تعب ہے / پریشانی کا تیری کیا سبب ہے
قیامت کی مگر اسدم گھڑی ہے / بدن مین تھرتھری تیرے پڑی ہے
ہوا کس واسطے رخ زرد و بتلا / کلیجہ مین ہوا کیا درد بتلا
بھری کیون آہ سوزان یہ جگر سے / جلا ہے کیا ابھی دل جسکو شرر سے
جہان مین خوبرو تو کوئی ہمسا / ابھی تک تو نہوگا تو نے دیکھا
فدا ہی دل سے ہے ہر خلق ساری / ہزارونکو تمنا ہے ہماری
کہ دیکھے اک نظر یہ ماہ پیکر / تو ہوجاوے تسلی دلکو دم بھر
کوئی حیرت زدہ ہے مثل تصویر / کوئی ہے مثل مجنون پا بزنجیر
کوئی فرہاد شیرین کے کمانے / پٹکتا سر ہے سنگ آستانے سے
کوئی نل دیکھکر سمجھا دمن ہے / وطن کے بدلے ایسا صحرا وطن ہے
کسی کو جان ہے اپنی فراموش / کوئی جلتا ہے مثل شمع خاموش
کہین فرقت سے بلبل نعرہ زن ہے / قبا سے سرخ ہو ہونکو کفن ہے
ہر اک طائر ہے پرسان فاختہ ہے / کہان اوس سرو گلشن کا پتا ہے
لب جو گر ہمین دیکھین نہ پھرین / یہ مضطر ہون کہ پانی پر پٹخیں سر
نہ دیکھے گر ہمارا روے انور / نہ اسجا سے ہٹے خورشید خاور
نہ گر شب کو مجھے محفل مین پایا / تو آنسو شمع سوزان نے بہایا
ہم ایسے ماہ سے منہ موڑتا ہے / اکیلا پا کے ہمکو چھوڑتا ہے
نہ ہم سا پائیگا معشوق گلفام / سمن رو نسترن بو نازک اندام
ارے دیوانہ چل اب اس مکان سے / چھپر کھٹ مین چلین سوئین یہان سے
شراب وصل ہم تجھکو پلائین / مزے حسن و جوانی کے دکھائین

تجھے محفوظ چل شب بھر کرین ہم — گل عشرت سے دامن کو بھرین ہم
ارے دنیا سرائے بیوفا ہے — یہی دو چار دنکا بس مزا ہے
کہا عابد نے سن اے ماہ پارا — نہین اسوقت کچھہ زنہار چارا
بھلا باتونکی اب طاقت کہان ہے — میرے اعضا مین کب تاب و توان ہے
کرون کیا دل نہین قابو مین اپنا — مین سمجھاتا ہون اپنے دلکو کتنا
کلیجہ اپنا ہاتھون سے اوچھلتا — بہت ٹالا مگر کب ہے سنبھلتا
جگر تک آتش غم سے جلا ہے — دھوان سینے سے دیکھو اٹھ رہا ہے
مثال بید لرزہ ہے بدن کو — ہوئی ہے دیکھہ لو وحشت جبین کو
خبر لائی ہے غم کی باد گلشن — ہر اک مرغ چمن کرتا ہے شیون
گھڑی ہین سوز مین شمعین ہزار — نظر کرتے ہین سب حیرت سے ساری
اک آفت آسمان سے گر رہی ہے — تو نازل ہے قیامت کی گھڑی ہے
سمجھتی ہو کہین یہ مبتلا ہے — کسیکے گیسوون مین دل پھنسا ہے
کبھی لیتے نہین ہم عشق کا نام — نہین کچھہ خوبرویون سے ہمین کام
نہ ہم ہین عشق کی باتون سے آگاہ — نہ الفت ہے کسی سے ہمکو واللہ
نہ کچھہ سیمین تنون سے ہے سروکار — ہمیشہ عشق سے رہتے ہین بیزار
نہین الفت حسینونکی گمان ہے — مگر عشق خداوند جہان ہے
زمانہ مین ہین ہم مشہور عابد — کہا کرتے ہین ہمکو لوگ زاہد
کیا طفلی سے ہمنے ورع و تقوے — ہوئی مدت کہ کی ہے ترک دنیا
کبھی ہمسے نہین ایسا ہوا ہے — نہین حیرت ہے یہ کیا ماجرا ہے
ہمین شیطان نے دیکھا خار کھایا — تو باغ سبز یہ دشتے دکھایا
مگر اسکا نہین خطرہ سے کچھ ہے — نظر مین خوشنما کھانے سے ہم

جسے گل سمجھے جاتا خار نکلا ؛ سمجھکر من اوٹھایا مار نکلا
چمن مین آگ کو گلنار سمجھے ؛ مغیلان کو قدِ دلدار سمجھے
گلوئین سمجھے ہم خار و نکو فرگاز ؛ اسی سے اک خلش ہے دلمین نہاز
ہوئی ہر گل سے ہمکو شرمساری ؛ خزان کو سمجھے ہم فصلِ بہاری
پڑا اسطرح کا گلشن سے پالا ؛ ہوا ہے سرو بھی اک غم کا بھالا
برنگِ مار سنبل پیچ لپٹا ؛ مغیلان اک بلا کسطرح چمٹا
کیا پر داغ دل لالہ نے میرا ؛ بنایا یخ جگر ژالہ نے میرا
جلایا شمع نے جلکر سراسر ؛ اوٹھایا فرش نے دلتنگ ہوکر
تمہارے واسطے وقتِ خوشی ہے ؛ ہمین گویا قیامت کی گھڑی ہے
جو واقف ہونگا مین اس واقعہ سے ؛ جلا دیگا خدا اک صاعقہ سے
نہایت سنگدل رہتی یہ دل افگار ؛ کہا عابد سے اوسنے بادلِ زار
ترا کیا نام ہے رہتا کہان ہے ؛ پتا بتلا ترا مسکن جہان ہے
جب اوس عابد کو بیہودہ کر ستایا ؛ تو اپنا نام اور مسکن بتایا
اوٹھا اور اوس چمن سے مونھہ کو موڑا ؛ اُتن تنہا وہان اوس گل کو چھوڑا

پارسا شدن آن دلربا از خوف خدا و پشیمان شدن از کردہ خویش و روانہ شدن سوی عابد دلریش

فراق یار کا وقت زبون ہے ؛ تو فرطِ غم سے خامہ سرنگون ہے
سوادِ ملک مین جو ہے تباہی ؛ تو اشکِ کلکِ غم مین ہے سیاہی
گیا عابد جو گھر مین بادلِ زار ؛ ہوئی وہ نازنین جینے سے بیزار
یہ تھی نازک بدن پیچا تو اوسکی ؛ کہ بارِ مو کی تھی اوسپر گرانی
پڑی تھی گرچہ فرشِ غم پہ بیمار ؛ مگر جو نیکی ہوئی غفلت سے ہشیار

خیال آیا کہ یہ ہو جاسے عبرت — کیا عابد نے اکدن قصد رحلت
ہوا اپنے ارادے سے پشیمان — رہا دل ہی مین اوسکے دل کا ارمان
سب اوسکے عضو مین رعشہ پڑا تھا — برنگ بید وہ لرزان کھڑا تھا
میری عصیان مین گذری ہے جوانی — کٹی افعال بد مین زندگانی
مجھے خوف خدا اصلا نہ آیا — سوا سے لطف دنیا کچھ نہ پایا
زیادہ مجھکو ہے عابد سے لازم — کہ ہون افعال بد سے اپنے نادم
ہوا پھر تو یہ حال اوس مہ لقا کا — کہ ہر دم ذکر تھا لب پر خدا کا
ہوئی دنیا کی اوسکو تلخ نعمت — فقط نان و نمک پر کی قناعت
سحر سے شام تک صائم رہا کی — عبادت کرتی تھی شب بھر خدا کی
تلاوت مین کلام حق کی مشغول — رہا کرتی تھی یہ تھا اوسکا معمول
جو گذرا اسطرح اوسکو زمانہ — سنا پھر جوش وحشت کا ترانہ
ہوا پھر ولولہ شور جنون کا — اثر پیدا ہوا جب کی فسون کا
جب آئے یاد سے کردار عابد — ہوئی پھر طالب دیدار عابد
وطن کو چھوڑ کر وہ غیرت ماہ — ہوئی عازم سفر کی قصہ کوتاہ
بیابان کو چلی وہ خاک افشان — ہوئی جویای گل باد پریشان
مصیبت راہ پھر اوسکے رہی ساتھ — فقط تھی بیکسی بیکس ہو ہوتی تھی ساتھ
کسی جا آبلہ چلنے مین پھوٹا — کسی جا پا مین اوسکے خار ٹوٹا
گئی جب اوسنے طے ساری منازل — ہوا جب مطلب دل اوسکا حاصل
صبا نے دی خبر آکر چمن کی — بجا لائی آرزو اوس گلبدن کی
نظر شہر سبا ہدہد کو آیا — خدا نے کوچۂ جانان دکھایا
جو کی قسمت نے اوسکی رہنمائی — تو گھر عابد کے وہ القصہ آئی

آمدن آن ماہ پیکر بر در خانہ آن پارسا و مردن عابد از خوف خدا و مایوس شدن آن ماہ لقا

پکاری اے گل باغ جدائی بدل بخشندہ داغ جدائی
ارے ای دلربا یار ستمگار ارے او سنگدل عابد دل آزار
نکل گھر سے ذرا تو دیکھ آکر کہ کیا غم سے ترے ہی حال ابتر
پکاری اسطرح جب وہ پریچہر تو عابد کانپ اوٹھا صورت مہر
کہا دل سے کہ یہ کسپر جفا ہے یہ کسکا میرے ہاتھون خون ہوا ہے
کیا ہے مینے کسکو خانہ برباد کہ میرے گھر پہ ہے سرگرم فریاد
کیا کسکو اسیر جور مین نے کیا کس پہ نہ دلسے غور مین نے
کسیکا غصب حق مینے کیا ہے کسیکو مینے کچھ صدمہ دیا ہے
چھڑایا گل سے کس بلبل کو مین نے دیا ہے پیچ کس سنبل کو مینے
غرض نکلا تو دیکھا اک حسین ہے پریشان حال ہے اندوہگین ہے
ہوا ہے سرو قد غم سے خمیدہ بسان شاخ صرصر سے رمیدہ
سراسر ہے بدن پر ناتوانی ہوا ہے رنگ گلگون زعفرانی
پریشان چہرہ پر ہین موی کاکل ہوا ہے چہرہ گرد آلود بالکل
کہا یہ دیکھکر عابد نے یکبار یہان کیون آئی ہے باحالت زار
بتا تو کون ہے رہتی کہان ہے یہان کسواسطے گرم فغان ہے
سنا عابد سے اوس گل نے تو بولی کتاب عشق اوس بلبل نے کھولی
کہ تو اک روز میرے گھر گیا تھا میری صورت پہ دلسے مبتلا تھا
چلا آیا تو جب سے ای جفاکار ہوئی ہون بار فرقت سے نگونسار
نقاب اوٹھا یہ کہکر اوسنے ناگاہ نکل آیا حجاب ابر سے ماہ

نظر عابد نے کی جب اوسکے رخ پر / رہا آئینہ سا حیران و ششدر
وہ اسکو معصیت جو یاد نے کی / تو منہ پر مردنی سی اوسکے چھائی
گرا ایک نعرہ بھر کر وہ زمین پر / گئی روح رواں چرخ بریں پر
ادھر تو لاش عابد کی پڑی تھی / ادھر سکتے میں یہ حیران کھڑی تھی

ملامت و نصیحت بنفس خود کردن از حال زاہد عبرت گرفتن

کہاں تک ای قلم اب نکتہ زائی / نہیں بہاتی لقاء دار فنائی
ذرا تو سوچ اب ای نفس نادان / تیری غفلت سی ہوتین بخت حیران
کیا عابد نے خوف حق سے جیسا / اسی کہتے ہیں زہد اوراسکو تقوی
فراق عیش سمجہا وصل جانان / نہ آلودہ کیا عصیان سے دامان
اوسیکی پیروی لازم ہے الیشوم / اطاعت سے خدا کی ہو نہ محروم
تجھے مرنیکی اپنے کچھ خبر ہے / خدا کے خوف کا بھی کچھ اثر ہے
مئے الفت سے تو رہتا ہے مدہوش / عروس عیش و عشرت سے ہے ہم آغوش
ہوا ہے بادۂ نخوت سے سرشار / نہیں ہوتا کسی صورت سے ہشیار
سدا ہے ہمکنار یار گلفام / نہیں کچھ سوچتا آغاز و انجام
ہمیشہ خواب غفلت میں ہے بیہوش / خدا کی یاد ہے دل سے فراموش
اگر تو دیدۂ دل سے نظر کر / تو حال دنیوی ظاہر ہو تجھپر
جو ہیں دنیای فانی کے نجاسات / او جنھیں ہیں منحصر تیری لذات
حلاوت بخش جان شہد مگس ہے / مگس کا تھوک وہ اور تو بوالہوس ہے
حریر ریشمی جسکو ہے سمجھا / وہ ہے فضلہ لعاب اک کرم کا
ہے سنجاب و سمور اے زشت کردار / فقط اک پوست حیوان مردار
ہے خون ناف آہو مشک اذفر / بقول فضلۂ حیوان ہے عنبر

یہی خوشبو ہے تیری روح پرور — مشام جاں کو کرتی ہے معطر
وصال دلربا ہے جو ترا قول — وہ ہے صرف التقاے مخرج بول
مقامات نجاست کی ملاقات — ترے نزدیک ہیں پاکیزہ لذات
تری خلعت بخس ہے اور دنی ہے — تو خود اک قطرۂ آب منی ہے
ہوا جب لطف تو آب منی کا — تو پھر دعویٰ ہے کیوں ماؤمنی کا
پڑے جب تک نہ فضلہ اور نجاست — نہیں نشو و نما پاتی زراعت
وہی غلہ ہے ماکولات انسان — غرض ہے فضلہ قوت و قوت جان
غذاے گوشت ہے تازہ ستم ہے — بناتا ہے گور حیوان یا شکم ہے
فقط اک نفس کے خاطر یہ آزار — ہزاروں ذبح تو کرتا ہے جاندار
ذرا تو چشم بینا کھول غافل — نہو حلواے شیطانی پہ مائل
بتا کیا گوشت نے زور آوری دی — توانائی کے بدلے لاغری دی
مزعفر نے کیا ہے زرد رخسار — دیے ہیں زیربریانی نے آزار
ہوئی کیا نعمتوں سے طاقت افزوں — کیا ہے ہضمیوں نے مثل مجنوں
سوا ان نعمتوں سے حال یہ زار — کہ اک پھلکا بھی اب کھانا ہے دشوار
ہزاروں میں اگر ہو پخت کھانا — نہیں ممکن سوا اک لقمہ کھانا
شکایت درد سر کی دمبدم ہے — کبھی نفخ اور کبھی درد شکم ہے
ہمیشہ رہتی ہے فکر مداوا — بنا ہے تختۂ مشق اطبا
حیات و صحت و قوت ہے محدود — بھلا کون اوسکو کرسکتا ہے افزود
نقاہت کا نزاکت رکھ لیا نام — پڑا رہتا ہے یا کرتا ہے آرام
اگر حقہ کوئی لوٹا اوٹھا دے — کھلا دے پان اور پانی پلا دے
کوئی کنگھی کرے آئینہ دکھلا دے — تو صورت خوشنما اوسکو نظر آئی

کوئی جھی کرے پاؤن دبائے
کہانی بھی کہے تب نیند آئے

تجھے ہوا دُر بنا شکل عبا کا
لگا دے تکمہ بھی کوئی قبا کا

یہی ہین قوت و نعمت کے آثار
ہوے ہین دست و پا سب کے بیکار

نہ نعمت اور طلاوت مین مزا ہی
فقط وہمی قیاسی ادعا ہے

غریبون پر بھی عبرت سے نظر کر
کہ دانا خشک ہی جنکو میسر

سدا ہین تندرست و زور آور
ہنو نکا بوجھہ لیجاتے ہین سر پر

یہ دیکھو قدرت خالق کے آثار
کہ صحرا مین ہین جتنے نخل و اشجار

بدون آبیاری سبز و تر ہین
تنو مند و بلند و بار ور ہین

درختان گلستان ناتوان ہین
محافظ جنکے صد ہا باغبان ہین

نہین کچھہ آبیاری سے اثر ہی
مگر پژمردہ ہر نخل و شجر ہی

ہزارون سال کٹے ہین نخل صحرا
گلستان مین کوئی ایسا ہنو گا

غریبون مین ہزارون ہین بعمر
امیرونمین کبیر السن ہین کمتر

جو تجکو سندس و دیبا ہی مرغوب
لباس اطلس و مخمل ہی مطلوب

حریر ریشمی مین کیا اثر ہے
گزی گاڑھے مین کیا تجکو ضرر ہی

سوئی اطلس سے کیا آسایش تن
فقط وہمی ہی اک آرایش تن کا

نہ تنک خلعت نگین و زرین
بنا طاؤس تو یا مرغ زرین

حفاظت تن کی کیا کرتا ہی خلعت
مگر تو اوسکی کرتا ہی حفاظت

ہزارون طاقہ اطلس کے ہون موجود
نہین جامہ ترا دو گز سے افزود

جو دو گز زندگی مین ستر تن ہی
وہی بعد از فنا دو گز کفن ہی

عمارات رفیعہ اور طلاکار
حقیقت مین ہین سب بے سود بیکار

تجھے کیا گر وہ قصر دلکشا ہے
رفیع و زرنگار و خوشنما ہے

براے نام ہے عمدہ عمارت
نہ طاقت اوس میں ذوقی ہے نہ راحت

نہ رفعت سے ہے طول عمر فانی
نہ دست سے بہانے زندگانی

تجھے ملتا ہے جتنا اوسمین آرام
اوسے اچھا نہین ہے فرش و غذا

نہ ہے اوسکی نہ کچھ عزت نہ حرمت
ہوئی افزون تری کیا شان و بہا

بنا سوتا ہے تو جسکے مکانین
نہ در و بام و صحن و سایبان نیز

وہ سارا قصر کیا دیتا ہے آرام
وہ کرنی کیا تجھکو ہے جو کام

اسی مقدار ہے دراصل مسکن
اسی مقدار ہوگا تیرا مدفن

وہ ہے ایک جاے تنگ تیرہ و تار
فراش تہ خاک جاے کژدم و مار

کہاں اوسمین رواق و غرفہ و بام
کہ راحت سے کرے تو اوسمین آرام

ہزارون ہین در دولت پہ خدام
بتا کیا تجھکو دیتے ہین آرام

نہ دے سکتے ہین طاقت جسم و جانکو
نہ کر سکتے ہین کم آفات جہانکو

مرض ہو ضعف ہو یا وقت پیری
وہ کر سکتے ہین کسمین دستگیری

نہ جسمے دور کر سکتے ہین آفت
نہ جسم و جانکو دے سکتے ہین صحت

فقط ہے وہم ہم فرمانروا ہین
ہزارون خادمان با وفا ہین

وہ سب کہانے ہین تیرا دولت و مال
فقط تو وزن کش ہے یا کہ بقال

سو مدفون سیم و زر یا لعل و گوہر
سفال و سنگ سے بہی ہے وہ بدتر

نہین کچھ کام کا نا حشمت و مال
مدد کرتا نہین کچھ جاہ و اقبال

شباب عمر پیری ہے مقدر
مرض اور ضعف و صحت سے مقرر

براے نام نعمت جہان کی
مگر دراصل ہے کلفت جہانکی

سراسر کلفت و رنج و عنا ہے
وبال زیست ہے آخر فنا ہے

بتا پہر کون شے دنیا کی ہے خوب
دل و جان سے ہوئی تجھکو جو مرغوب

غرض دولت دنیا ہے مردار ... ازین شوہر کش و مکار و خونخوار
محبت اس بیوفا سے یا وفا ہے ... دل و جان سے عنا و سیر فنا ہے
خباثت سے بھری دنیا دون ہے ... ہر ایک لذت دنی ہے و زبون ہے
خسیس و گندہ لذات جہان ہے ... نفیس و عمدہ تر لذت کہان ہے
مگر تو فضلہ خوار اے بوالہوس ہے ... ہر ایک لذت خبیث اور تو مگس ہے
اگر تو چشم حق بین سے نظر کر ... مگس اور پشہ ہے تجھسے ہی بہتر
یہان یاد آئی مجھکو اک روایت ... روایت ہی سزاوار حکایت

حکایت پشہ با جناب باری عز اسمہ و اعظم قصہ

سنو یہہ داستان حیرت انگیز ... سراسر جسکا مضمون ہے دل آویز
کہ دنیا خلق کی جب دم خدا نے ... کیا پشہ کو پیدا کبریا نے
ہوا وہ دم بہ حکم ایزد پاک ... کہ تو کر سیر فیما تحت افلاک
بنایا ہے کیا کیا دیکھہ جا کر ... بیان کر حال دنیا ہے آ کر
کیا آفاق پر پشہ نے پرواز ... نگہہ کرتا چلا مانند شہباز
پھر آ جب دیکھکر وہ دور اندیش ... تو کی یہہ عرض آ کر بی کم و بیش
کہ اے نقاش لوح کون و امکان ... تری صنعت کا دیکھا نہی میدان
کرون لاکھون برس گر کوہ گردی ... قیامت تک کرون صحرا نوردی
کرون گر مین افق سے تا افق طی ... نہین ممکن کہ دیکھون جب ہر شی
جو دیکھا ہے اوسی مین ہوئی حیران ... خرد سے فکر مین اوسکی پریشان
تری حمد و ثنا کیونکر ادا ہو ... زبانمین جب نہو طاقت تو کیا ہو
تو ہی عالم جو تیری قدرتین مین ... میری خلقت مین کیا کیا حکمتین ہین
مجھے ہستی مین تو لایا عدم سے ... کیا پیدا مجھے اپنے کرم سے

مقابل فیل کے ہی میری خلقت
زیادہ اوس سے تو نے پر لگاۓ
مگر سر سو گیا ہین بار الہا
زمین کا ہی کرہ پانی کے اوپر
کئی ہین منبع ہا اوسکی انہار
دُر و مرجان سے بحر آراستہ ہی
کسی جا سیم و زر کے ہین خزینے
زمین مین تخم تخمون مین شجر ہین
کیا ہے آسمان تارونسے روشن
سوا اسکے ہزارون صنعتین ہین
یہ جب دم عرض اوسنے کی خدا سو
کہ دنیا بیچتے ہین مول لے لے
یہ اوسنے عرض کی حق سے دوبارا
حقیقت کیا میری جو مول لو تمین
یم رحمت کو حقکی جوش آیا
اگر پردے ہمین اے نیک کردار
زمین بخشین عوض مین تیری پر کے
ہوا وہ غرق دریاے تفکر
بہت کی اپنے دلمین جبکہ تحقیق
کہ دنیا کی نہین قیمت ہی اک پر
ہی اسکے عیش مین ناپائداری

تجھے ہی دی ہی تو نے اوسکی ہیئت
تیری رحمت سے یہ انعام پاۓ
تیری قدرت کا ہین کھیل دیکھا
پہاڑ و کنگرے ہین اوسپہ لنگر
لٹکتے ہین ہر اک سو سبز اشجار
جواہر سے زمین پیراستہ ہی
کہین ہین لعل و گوہر کے دفینے
شجر مین پھول پھولون مین ثمر ہین
بھرا ہی نور سے تارونکا دامن
ہر اک شی مین ہزارون حکمتین ہین
ندا آئی جناب کبریا سے
عوض مین اوسکے قیمت ہمکو دیدے
میری کیا پاس ہی پروردگارا
تجھے قیمت مین کیا دنیا کی دون مین
حجاب قدس سے اوسدم سنایا
کہ ہین دنیا و مافیہا کا مختار
خزانہ دین تجھے لعل و گہر کے
لگا کرنے وہ تحقیق و تدبر
تو آکر عرض کی یہ بعد تدقیق
مرا پر ہی ہزارون درجہ بہتر
ہزارون اسمین ہین ایذا و خواری

دربیان سوانح سپہر کج رفتار و قبائح دنیای ناپائیدار کہ چشم بستگان خواب غفلت و نادانی را بیدار و سیہ مستان بادہ لذت را ہوشیار کند

قلم ہاں قدر عنا کو علم کر ۔ ذرا تیغ زباں کو برق دم کر
بس اب ہشیار ہو جا اے سیہ ست ۔ متاع دار غم سے ہو سبکدست
جہاد معنوی میں ہو قدم زن ۔ کہ ہے یہ نفس سرکش سخت دشمن
سواد نوک ہو وہ پند عاقل ۔ بنے جو توتیای چشم غافل
کہاں تک بیخودی اے نفس ناپاک ۔ یہ دنیا ہے فقط بازیچۂ خاک
کوئی آغوش دلبر میں ہے مدہوش ۔ کنار قبر سے کوئی ہم آغوش
کوئی حاکم ہے امصار و مدن کا ۔ کوئی محتاج ہے گور و کفن کا
کہیں ہے ساز و برگ غسل صحت ۔ کہیں ہے غسل میت کی مصیبت
کسی کی بزم میں ہے شادمانی ۔ مکاں میں ہے کسیکے نوحہ خوانی
کسی جا تخت و تاج خوشنما ہے ۔ کہیں تابوت اور ماتم سرا ہے
کوئی کرتا ہے ہاتھوں کو حنا بند ۔ حنوط مردہ میں ہے کوئی پابند
کسیکی واسطے دفن و کفن ہے ۔ کوئی تن طعمۂ زاغ و زغن ہے
کسیکی عطر اعضا میں ملا ہے ۔ کسی کا جسم مٹی میں ملا ہے
کوئی صہبائے عشرت سے ہے مخمور ۔ کوئی ہے زہر غم سے زندہ درگور
کوئی بے جستجو کے زر لٹائے ۔ کوئی کوشش سے بھی اک حبہ نہ پائے
کسی کا قصر زریں ہے نشیمن ۔ شکستہ ہے کسی بیکس کا مدفن
شہانی ایک کے تن میں قبا ہے ۔ کہیں خاکستری تن پر ردا ہے
کسی کا فرش ہے دیبا و کمخواب ۔ کوئی کرتا ہے فرش خاک پر خواب
کسیکو مسند مخمل سے ہے کام ۔ کسیکو سنگریزوں پر ہے آرام

کوئی ہے زندگی سے اپنی خورسند
کوئی اپنی اجل کا آرزومند

کوئی کرتا ہے سیر باغ و گلزار
کسی کی آنکھ میں گلزار ہے خار

کوئی ہے صحن گلشن میں خرامان
کوئی ہے چھانتا خاک بیابان

کوئی ہے عیش اور عشرت سے دلشاد
کوئی کرتا ہے غم سے آہ و فریاد

کوئی وارفتہ عیش و غنا ہے
کوئی دل نغمۂ فقر و فنا ہے

کسیکی گود میں دولہ ہے خورسند
کسیکی گود میں ہے لاش فرزند

کوئی تخت عروسی پر ہے دلشاد
کوئی تابوت پر کرتا ہے فریاد

کوئی ہے خورمی سے قہقہہ زن
کسی کا آنسوؤں سے تر ہے دامن

نہیں اسپر ہی اس دنیا میں آرام
نہ چھوڑا کامگار اسنے نہ ناکام

بلا پایا اسی سے گو زہر قاتل
چہ نادان و چہ ہوشیار و چہ غافل

رہا آسودہ دل کون اس مکان میں
ملا آرام کسکو اس جہان میں

کہان ہے کیقباد و قیصر روم
گئی عیش و طرب سے ہوکے محروم

نہ کیکاؤس نے بھی پایا آرام
گئے اسفندیار و زال و بہرام

ارم کے باغ کی حسرت میں شداد
ہوا کسطرح سے آخر کو برباد

سکندر کے نہ لشکر کام آیا
سبھون نے خاک میں آرام پایا

بڑی رستم کی تھی زور آزمائی
اجل سے کچھ نہ طاقت کام آئی

ہوا سہراب کا آخر کو کیا حال
کیا سر ٹھوکروں نے سبنے پامال

ہوا افراسیاب ایسا دلاور
اجل کی تیغ سے اکدم میں بے سر

کہان ہیں وہ مکان و قصر و ایوان
سریر آرا تہے جسمین شاہ و سلطان

جہان ہے فرش زرین تہی بچھائے
وہان اب انکو اب خوف آئے

جہان رہتا تہا اکثر مجمع ناس
وہان جانے مین اب آتا ہے وسواس

جہان رہتی تہی روشن شمع کافور | وہان ہی مثل شب ظلمت سی دیجور
جہان رہتی ہی شہزادی وہانپر | وہان بلبلین رہا کرتی ہین آکر
جہان رہتا تہا سامان شہانہ | وہان اب بوم کا ہی آشیانہ
جہا تہا بادشہ کا خاص مسکن | وہان زاغ وزغن کا ہی نشیمن
جہان تہی سرو قامت یاسمن بو | وہان پر فاختہ کرتی ہی کوکو
جہان پر رقص کرتی تہے سمن بر | اوڑا کرتے ہین اب وہان چمگادر
جہان جلتی تہی شمع جلوہ افروز | وہان کرتی ہی قمری آہ دلسوز
گلستان جب تو کیا فرحت فزا تہا | وہا اکدم مین وہ دشت بلا تہا
کہڑی ہنستی تہے جب تو رشک شمشاد | صنوبر اب وہان کرتا ہی فریاد
جہان تہی لطف سی چشمونکو حیرت | وہان کہڑی ہی نرگس چشم حسرت
عجب تہا گلستان کا جب تو عالم | ہوا اب نخل ہر اک نخل ماتم
جہان تہے نازنین پیکر خرامان | وہان پہرتی ہی اب صبا پریشان
جہان تہے خیمہ زرتار بر پا | وہان ہین ٹیکرے مٹی کی ہر جا
جہان تہا شادی وعشرتکا سامان | وہ مثل دشت پر وحشت ہی ویران
نہ کوئی لیگیا وہ حشمت ومال | گئے ہمراہ لیکن اونکی اعمال

گذشتن حضرت امیر المومنین علیہ السّلام بر گورستان سلیمان وبیان فرمودن سوانح دنیای ناپائدار و عرض کردن اموات احوال عالم برزخ را بخدمت حیدر کرار علیہ الصلوٰۃ والسّلام

کتابونمین ہی یہ مضمون مسطور | خلاصہ اوسکا یون ہوتا ہی مذکور
کہ اکدن شہریار ملک ناسوت | سخن سنج کنوز سر لاہوت
شہ عالی نفس جان بخش اموات | بحکم پاک خلاق السمٰوات

مجسم قدرت بیچون داور ‏ امیر المومنین نفس پیمبر
نشان آب نہر زندگانی ‏ مثال نور وحی آسمانی
سوی گور غریبان آپ آئے ‏ عطا کرنے شرف تشریف لائے
کیا ہر ذرہ عکس رخ سے روشن ‏ ہوا وہ دشت رشک دشت ایمن
ملائک بہر استقبال آئے ‏ فرشتون نے زمین پر پر بچھائے
قبور مومنین پر آئے حضرت ‏ ندا فرمائی سب سے اہل غربت
سلام خالق داور ہو تم پر ‏ کہو کیا حال ہے مرقد کے اندر
ندا آئی کہ شاہ عرش تعظیم ‏ ہماری آپکی خدمت مین تسلیم
زہے عز و نصیب خاکساران ‏ کہ آیا آپ سا عیسی دوران
ہمارے آج جاگے بخت خفتہ ‏ ہوئے غنچے دلونکے سب شگفتہ
کیا شاہا ہمین تونے سرافراز ‏ ہوئی ہم عالم برزخ مین ممتاز
تمہاری برکت سے اجر اہل ایمان ‏ ہوا کمتر عذاب اہل عصیان
ترا احسان ہے اے سلطان ذیشان ‏ ہمارے جسم و جان مان باپ قربان
یہی ہے اسوقت ہم سبکی تمنا ‏ بیان فرمایئے حالات دنیا
سنو اسطرح سے حضرت گہربار ‏ کہا اے دل تفتگان دار غدار
بنائے تمنے جو عالی نشیمن ‏ تمہارے ہے اب وہان ٹہرے ہین دشمن
کئے تھے قصر عالیشان بنیاد ‏ ہوئے سیل فنا سے سب وہ برباد
بلندی جسکی تا کاخ سما تھی ‏ کمند فکر جسپر نارسا تھی
ہوا ہے اونکے کنگورونکا یہ حال ‏ کہ زیر پا ہین اک عالم کے پامال
جہان تھے فرش کمخواب و مشجر ‏ وہان خاک پریشانکا ہے بستر
جہان لٹکائے تھے فانوس و قندیل ‏ وہان رہتے ہین خفاش و ابابیل

منقش سیم و زر سے تھی جو دیوار
کیا طول امل نے اوسکو مسمار

گئے تم چھوڑ کر جو کچھہ زر و سیم
کیا سب وارثون نے اوسکو تقسیم

کیا صرف ایک نے رقص و غنا مین
لٹایا ایک نے راہ خدا مین

رضا ہی عقبی مین جسنے .. رلٹایا
رہی محروم تم اجر اوسنے پایا

کیا جسنے کہ صرف عیش و عشرت
ہوئی تمکو بڑی اوسمین ندامت

اگر اوس سے ہوا ہے وہ گنہگار
شمر اکثر سی ہوے تم ہی زیانکار

رہا لاکھون طرحکا دل مین ارمان
نہ دنیا ہاتھہ آئی او نہ ایمان

تمہاری وہ زنان حور پیکر
فدا کرتے تھے اپنی جان جنپر

وہ ہین رات دن غیرونسے ہمدوش
ہمیشہ ہین رقیبون سے ہم آغوش

نہین بالکل تمہاری اب او نہین یاد
ہوے کو وہ مین تم اونکے برباد

نہ کی جی بھر کے تمپر آہ و زاری
نہ کی ایکسال کی بھی انتظاری

ہوئین ہیں گرم سیر باغ گلشن
کیا زیور بھی سب زیبائش تن

تمہارے تھے جو وہ فرزند دلبند
کہ تم دیدار سے تھے جنکے خورسند

کنار ناز مین تہا جنکو پالا
کبھی شب کو نہ تہا گھر سے نکالا

کبھی کرتے نہ تھے خاطر شکستہ
کھڑے رہتے تھے خادم دست بستہ

نہ تہا غم اونکا خاطر کو گوارا
نہ تمکو تہا رضا جوئی سے چارا

وہ مرنے سے تمہارے بے پدر ہین
فلک کی دشمنی سے دربدر ہین

مسلط اونپہ ہین اعدا تمہارے
سراسیمہ ہین وہ آفت کے مارے

کہین ملتا نہین اب اونکو آرام
سدا اب نالہ و زاری سے ہی کام

کہو اب تم خبر اے اہل غربت
تمہارے حال کی کیا ہے حقیقت

یہ باتین سنکے رو دے خوب اموات
کہا پھر یہان گذرے یہ حالات

ہمارا تن جو رہتا تھا معطر / ہوا وہ جیفہ ناپاک و بدتر
رہی جسم پر سدا اطلس کے پوشاک / ملی اوسکو لحد مین چادر خاک
ہوئی سب خاک اب سر ہے نہ تن ہے / نہ باقی اب کوئی تار کفن ہے
وہ تھین زلفین جو رشک سلبستان / ہوئین وہ خاک مین بالکل پریشان
وہ قامت غیرت نوخیز شمشاد / ہوئی گھل گھل کے اوسکی خاک برباد
جو رخسار تھے رشک غیرت گل / ملی وہ خاک مین بہہ بہکے بالکل
کوئی مفصل نہ کوئی استخوان ہے / کسیکا بھی نہین باقی نشان ہے
یہ حیرت ہے کہان مین اور کہان تھے / ہمارا تھا نشان یا بے نشان تھے
فراش خاک ہے اور تکیہ سنگ / لحد تاریک ہے اور جا بہت تنگ
نہ بیٹا اور نہ بھائی کام آیا / نہ اپنے مال و زر سے نفع پایا
کیا تھا صرف جو نام خدا پر / وہی ہمکو ملا عقبے مین آکر
رہی باقی وہان جو کچھ کہ دولت / ہوئی اوس سے یہان ہمکو ندامت
گرفتہ ہین اپنے اعمالون مین اب ہم / امید رحمت خالق ہے ہر دم

بیان آمدن حضرت عزرائیل بحکم رب الجلیل برای قبض روح انسان و مہلت طلبیدن از ان حضرت و منتظر آمدن اولاد و اعمال و دولت

تسلی بخش طبع حرص ناکان / دوا اے درد زخم سینہ چاکان
روایت اک یہان ہوتی ہے مرقوم / فقط ہے ماحصل اسکا یہ منظوم
کہ جس دم حسب ارشاد خدا نے / کرے تاراج باغ زندگانی
لبالب زندگی کا جام ہو جاے / غزال جان اجل کا رام ہو جاے
کمند غرغرہ ہو طوق گردن / او جاڑے مرغ روح اپنا نشیمن

چلے سوداگر جان ہو کے رخصت ‏ گلے سے ہو صدائے کوس رحلت
بندھے دست و پا پھر سو کشان ہون ‏ فراق جان سے اعضا نیم جان ہون
نہ طاقت جسم مین ہو اور نہ کچھ ہوش ‏ عزیز و دوست کا ہو زیب آغوش
کوئی روئے کوئی ہووے مگس ران ‏ کوئی حسرت سے دیکھے اوسکو ہر آن
کوئی مشغول ہو ہر دم دعا مین ‏ کوئی مصروف ہو ہر دم دوا مین
زن و فرزند ہون یکسو خروشان ‏ عزیز و آشنا یکسمت جوشان
غم فرزند سے باپ اور مادر ‏ در و دیوار سے ٹکراتے ہون سر
اجل کے ہاتھ سے وہ نیم جان ہو ‏ نہ اوسکے واسطے جائے امان ہو
تو عزرائیل پھر تشریف لائین + ‏ پیام قبض روح اوسکو سنائین
کہین بس رہ چکا دنیا مین غافل ‏ کوئی غفلتمین یون رہتا ہے غافل
نکی تو نے خدا کی کچھ عبادت ‏ رہا تا مرگ تو یون صرف غفلت
ارے سوداگری کو وہان سے آیا ‏ یہان یون نقد دل تو نے گنوایا
رہا صہبائے عشرت سے یہان مست ‏ وہان تو یون چلا ہو کر تہیدست
بہت ہے دور راہ دار عقبےٰ ‏ لیا کیا زاد راہ تو نے یہ تو بتلا +
ارے یہ گھر تھا یہ تو سرا تھی ‏ وہان کیواسطے کچھ فکر کیا کی
ارے غافل یہ دار بے وفا ہے ‏ نہین دار البقا دار فنا ہے
غم بیداد کا اپنے نہ درمان ‏ کیا تو نے نہ گھر کا کچھ بھی سامان
تجھے دو دن کی مشکل تھی اذیت ‏ اوٹھا سکتا نہ تھا اک دم مصیبت
وہان ہوگا عذاب حق جو تجھپر ‏ کہان تو بھاگ کر جائیگا مضطر
دم آخر سے لیکر تا قیامت ‏ پڑینگی سیکڑون تجھپر مصیبت
جہنم کے فرشتے برق کردار ‏ لیے ہاتھون مین سب گرز شرربار

کرینگے تجہیز ہر بے اپنے سایے ۔ ترے گم ہوش ہونگے ڈر کے مارے

یہان اطلس تلک تہا بار اندام ۔ وہان آتش مین ہوگا کیونکر آرام

ہوی روز جزا کی کچہہ نہ پروا ۔ یہان کہایا کیا تو نان و حلوا

تجہے لوہا عبوسا قمطریرا ۔ ملیگا پیپ لوہو کا جو پیرا

یہان ہین شعلہ وش تجہسے ہم آغوش ۔ وہان آتش کے کندی ہونگے ہمدوش

یہان ہو مسند زرتار کمخاب ۔ کرے گا آگ پر کیونکر وہان خواب

لٹایا زر یہان رقص و غنا مین ۔ وہان لوٹیگا خود تحت الثرا مین

چلو بس ہو چکا دنیا کا ارمان ۔ کرو چلنے کا اب تم اپنے سامان

گہی اسطرح جسے وہ ہوکے ناچار ۔ کہ سن اے خاصہ درگاہ قہار

عطا کر سال بہر کی مجکو مہلت ۔ کرون دل کہولکر حقکی عبادت

خدا کے ذکر سے رکہونگا اب کام ۔ نہ لونگا عیش و عشرت کا کبہی نام

کہی وہ قابض ارواح عالم ۔ کہ اب چلنا رکہو اپنا مقدم

بہلا اک سال کی مہلت کہان ہے ۔ تجہو اس امر کا بیجا گمان ہے

کرے تب عرض وہ بیچارہ سنکر ۔ کہ اے فرمانروا اے حکم داور

مہینا بہر کی مجہسے دست بردار ۔ کرون مین طاعت خلاق داور

مین عقبے کے لیے کچہہ زاد لیلون ۔ خدا کو اسطرح کیا منہ دیکہاؤن

کہین اسطرح عزرائیل ارشاد ۔ دم آخر تجہے آیا خدا یاد

مہینہ ایک کیا صدہا مہینے ۔ گئے گذرے کیا کیا اوسمین جو تنے

یہ سنکر تب کہے الحاح و زاری ۔ کہے با انکسار و اشکباری

کہ اک دنکے لیے دو مجکو مہلت ۔ کرون سب وارثون کو مین وصیت

میسر ہی دولت لٹا ئین مومنین پر ۔ صلوات و صوم کو دین مال اور زر

زکوٰۃ و خمس و حج و عمرہ بالکل
یہ سنکر وہ مطیع حکم قہّار
کہ گذرے دن بہت دار فنا مین
نماز و حج نہ کچھ بھی یاد آیا
بحسرت تب کہی وہ ہوکے مضطر
ذرا مین دیکھہ لون فرزند و مادر
میسر پہر کہان اب ہوگا دیدار
کرون توبہ مین عصیان و خطا سے
وہ قابض سنکے بولا بس عفیفا باک
ہزارون ہوچکین گہر بار جانین
قیامت تک تجہے جینے کی تہی آس
نہین اب حکم جینے کا زیادہ
قبول توبہ کا ہے وہم بیجا
ہوئی شدت نزع کی جب لاحق حال
کہی تب مال سے باچشم گریان
مجہے سب سے سوا تہی تیری الفت
ہمیشہ جان و دل تجہپر فدا تہا
ترے خاطر ہوئے سب دوست دشمن
عزیز و آشنا سے منہ کو موڑا
تری وصلت سے ہوتی تہی مسرت
خدا کے خوف سے اک دن نہ رویا

نکالین سہرے زیست بی تامل
کری آزردگی سے تب یہ گفتار
لگایا جب نکچہہ راہ خدا مین
سوائے عیش و عشرت کچھ نہ بہایا
کہ اب فرصت مجہے دو اک گھڑی بہر
عزیز و دوست غمخوار و برادر
کہان دیکہین گے آکر یار و غمخوار
چلون ہوکر بری دار فنا سے
کہ جسن اوسنا سپاس ایزد پاک
نگذرا کچھہ ترے وہم و گمان مین
ہوا عرصہ سے دنیا کی نہ وسواس
اجل کا سامنے در ہے گشادہ
دم آخر نہین مقبول توبہ
ممثل ہون زن و فرزند و اعمال
کہ جس او بیوفا او دشمن جان
رہی حد سے فزون تیری محبت
نہ دنیا مین کوئی تجہسے سوا تہا
اقارب ہوگئے سب مجہسے بدظن
سبہون سے رشتہ الفت کو توڑا
جدائی کو سمجہتی تہی مصیبت
اگر غم سے ترے اک شب نہ سویا

حق و باطل سے تھی یہ چشم پوشی
ہوئی آخر مری اب تشنہ کامی
اجل کے دام مین مین ہون پھنسا
کمند مرگ ہے اور میری گردن
نہ طاقت ہے کہ ہون اوس سے گریزان
عجب یہ وقت وقت بیکسی ہے
شفیق و غمگسار اب چھوٹتی ہین
محبت کا مری اب حق ادا کر
تری الفت مین گذری زندگانی
کہے اوسوقت مال اے مرد نادان
بتا مین نے کہا تہا او زیان کار
عبث ہوتا ہے اب تو مجھسے بدظن
کیا تو نے نہ صرف راہ داور
اگر راہ خدا مین تو لٹاتا
مگر اب مجھسے تو اپنا کفن لے
سخن سے مال کے تب ہو کے مایوس
کہے اولاد سے اے راحت جان
سدا کی ہے تمہیر جانفشا نے
دیا تمکو سدا آرام و راحت
نہ تھے تمسے بہتر کو مہربان
اوٹھائی ہر طرح مینے مصیبت

کری گندم دکھا کر جو فروشی
تبا کرتا ہے تو کیا جانفشانی
ملک سر پہ کھینچ کھڑا ہے تیغ خونخوار
زمین اژدر ہے اور طعمہ میرا تن
نہ مامن ہے یہان نہ وان جائے پنہان
کوئی چارہ نہین کیا بیکسی ہے
عزیز و اقربا سب چھوٹتی ہین
کمند مرگ سے مجھکو رہا کر
تبا کرتا ہے اب کیا جانفشانی
ہوا کس طرح سے مین دشمن جان
کہ تو طاعت خدا کی کر نہ زنہار
ہوا خود نفس تیرا تیرا دشمن
تباہی و بلاہی مین دیا زر
تو ہان مین قبر مین بہی ساتھ جاتا
زمین و جاے بستر تن سے
ملے ہر بار اپنا دست افسوس
شریک شادی و غم درد و درمان
اٹھایا تمنے مال و زندگانی
کیا زیب کنار ناز و نعمت
کیا دل ہی فدا اور جی بہی قربان
پہ عقبی دی نہ تم تک کچھ اذیت

کہو اسوقت مین آئی ہو کیا کام
سرے ہین دست و پا بیکار و ناکام

ثلاث ہو اور مری روح روان ہی
لحد ہے اور جسم ناتوان ہے

جواب اسطرح دین وہ خستہ احوال
کہ ہمرہ کون ہوتا ہے جزا عمال

لحد مین کوئی کیونکر ہمسفر ہو
مآل اوسکا ہو جنت یا سقر ہو

کرین ہر چند ہم زور آزمائی
مگر ہے مرگ سے مشکل رہائی

سوا اسکے کہو جو کچھ کرین ہم
دوا ہو یا دوش حاضر ہین ہر دم

ولیکن اب دوا کا کام کیا ہی
سوائے مرگ اب انجام کیا ہے

تدارک مرگ کا دفن و کفن ہی
دوا اس درد کی رنج و محن ہی

نہین اسکی سوا کچھ اور درمان
کرین زیر زمین ہم تمکو پنہان

یہ سنکر ہو مخاطب سوی اعمال
کہی حسرت سے یون وہ خستہ احوال

کہ سب نے ہو گیا ہمسے کنارا
نہین کوئی رفیق اسجا ہمارا

کہو تم ہی جو کچھ کہنا ہو منظور
رہ پر خوف و منزل ہی بہت دور

رفاقت اپنی چاہیے ہی بڑا کام
کہو اب تم سرے آئے ہو کیا کام

جواب اسطرح دین اعمال اوسدم
کہ ہر صورت تری ہمراہ ہین ہم

جہان ہو تو سفر مین یا لحد مین
شریک حال ہین ہم نیک و بد مین

تری ہم ہین انیس حال وحدت
جلیس قبر و ہمرہ تا قیامت

یہ سنکر آشیان تن سے شہباز
کرے باغ عدم کا قصد پرواز

بتبیین حال و تزیین مقال

سنایا یہ حال کچھ اے نفس ناکام
ہوا آخر کو دنیا کا یہ انجام

کیا دنیا نے تمکو سخت غافل
بجز حسرت سوا کچھ بھی نہ حاصل

یہان تو یہ ہوا غفلت مین احوال
خدا جانے کہ عقبیٰ مین ہو کیا حال

سنا سب ماجرائے دار آفات   کہوں اب قصۂ دار مکافات

حکایت گذشتن حضرت عیسے علی نبینا و علیہ السلام بر قریۂ غفلت زدہ گان عقوبت انجام

گہر سنجان کنز خوش بیانی   بیان کرتے ہین یون گوہر فشانی
کہ اک دن غمگسار طبع بیمار   در دار الشفای حملہ آزار
چراغ افروز بزم زہد و عظمت   در گنجینۂ اسرار حکمت
مجسم قدرت و روح الٰہی   سخن سنج حقیقتہا کما ہی
زلال رحمت خلاق عالم   امین وحی حق عیسیٰ بن مریم
ہوئے اصحاب ہمرہ مثل انجم   چلے مانند مہر چرخ چارم
جبین سے جلوہ افگن نور اعجاز   سراپا سے عیان حسن خدا ساز
ہوا طے جب کہ دشت وحشت اندوز   ہوئی اک قریہ مین سب جلوہ افروز
نظر آئے پرندے خستہ احوال   زمین پر اوفتادہ بے پر و بال
ہوئی تہی موت ایسی صید افگن   کہ تہے بیجان پلنگ و میش و توسن
سراسر مرغ و ماہی و دد و دام   پڑے تہی خاک پر بیجان و ناکام
بسان پیکر تصویر ہر سو   پڑے تہے وحش و طیر و شیر و آہو
کہیں لاشہ ہاے نوع انسان   کہیں مردہ ہاے جنس حیوان
وہ صحرا حال پر اونکے تہا نالان   سر بالین کف افسوس ملان
بنا تہا نشتر غم خار صحرا   بیابان کا جگر تہا پارا پارا
مکدر پہرتی تہی باد پریشان   الم سے سر بسر تہی خاک افشان
کیا ارشاد حضرت نے بہ زاری   نہین ہے موت ہے یہ قہر باری
ہوا ہی انپہ نازل قہر قہار   عتاب کبریا کے ہین یہ آثار

ملی مہلت کسیکو بھی نہ ہیہات
ہو دیتا غسل کرنا دفن اموات

کہا اصحاب نے اسی کا کشف راز
سپہر علم دین خورشید اعجاز

نداے کیجئے اب یہ مناجات
کرے زندہ انہیں رب السموات

سنیں سب حال ہم انکی زبان سے
ہمیں عبرت ہو کچھہ انکے بیان سے

یہ سنکر ہاتھ اوٹھا کر کی مناجات
کہ اے خلاق کل جان بخش اموات

انھیں ہو حکم تا یہ حرف زن ہون
بشرح حال مجھسے ہم سخن ہون

رواق چرخ سے آئی یہ آواز
کہ اے شمع منیر محفل راز

ہوئی تیری دعا مقبول داور
اجازت دی ہے انکو ندا کر

چھپایا مہر نے جب چہرہ نور
بنائی شب نے مشکین زلف دیجور

کئی ظلمت نے سب اسرار نہان
ہوئی ہمراز شب شمع شبستان

ہوئے مفتوح ابواب مناجات
بچھے سجادہ ذکر و عبادات

بلندی پر ہوے تشریف فرما
ندا دی ای غم اندوزان دنیا

بحکم کبریا میت نے اوسدم
کہا لبیک اے عیسے بن مریم

کیا حضرت نے تب انسے یہ ارشاد
کہ اے قوم معذب زشت بنیاد

خبر دو تم کہ تہا دنیا مین کیا حال
تمہارے تہے یہان کسطرح اعمال

کہا رکہتے تہے دنیا کی محبت
سدا طاغوت کی کرتے تہے طاعت

خلاف شرع تہے اعمال وافعال
مناہی اور ملاہی تہی سب اشغال

کیا تہا دل سے عقبے کو فراموش
سدا تہے بادہ غفلت سے مدہوش

نہ ڈرتے تہے عذاب کبریا سے
نہ اندیشہ تہا کچھہ قہر خدا سے

کہا حضرت نے کیونکر تہی محبت
رہی کسطرح حب مال و دولت

کہا جسطرح ہے ہو حب مادر
کہ ہو فرزند بے اوسکے مکدر

ستاره دوست سی ہوتی تہے فرخناک ۔ اوڑاتی تہی سر و نیسر فقره ناک
کہا ما غوث کیا ہی ای زیانکار ۔ کہا ہی طاعت حق کا سمجہا بار
بجالاے اونہون نے جو بتایا ۔ خدا کا خوف کچہہ دلمین نہ آیا
کہا حضرت نے ای بدبخت و ناکام ۔ ہوا کیا آخر الامر اسکا انجام
کہا آرام سے سوئے سر شام ۔ نہ تہا معلوم کیا ہو صبح انجام
کیا قہر خدا نے جبکہ بیدار ۔ تو دیکہا ہاویہ مین ہین گرفتار
کہا کیا شے ہی وہ ای قوم بیدین ۔ وہ بولے ہاویہ ہے کوہ سجین
کہا سجین کیا اے بدگہر ہے ۔ کہا وہ ایک کوہ شعلہ ور ہے
کہا تمنے کہو کیا معذرت کی ۔ ہوئی امید کوئی مغفرت کی
کہا ہمنے بزاری کی یہ گفتار ۔ نہ اب دنیا سے رکہین گے سروکار
ہمین پہر جانیکی اب دو اجازت ۔ کرین دنیا مین ہم بہر عبادت
جواب اوسکا ملا ای قوم بدکار ۔ سراسر جہوٹہہ کرتے ہو اقرار
تکی پہلے تو کچہہ طاعات یاری ۔ کروگے خاک اب [illegible]
کہا تیرے سوا سب کیون تہے خاموش ۔ زبان ہی بند یا ہین بند در گوش
کہا وہ نطق پر قادر نہین ہین ۔ لگی منہ مین لگام آتشین ہین
مسلط ہین ملایک انپر ادبار ۔ قوی و ہولناک و تند و سخط
لگا مین کہنچنے ہین قہر و ستم ۔ نہین وہ بول سکتے اس الم [illegible]
ہو مین بولا تو ہے یہ وجہ گفتار ۔ کہ مین افعال سے تہا انکی بیزار
ولیکن تہا انہین مین میں اسکا ۔ ہوا صحبت سے مین آلودہ انکی
عذاب حق ہوا نازل جو انپر ۔ ہوا مین بہی شریک قہر [illegible]
کنارے پر سقر کے ایک ہو باقی ۔ مین آویزان ہون اور مین [illegible]

خدا جانے مین ہونگا اس سے جانبر / کرونگا نالہ مین دوزخ کے اندر

یہہ سنکر گفتگوئے عبرت آثار / ہوے حضرت مخاطب سبھی حضار

کہ ہی جو یاے عفو و لطف غفار / اگر ہو خیر عقبیٰ کے طلبگار رہو

ہی خواب و خور کو کافی بہر عاقل / نمک سپیدہ نان جو مزابل

سدا ہین اہل دنیا مست و مدہوش / اطاعت حق کی ہی دل سے فراموش

ولا بس ختم کر اب یہہ حکایت / ہوئی نفس دنی کو سخت عبرت

آغاز قصۂ تمیم داری خزرجی در ربودن عفریت بدکردار او را از مدینۂ منورہ بجانب عفاریت و دیوان کفار بداطوار

ہوا پھر دور ساقی جام مل کا / سنا بلبل سے پھر افسانہ گل کا

سبو من ہی جام کو صہباکشی کی / گزک کو چاہ ہے لذت چشی کی

خم مے کو ہی جوش شوق دیدار / کبابونکو ہی شور الفت یار

خوشی سے شیشہ کرتا واہ وا ہی / صراحی سے صدای قہقہا ہی

شب غم سے جو تہی مے زعفرانی / خوشی سے ہی برنگ ارغوانی

لبالب مے سے ہی جام مثلث / صراحی خندہ زن شادان سبو ہی

خدا نے پھر دکھایا یہہ زمانہ / کہ ساقی کا ہوا محفل مین آنا

ہر اک سو منظر ہاے لالہ رخسار / بنا ہے مین صفونکو رشک گلزار

ہر اک سو بزم آرا سیمتن ہین / بسان شمع زیب انجمن ہین

مغنی یہہ زمان محفل ناز / ہوئے ہین از سر نو نغمہ پرداز

مری بھی طبع کو مستی ہی ساقی / پلا جو کچھ مئے عشرت ہو باقی

پلا اب مجھکو جام بادہ نور / ضیا سے کر مرے سینہ کو معمور

سناؤن پھر کوئی تازہ فسانہ / نیا آہنگ رنگین ہو ترانہ

کرون اس بزم مین جادو بیانی — سناؤن مثل بلبل نغمہ خوانی

سخن پرداز بزم راست بازی — یہان کرتے ہین یون مضمون طرازی

تمیم خزرجی ایک مرد دیندار — بہت نیک اعتقاد و نیک کردار

محب خاص آل مصطفےٰ تہا — فداے خاندان مرتضےٰ تہا

قضارا ایک شب تہا نور مہتاب — ہوا ہمخوابہ سے اپنی وہ ہمخواب

اوٹہا یا لطف ایام جوانے — پیا صہبای عیش زندگانے

اوٹہا خندان وصال کام جانسے — اوترا آیا لب بام مکان سے

نہانیکا ہوا وہ مرد عازم — کہ تہا غسل جنابت اوسپہ لازم

کہا ہمخوابہ نے اوپر سے اکبار — کہ ای ویرانہ و مسکن کی معمار

اوٹہا لیجاؤ اسکو اس مکانسے — کرو آوارہ تم اسکو یہانسے

یہ کہنا تہا غضب اوس دلربا کا — ہوا بس سامنا اوسکو قضا کا

کھڑا تہا یہ کہ ایک جن کو ہ پیکر — مہیب و ہولناک و زشت منظر

بقامت اک ستون آسمان تہا — جسامت مین وہ اک کوہ گران تہا

بدن جہلسا ہوا آتش سے سارا — شب ظلمت مین جیسے کوہ خارا

بڑھے دو دانت تا چاہ ذقن تھے — اجل کے پہاڑ دیدو کو کرن تہے

لٹین بالونکی ایڑہی تک سراسر — مثال افعی کے بل کہاتی تہین سر

نگاہین مثل اخگر پر شرر تہین — مثال آتش کے آنکہین شعلہ ریز

وہ غافل تہا کہ یہ آیا نکل کر — طمانچہ آکے مارا اوسکے منہ پر

اسی تہا اوس سے کب لڑنیکا یارا — یہ کاہ خشک اور وہ کوہ خارا

ہوا کہا کر طمانچہ یہ تو ششدر — اوڑا اوسکو اوٹہا کر وہ ہوا پر

ہوا سکے شور و شنا تو نکو مارے — اوڑ مرا اوسکے حواس و ہوش سارے

شب دیجور سب آفاق بی نور ‌ ‌ نظر سے دشت و دریا و مکان دور
نہ کوئی ہمدم و مونس نہ غمخوار ‌ ‌ فقط وہ تھا و یا وہ دیو غدار
طبق جب تیسرا آیا زمین کا ‌ ‌ تو اوسکو اک جزیرہ مین اوتارا
جزیرہ کا لکھا ہے نام سلکن ‌ ‌ عفاریت و شیاطین کا ہی مسکن
زمین کا نام بھی بلہادرین ہی ‌ ‌ وہ گویا اسفل روئے زمین ہی
وہان عفریت و جن مین زشت منظر ‌ ‌ شیاطین اور غولان ستمگر
جسامت کوہ خارا کے برابر ‌ ‌ بدن کے بال مثل نیش و نشتر
کوئی کافر سیہ رو او سیہ فام ‌ ‌ لبسان ظلمت شب تیرہ ایام
کوئی بہابت پرست اور کوئی ساحر ‌ ‌ کوئی گبر و جہود اور کوئی کافر
جہنم کے جو تھے کندہ وہ ناری ‌ ‌ تو عمر آتش پرستی مین گزاری
یہ بیچارہ غضب مین مبتلا تھا ‌ ‌ اسیر دام صیاد بلا تھا
ہوا اک سال بہر اوس نوجوانکو ‌ ‌ ملا اک دن نہ چین اوس ناتوان کو
سنی اوسنے نہ قران کی تلاوت ‌ ‌ نماز جمعہ دیکھی نہ جماعت
سلاسل مین وہ رہتا تھا گرفتار ‌ ‌ پڑا تھا طوق گردن مین گرانبار
مقید اوسکو دیو نے کیا تھا ‌ ‌ مکان تاریک رہنے کو دیا تھا
یہ کہتا تھا بزاری یا الہی ‌ ‌ پڑی کسطرح مجھپر یہ تباہی
کہان تھا اور کہان ہون ہائی تقدیر ‌ ‌ اسیر غم ہے دل مین پا بہ زنجیر
کیا قسمت نے کیسا مجھکو برباد ‌ ‌ چھٹے احباب و ہمدم آل و اولاد
عزیز و آشنا و یار چھوٹے ‌ ‌ شفیق و مونس و غمخوار چھوٹے
سدا رہتی تھی خوش خوش یاد ایام ‌ ‌ شب و روز آہ و زاری سے ہے اب کام
الہی واسطے خیر البورا کے ‌ ‌ الہی واسطے شبیر فدا کے

الہی مریم و حوا کا صدقہ | الہی حضرت زہرا کا صدقہ
بجاہ و حرمت شبیر و شبر | ترحم حال پر میرے ذرا کر
مجھے اس قید غم سے دے رہائی | میرے مطلب کو دی بار رسائی
پہونچ جاؤن در مطلوب جان تک | مزار پاک شاہ انس و جان تک
میسر ہو علی کا مجھکو دیدار | کرون داغ دل اپنا رشک گلزار
نکال اس ظلم کے زندان سے مجھکو | رہا کر قید کفرستان سے مجھکو
دعا شب کو جو کی اوس پارسا نے | قبول اوسکو کیا رب العلا نے
ہوا دور فلک مین اور ہی رنگ | سنایا غافلونکو تازہ آہنگ

رسیدن خبر سرکشی کافران سیہ کام بسمع ہمایون بادشاہ اسلام از قوم جنیان و فرستادن فوج جرار بران تیرہ بختان سوزگار

صف آرایان دشت رزم اخبار | علمداران شاخ کلک خونبار
یہ کہتے ہین کہ اک سلطان ذیجاہ | پرستا کے پریزادونکا تھا شاہ
عطا کی تھی خدا نے شکل پر نور | دل اوسکا نور ایمان سے تھا معمور
سپہ انجم سے تھی اوسکی زیادہ | فزون ذرونسے اسوار و پیادہ
طناب خیمہ گاہ مملکت صاف | کھنچی تھی قاف کے پردیسی تا قاف
جبین سے تھی یہ ظاہر شوکت و شان | کہ خورشید فلک رہتا تھا لرزان
خبر دی دیو نے اوس صف شکن کو | کہ حق قایم رکھے شاہ زمن کو
ترے اقبال کو ہو سربلندی | مبارک ہو سریر ارجمندی
خبر لایا ہون ایشاہ خوش اطوار | کہ اک جا دیو ہین فساق و فجار
بہت اون اشقیا کو ہے تمرد | سدا ہین مست طغیان و تحقد
طریقہ اونکا ہے ایمان فروشی | زناکاری ہے یا ہے بادہ نوشی

خبیثون کی جو لائق ہے خبیثات | تو اعمال شنیعہ پر ہے اوقات
یہ سنکر غیظ مین آیا شہنشاہ | نگاہ قہر سے بولا وہ ذیجاہ
کہ ہان کچھ لوگ اوس قریہ مین جاوین | سر اون اہل شقا کے کاٹ لاوین
جوانان تہمتن جسم لشکر | کمر کسکر چلے غارت کے اوپر
اوڑا اوج سما پر لشکر اک بار | سحر کیوقت پہونچی فوج جرار

رسیدن لشکر ظفر پیکر و گرفتار شدن تمیم داری حرز بجے با اسیران فرقہ کفار بد اطوار

علم کی مہر نے جب برق نور | اوڑا از رنگ فلک مانند کافور
سپاہ شام بہاگی بے سرانجام | ہوئے پنہان سب انجم ہو کے ناکام
تمیم اوسوقت تہا محو عبادت | خدا کی دل سے کرتا تہا اطاعت
نماز صبح پہان پڑھ چکا تہا | بہ آہستہ وہ قرآن پڑھ رہا تہا
ہوئی اکبارگی آواز تہلیل | کہ ہو روح ملک اوس غل سے تحلیل
غرض نور عدی کو کیا حقیقت | نمونہ اوسکا تہا شور قیامت
ہوا اک لحظہ مین لشکر ہویدا | کہ تہی پرچم سے جسکے فتح پیدا
خروش و جوش مین تہی فوج جرار | تلاطم مین ہو جیسے بحر ذخار
ہر اک سہ افسران برق کردار | دلیر و صف شکن کرار و جرار
جوان سب نیزہ دار و تیغ زن تہے | پہلوان و تہمتن صف شکن تہے
زرہ تہے خود فولادی سر و سینہ | کمر مین تیغہائے برق پیکر
لئی ہاتہون مین گرز شعلہ ور تہے | بہرے ترکش مین تیر پر ظفر تہے
عمود و حربہ ہائی شعلہ افشان | لئے تہے کہہ جوان باشوکت و شان
ہوئے القصہ جب سب صف آرا | بجایا طبل جنگ آشکارا

گرائے لاکھون اوس میدان مین کشتے — ہر اک سو ہوگئے اوس کشتون کے پشتے

روان دریا ہوا خون روان کا — حباب آب تھا سر ہر جوان کا

ہوئی القصہ فتح فوج اسلام — پھرے کفار ہو کر تیرہ انجام

چلے پھر سب جوان غارت کی اوپر — کیا اوس شہر کو تاراج یکسر

کئی پر جیب و دامان سیم و زر سے — پھرے دست و بغل لعل و گہر سے

کیا قید سلاسل اشقیا کو — سزا دی کافران ناسزا کو

نسیم حرز جی بے قید ہو کر — چلے اوس سمت کو ہمراہ لشکر

مگر کہتے ہر قدم شاکر خدا کے — ثنا خوان تھے جناب کبریا کے

کہ دے مجھکو نجات اہل شقا سے — نکالا مجھکو گرداب بلا سے

ابھی ہون گرچہ مین قید سلاسل — شگفتہ ہے و لیکن غنچہ دل

ہوا بخوف مصروف عبادات — نماز و ذکر و تسبیح و مناجات

ہوے سب اہل ایمان دیکھکر شاد — کیا زنجیر و غل سے اوسکو آزاد

خلوص اپنے کی توقیر و تکریم — بجا لائے ادب سے رسم تعظیم

تمہیدی بیان در وصف پرستان و رسیدن نسیم حرز جی در گلشن جانفزا و ملاقات شدن بہ بادشاہ گیتی ستان

الا اے باغبان غارت گر ہوش — کہ فصل گل کو پھر گلشن مین ہے جوش

تمنا ہے کہ دیکھون حسن گلشن — گلستا مین کرون اپنا نشیمن

صبا ہے محو ناز نوبہاری — بہار و گل مین ہے زیبا ہمکناری

نسیم صبح گل سے ہم نفس ہے — نسیم گل کو تو بوسے کی ہوس ہے

چمن ہے گل سے گرم میفروشی — گل و گلبن مین مست بادہ نوشی

عجب لالہ کی آنکھین چشم بد دور — شراب ارغوانی سے ہین مخمور

ادٹھا ناز و ادا سے ساقیا جام — پلا صہبائے گلگون ای دل آرام
خمار الودہ کر چشم گلستان — صبا مستانہ ہر سو ہو خرامان
قدم سرو سہی کے لڑکھڑائین — ترے ہاتھون کی شاخین لہلہائین
بہار گل ہے جب تک زیب گلزار — مئے گلرنگ سے کر مجکو سرشار
جو دیکہین گلستانمین ساغر مل — فدا ہون رنگ و بو پر لالہ و گل
حیا سے منہہ چھپاے وردا حمر — اوڑے غیرت سے ہوش بوئے عنبر
پیالے دے شراب ارغوانی — فزون ہو نشئہ جوش جوانی
پرستان کا کرون احوال مذکور — کہ ہون سن سنکے اہل بزم مسرور
بہار اندوز باغ خوش بیانی — بیان اموز مرغ نغمہ خوانی
زبان زعفران سے حرف زن ہین — لب شیرین سے یون شکر شکن ہین
تبسم حرز جی کو لاے جبدم — پرستانمین بہ نصرت شاد و خرم
تو دیکہا شہر ہے اک جلوہ طور — پرستان ہے وہ یا گلدستہ نور
ہر اک بازار وہان آراستہ ہی — گلستان کی طرح پیراستہ ہی
فواکہ تازہ و تربین فراوان — لذیذ و فرحت افزائے دل و جان
کسی جا نافہائے مشک تاتار — کسی جا عنبر اشہب کے انبار
جواہر سب طرحکی سو بسو ہین — دہرے خروار گوہر کو بکو ہین
ہر اک سو شاہدان لالہ رخسار — پریرو حور وش سیار بازار
صنوبر قامتان یوسف جمالان — زلیخا پیکران شیرین مقالان
کوئی گلرنگ کوئی بلبل آواز — کوئی شیدا کوئی سرمایہ ناز
کوئی لالہ رخ و گل پیرہن ہے — کوئی شعلہ رخ و سیمین بدن ہے
کسی جا حسن ہے جنس خریدار — کسی ہے عشق سودا گرم بازار

کہین پیر مغان میخانہ مین ہے
کہین ساقی ہی گلرو سرو قامت
رخ تابان جو ہی بالکل زرافشان
عجب صورت سی ہی وہ شہر آباد
چلے لیکر اسے دکہلاتے بازار
نظر بازار اسکو جو جو آیا
ہوا ایوان شاہی پہر نمودار
ہلال عید جس کا حلقۂ در
چمن ہر سمت زیب صحن ایوان
عروسان چمن ہر سو زری پوش
فضاے بوستان ہے صبح نوروز
چمن ہر سبز ہو لوٹے پہرا ہے
لباس گل ہے رنگ ارغوانی
دماغ افزو رہے نکہت گلونکی
زمرد رنگ پیراہن شجر مین
خوشی سے بلبلین ہین گلسے ہانوش
تعجب خیز رنگ بوستان ہے
ملا ہی رخ گل لالہ نے غازہ
سمن پر نور کا ہے اور عالم
بنفشہ جعد مشکین پر ہی نازان
کہڑا ہی ناز سے سرو سرافراز

شراب لالہ گون پیمانہ مین ہے
جمال و حسن و ناز و قد قیامت
کیا ہی مہ کو انجم سے درخشان
کہ جان و دل ہو جسکو دیکہکر شاد
تماشاے پرستان سیر گلزار
نمونہ گلشن رضوان کا پایا
خجل رفعت سے جسکی چرخ دوار
بسان مہر تابان برج انور
بہار باغ رضوان زیر دامان
بفرط عشق باہم دوش بادوش
بسان مہر گل مین عالم افروز
ہراک گلبن گلستان مین ہرا ہی
تحیر سے شفق ہے زعفرانی
صدائین دلربا ہین بلبلونکی
کلاہ غنچہ و گل زیب سر مین
نزاکت سے ہی شاخ گل زمین بوس
چمن سبزہ و گل آتش فشان ہے
ہوا ہے رنگ و بو حسن تازہ
زرافشان ہے جبین پر عقد شبنم
غرور زلف سے سنبل کو ہی آن
دکہاتا ہی چمن کیا اپنا انداز

بنا کر نرگسین سبزہ کے چلون
اڑاتے ہین گلو لنسے اپنی چہون

تبسم سے گل سوسن کہڑا ہے
لب گلدان کے بوسے لی رہا ہی

نزاکت سے چمن مین شاخ خوشبو
جہکے پڑتے ہین بار گل سے ہر سو

لب جو سرو گلشن سر کشیدہ
ہر ایک سو نخل سر کش ہی بو دمیدہ

تماشا خیز ہے ہر نخل شاداب
گل نرگس ہے یا ہے چشم بیخواب

زمین ہی جعفری سے زعفرانی
چمن مین ہے گلو لنسے زر فشانی

ہر اک نخل چمن پر قمری زار
ہی وصف سرو مین سرگرم گفتار

نہال گل پہ طوطی نغمہ زن ہین
ترانہ سنج مرغان چمن ہین

بہار گل سے بلبل با صدا انداز
ہر اک شاخ چمن پر نغمہ پرداز

لچک جاتی ہین شاخین بار گل سے
مثال دست ساقی جام مل سے

لہکتے ہین ہر اک سو نخل نوخیز
ہر اک غنچہ کی بو ہے عنبر آمیز

ہر اک سے بادہ نوشان صف بصف ہین
چمن مین شاخ گل سیاغ بکف ہین

کسی جا بلبلون کے چہچہے ہین
کسی جانب گلون کے قہقہے ہین

کہین ہی طعنہ زن نرگس پہ سوسن
بہری خشمناک ہے نرگس کی چتون

کہین ہی مثل سر انگشت حنائی
ہی عنابو مین لطف دلربائی

بسان غبغب سیمین سمن بو
چمن مین سیب آویزان ہر سو

جو زرد آلو کہین سیمین ذقن ہے
تو شفتالو کا عارض پر شکن ہی

کسی جا خوشہ انگور کی تاک
مثال کہکشان ہی ہست بیباک

شگفتہ رو ہزار اور نارون مین
و یا خندان دہان سیم تن مین

جواہر کے لگے ہین نخل گلشن
کیا ہی شال زرین زیب دامن

لٹکتے ہین پھل سارے باغ تر کے
رہیلی اور سنہری سیم و زر کے

کہین نیلم کے پھولون کا چمن ہے
زمرد کے کہین دلکش شجر ہین
ہر اک سو طائران صحن گلزار
مرصع سر کہین طاؤس طناز
خرامان کبک زرین پر کہین ہین
بنی ہین جا بجا ایوان بلور
منقش سقف مینا کار ساری
مطلا و مذہب چار دیوار
رواق قصر زینت سے مرصع
ستون پر نور گویا ساعد حور
طناب سائبان گیسوے سنبل
دریچون پر ہین زرین کار چلون
سراپردے مغرق سیم و زر سے
کسی جا فرش زرین کار زرتاب
عجائب مفرش ایوان و اضاف
مفرض فرش پر منقش ہر سو
معطر ساری خوشبوؤن مجمر
سجے ہین سر طاق پر گلدستۂ نور
در و محراب مین قندیل زرین
مرصع کرسیان پیراستہ ہین
کیا ہے تخت زرین زیب ایوان

گل سوسن پہ ہر دم خندہ زن ہے
سراپا لعل کے اونمین ثمر ہین
زمرد پیکر و یاقوت منقار
روش پر رقص مین ہین با صد انداز
پری پیکر غزال نازنین ہین
در و محراب مین نورا علی نور
مزین سائبان زرنگاری
مرصع سارے استون طلا کار
مطلا سقف و در دُر سے مرصع
ضیا افزاے چشم شمع کافور
فضا ہی صحن رشک عارض گل
کہ مژگان حور کے ہون جس سے روشن
مرصع لعل و مرجان و گہر سے
کسی جا مسند دیبا و کمخاب
منقش اطلس و مخمل زربفت
ہر اک جا طبلچہ سب عنبرین بو
اگردانون مین شمع عود و عنبر
لگی ہر قمقمہ مین شمع کافور
ستون و سقف و غرفی نور آگین
جواہر سے تمام آراستہ ہین
جڑے ہین ہر طرف لعل بدخشان

سر پر آرا حسین نوجوان ہے شہنشاہ دیار مہ رخان ہے
دھرے ہے تاج فرق نازنین پر عیان ہے نور شاہانہ جبین پر
وزیران صف بصف ہین دست بستہ امیران حلقہ حلقہ ہین نشستہ
کئی ہین زیب سر تاج غلامی شہان چینی و رومی و شامی
حسینان مہ جبینان مہر رویان صنوبر قامتان مرغولہ مویان
سراپا ہے مغرق سیم و زر سے مکلل حلہ سب لعل و گہر سے
پری رو سطربان لالہ خد ہین مغنی شوخ چشم و سرو قد ہین
نشاط اندوز محفل مین بصد ناز مثال شعلہ رقاصان طناز
نسیم حرز جی یہ دیکھتا حال قریب تخت پہونچا خستہ احوال
جو دیکھا عالم شوکت پناہی بجا لایا وہ سب آداب شاہی
ہوا الطاف شاہی سے سرافراز کیا خلعت سے اوسکو شہ نے ممتاز

استفسار نمودن بادشاہ احوال پریشان نسیم و سپردن شہزادگان برائے آموختن قرآن

سخن پرداز بزم خسروانی بیان کرتے ہین یون گوہر فشانی
کہا سلطان نے ای فرخندہ احوال تباہی کا بیان کر اپنی کچھ حال
ہوا برباد اپنے گھر سے کیونکر چھٹے کسطرح تجھسے یار و یاور
ستایا کسطرح اہل جفا نے کیا کسطرح قیدی اشقیا نے
کہا اے بادشاہ عدل گستر مدینہ مین نبی کے ہی مرا گھر
گھر اتھا غسل کو اک شب مین تنہا کہ اتنے مین ہوا اک دیو پیدا
اوڑا لیکے مجھے اوج ہوا پر وہ تھا شہباز گویا مین کبوتر
روان تھے ہوش درافسردہ جان تھی تن و جان سی فنا تاب و توان تھی

کیا اک کوہ خارا پہ مجھے قید
نہ تھی مجھکو خلاصی کی کچھ امید

ہوا فضل خدا جو شامل حال
تو پایا تجھسا سلطان خوش اقبال

کہا سلطان نے اے یار رہبر
تری خدمت ہے فرض العین مجھپر

مرے کاشانہ کو کر رونق افروز
بسر کر عیش و عشرت تو شب و روز

ہوا یہ سنکے مشغول عبادات
عبادت میں بسر کرتا تھا ذرات

ہوا القصہ اکدن حسب معمول
کلام اللہ کے پڑھنے میں مشغول

سنایا لحن دلکش سے جو قرآن
ہوا ہر مستمع احسنت گویان

پڑھا جب غافلون کا حال اونے
تو سب خوف خدا سے خوب روئے

نہایت شاہ نے کی اوسکی تکریم
دی شہزادی اپنی بہر تعلیم

ہوئے وہ سبعہ سیارہ جو اک جا
دبستان میں بہم مثل ثریا

کیا ساتون نے جب قرآن سب یاد
تو شاہنشہ ہوا صدقے سو شاد

جو گذرے پانچ سال اور چند ایام
اوڑا دل سے قرار و صبر و آرام

وطن کو یاد کرتا تھا دل افگار
مگر تھا دام غربت میں گرفتار

دیدن شمیم غمگین اہل و عیال را در خواب نوشین و طلب کردن بادشاہ دیوان را از زندان برای رسانیدن آن خستہ تن بوطن

فسانہ گوے بزم خردہ عجیب
بشارت بخش ملک [illegible]

ہمایون نامہ کلک نیکو فال
بیان اسطرح پر لکھتا ہے احوال

کہ اک شب لوحۂ دیباچۂ نور
سواد توتیای دیدۂ حور

سیاہی جسکی تھی جعد معطر
قمر تھا طرۂ زلف معنبر

غبارے جبین سب زعفران تھی
حمائل عقد سلک کہکشان تھی

وہ شب تھی یا بساط کامرانے
کلید قفل باب شادمانے

۱ بفتح اول و فتح ثانی مشدد سـم آمدہ از شمس اللغات

۲ والذین لا یرجون لقاءنا و رضوا بالحیوۃ الدنیا و اطمانوا بہا والذین ہم عن آیاتنا غافلون ۱۲

سراسر مرغ و ماہی و دد و دام
بہ شفقت دایۂ باد گلستان
نسیم خرمی با چشم خفتہ
بظاہر خواب نوشین کے تہے انگار
روان عالم رویا سے ناگاہ
درودار السلام نور دیکہا
نظر آیا اوسے اک بقعۂ نور
ملائک خاکفان آستان تہے
شرف اندوز جسکے خار و خاشاک
زیارت سے ہوئی جب کامرانی
وہان سے اپنے گہر آیا وہ خرسند
یکایک چشم حیرت مین ہوئی باز
ہوئی حد سے جو افزون بیقراری
کہا سلطان حق نے اے خوش اطوار
کیا عرض اوسنے اے سلطان ذیشان
نظر آیا مزار شاہ لولاک
مگر وہان سے پہرا جسدم مین اے شاہ
زن و فرزند کو دیکہا پریشان
کلیجہ غم سے ہے سب پارہ پارہ
کہا سلطان نے اے فرخندہ احوال
بہت تو وہ ہے اپنے مکان سے

بساط امن پر کرتے تہے آرام
تہی اطفال چمن کی مہد جنبان
ہوا پہر از اسرار نہفتہ
مگر تہا دیدہ دل اوسکا بیدار
نظر آیا رخ مطلوب دل خواہ
حباب چشمہ کافور دیکہا
تجلی بخش صبح جلوہ طور
و دن پر جبہہ سا کروبیان تہے
مزار پاک شاہنشاہ لولاک
ملا گنج نشاط و شادمانی
ہوئی دید عیال و اہل و فرزند
کیا مرغ شکیبائے نے پرواز
لگا کرنے وہ آہ و اشکباری
کہ رونے کا سبب کر مجہسے اظہار
ہوا انجم جو قسمت کا درخشان
ہوا مین خواب مین از حد فرحناک
تو اوسدم مین ستے اپنی گہر کی لی راہ
کہ جس سے ہوگئی مضطر سراپا مین
تحمل کا نہین اب مجہکو یارا
کہون کیا تیرے گہر کا تجہسے مین حال
کہ ہے راہ صدوسی سال یان سے

یہہ سنکر خوب رویا وہ دل افگار | کہ اتنی زندگی ہے سخت دشوار
جواب اوسکو دیا سلطان نے ہنسکر | نہوا سدرجہ تو حیران و مضطر
اگر چاہے خداوند دو عالم | تو پہونچے اپنے مسکن تو اسیدم
یہہ فرما کر دیا پہر شہ نے فرمان | کہ حاضر ہون نگہبانان زندان
در زندان کو کہولین جائین فی الفور | اسیران بلا کو لائین فی الفور
یہہ سنکر خادمان شاہ ذیشان | چلے مانند صرصر سوی زندان
در دولت پہ لائے اشقیا کو | کیا حاضر اسیران بلا کو
عتاب شاہ سے تہے پابزنجیر | پڑے تہے طوق گردنین گلوگیر
فزون تہے حد سے محبوسان زندان | شمار اونکا نکر سکتا تہا انسان
مگر دیو سفید اک پیل تن تہا | کہ مثل کوہ خارا سب بدن تہا
کہا سلطان نے اوس سے ای زیانکار | بہت تو ہے خطاوار و گنہگار
کیا عرض اوسنے اے سلطان بجود | تری احسان ہین مجہپر غیر محدود
تری بار عطا سے ہون نگونسار | کہ بخشا تونے میرا قتل دوبار
کہا شہ نے کہ اے مکار و کیاد | تجہے اس شرط سے کرتا ہون آزاد
کہ یہہ اک شخص ہے حیران و مضطر | بہت دور اس جگہہ سے اسکا ہی گہر
تو پہونچادے ابہی آج اسکے گہر پر | کہا اوس دیو نے یا شاہ بہتر
کیا پہر مرد مومن سے یہہ ارشاد | دعا ے حفظ بتلاتا ہون کر یاد
اسی کو ورد تو کرنا خبردار | نہ پڑہنا راہ مین کچھ اور زنہار
دعا تعلیم کی انگشتری دی | زر و خلعت سے اوسکو برتری دی
دعا وہ اصل قصہ مین ہے مسطور | نہ یہہ ہوسکی اسجا نہ مذکور

سوار شدن ابہم بر دیو و بر ساحل افتادن و پیدا شدن طائر

خوش مقال و ہم کلام شدن آن کہ مرغ اسحاق نام داشت وا زان وادی گذشتن

جو تو ساقی پلا صہبائے گلرنگ / کرون رنگین بیانی کا ہر آہنگ
دکھاؤن سیر آفاق جہان کی / رہے حسرت نہ سیر بوستان کی
جہانکی دید سے دل سرد ہو جائے / بہار باغ دنیا گرد ہو جائے
صفیر بلبل گلزار تقریر / بیان اسطرح سے ہوتے ہین تحریر
کہ جب وہ شہسوار کشور ہوش / ہوا دیو زبون کا راکب دوش
اوڑا دیو نسیم دل مثل صرصر / کیا پرواز اوج آسمان پر
ہلا صرصر تھی اوسکے آگے کیا تھے / ہزارون فرسخ اکدم مین کئی طے
نسیم اوسوقت تھا مثل سلیمان / سر بر باد بیٹھا پر بصد شان
دوبالا مرتبہ مین برتری تھی / پڑی انگشت مین انگشتری تھی
عیان خاتم سے تھی جلوہ فشانی / دعا سے لب پہ تھی معجز بیانی
عجائب سیر دیکھی ہر جگہ پر / غرائب صنعت خلاق داور
نظر آئی کہین پر صنعت حق / کسی جا قدرت خلاق مطلق
وجود حسن عالم جلوہ گر تھا / گمان نور ما زاغ البصر تھا
عجائب بحر و بر کے تھے نظر مین / عیان تھی قدرت باری سفر مین
کہین گلشن کہین صحرای پر خار / کسی جا نور دیکھا اور کہین نار
بلندی مین عروج آشنا کیا تھا / کہ قرب آسمان حاصل ہوا تھا
زمین کو اوس سے دوری استقدر تھی / کہ دنیا چشم مین مثل سپر تھی
کواکب جو فلک پر تھے نمودار / نظر آتا تھا ہر اک مثل کہسار
ضیا سے نجم تھی یا برق خاطف / صدائے چرخ دوران رعد قاصف

فرشتوں کی صدا آتی تھی پیہم
کہ تھے تسبیح مین مشغول باہم

کرنا کہہ اک فرشتے نے بتکرار
پڑہا والصافات صفا یکبار

وہ ہیبت خیز آواز اسقدر تھی
ہوئی گم عقل سنکر خزرجی کی

بجا ہوش و حواس اپنا نہ پایا
تو صم بکم اوس جا ہو آیا

نظر مین جلوہ افروز اوسکے قرآن
یکاد البرق یخطف کا تہا سایا

یہہ عالم دیکھکر پران ہوئی ہوش
دو عالم سے ہوئی اوسکے فراموش

ہوئی اوس ہولسے جو روح تحلیل
ہوا بیساختہ مشغول تہلیل

جو آیا کلمۂ ایمان زبان پر
مثال بید کانپا دیو سنکر

اوٹھا کر دوش سے پھینکا جو ناگاہ
پڑا موج ہوا مین جسطرح کاہ

کسی ساحل پہ وہ آفت رسیدہ
گرا مانند مرغ پر بریدہ

بہ تمکین جان تھی لیکن نہ تھا ہوش
رہا حفظ الٰہی سے ہم آغوش

بدون حکم خالق کیا ضرر ہو
کسی آفت سے کیا ممکن خطر ہو

ہوئی حق کی جو اوس پر مہربانی
تو کی بیباک اجل نے پاسبانی

یہان انسان کی ہے عقل حیران
کہ کیا کیا اوسکی قدرت ہی نمایان

جہان کوئی نہ مونس ہو نہ غمخوار
وہان خود ہے غریبونکا مددگار

جہان کوئی نہ ہو فرزند و مادر
وہان ہوتا ہے خود شفقت سے یاور

ہوا نے دور کر اوسکو دیا تھام
بنا تختہ زمین کا مہد آرام

ہوا اک طایر خوش رنگ پیدا
پری ہو جسکی رعنائی پہ شیدا

برنگ لعل پائے نازنین لال
لبان دست رنگین سرخ چنگال

بنتھی رشک خون آلودہ مژگان
بخوبی رشک شاخ شوخ مرجان

لبان مرغ شاہین تیز پرواز
خرام ناز مین طاؤس حیران

سفید و زرد وخط زیب شکم تھے / سمن اور زعفران یکجا بہم تھے
بھرے منقار مین آب گہر تاب / زلال سلسبیل و بادۂ ناب
فزون شہد و شکر سے بھی حلاوت / زیادہ برف سے اوسمین برودت
جہان تھا غش سے بیہوش افتادہ / ہوا وہ مرغ آکر ایستادہ
ملاکر لب سے اوسکے اپنی منقار / کیا کام و دہن کو اوسکے سرشار
گلو سے خشک تک جب بوند آئی / کھلی آنکھ اور جان تازہ پائی
کہا حیرت سے اے مرغ دل آرام / بتا تو کون ہی کیا ہی ترا نام
کہا اے بندۂ معبود داور / کیا ہی حقنے یہان مجھکو مقرر
یہی دریا ہے اک مدت سے مسکن / اسی صحرا مین ہے میرا نشیمن
موکل یان کا ہون مشہور آفاق / مرا ہی نام نامی مرغ اسحاق
ہوا جو غرق کوئی بے پر و بال / دیا صحرا مین آیا خستہ احوال
اوسے گرداب غم سے دی رہائی / ہزار آفت سے جان اوسکی بچائی
کہا ای طائر فرخندہ فرجام / پری صورت ملک سیرت خوش اندام
اگر راہ رسائی ہو تو بتلا / کوئی شکل رہائی ہو تو بتلا
کہا اس سمت تو سیدھا چلا جا / خدا کا ایک ولی تجھکو ملیگا
وہ ہوگا مرشد توفیق ارشاد / کریگا ہر طرح سے تیری امداد
تمیم خستہ دل خاطر پریشان / ہوا پھر رہرو کوہ و بیابان

رسیدن تمیم در ملک عجیب کہ در آن است حضرت موسی علیہ السلام بود و دیدن امرہای غریب در آن و ملاقات شدن با مرد پیر کہ از حواریین حضرت عیسی علیہ السلام بود

بیان ہول دشت بیابان محشر / ہوئے ہین رہرو میدان [illegible]

کہ صحرا مین ہوا جب وہ قدم زن — بحکم نافذ خلاق ذوالمن
ہوا اک شہر حیرت زا نمودار — عجب رونق فزا تھی جسکی بازار
ہر اک دوکان مین انواع اجناس — مگر مالک نہین اونکے تہے پاس
حکومت ان نہ تہا کوئی وہان کا — نہ در ہوتا تہا بند اونکے مکانکا
نہ باہم رنج نہ آپس مین تکرار — ہر اک اپنی جگہ پر بر سر کار
مساکن سب کے یکسان تہے سراسر — بلندی اور پستی مین برابر
ولیکن بیٹھگاہ صحن مسکن — بنایا تہا ہر اک نے ایک مسکن
بعبرت دیکھتے تہے اوسکو ہر بار — کہ غافل موت سے ہووین نہ زنہار
محبت مین ہون دنیا کی مدہوش — نہو وین مسکن اصلی فراموش
وفور طاعت و خوف خدا سے — تہے زرد و خشک کاہ و کہربا سے
ہوا آگے وہانسے پہر قدمزن — گیا ملے اور اک صحرا کا دامن
ہوا اک صومعہ اونچا نمودار — کہ اوسکے متصل تہا بحر زخار
وہان رہتا تہا اک زاہد نکوکار — نظارا کا تہا وہ پیر خوش اطوار
جبین پر تہا اثر سجدہ کا ظاہر — رخ روشن تہا مثل نجم زاہر
غرض بعد سلام و رسم آداب — بٹھایا پاس اپنے زیر محراب
کہا تیرا مدینہ مین ہی مسکن — یہی ہین احمد مختار ذوالمن
تبسم اوسدم ہوا حیرت سے گویا — شناسا حال سے ہو تو لیکو یا نہ
یہی مسکن یہی مذہب ہے میرا — مطابق حال کے ہی قول تیرا
بتا تو مجھکو اے پاکیزہ طینت — یہان گذری ہے تجھکو کتنی مدت
کہا گذرے ہین مجھکو چار سو سال — کہ رہتا ہون یہان مین خستہ احوال
غذا میری ہے برگ و ثمار صحرا — عبادت ہی خدا کی شغل میرا

بیان کر تو مدینہ کا کچھ احوال ۔ نبی و مرتضیٰ کا اب ہے کیا حال
یہ سنکر غضب رویا وہ افگار ۔ بزاری یون ہوا سرگرم گفتار
کہ رحلت کی جناب مصطفیٰ نے ۔ اوٹھایا یا نبی رحمت کو خدا نے
ہوئے پیدا اونکے لاکھون فتنہ برپا ۔ فساد و شر نے ہر سو سر اوٹھایا
ضلالت مشتعل اب چار سو ہی ۔ جہالت نے مشعل ایمان فرو ہی
کوئی رہ جو ہے کوئی رہنما ہی ۔ کوئی خود مقتدی خود مقتدا ہی
غرض ہی قوم صرف روز و تلبیس ۔ ہوئی ہین سب اسیر دام ابلیس
طمع کار شیطانی ہے مشہور ۔ ہوئی ہین بادۂ نخوت سے مخمور
جناب مرتضیٰ گوشہ نشین ہین ۔ جفائی قوم سے اندوہگین ہین
لیا تخت پیمبر مرتضیٰ سے ۔ فدک چھینا جناب فاطمہ سے
ابھی اسطرح تہا سرگرم گفتار ۔ کہ دریا مین ہوئی کشتی نمودار
کناری لگی کشتی جو آخر ۔ ہوئے سب دست بستہ آکے حاضر
کہا اے صاحب عز و کرامات ۔ بجالا وین جو کچھ منظور ہو بات
کیا اوس پیر نصرانی نے ارشاد ۔ کرو تم اس ستمدیدہ کی امداد
مدینہ مین اسی جانا ہی مطلوب ۔ اسی پہونچادو وہ ہووے سب خوب

سوار شدن تمیم بر سفینہ و غرق شدن سفینہ در دریا و نجات یافتن تمیم از گرداب بلا

یہان غواص دریائی فصاحت ۔ ہوا ہے یون گہر بار حکایت
کہ جسدم وہ غریق بحر آلام ۔ ہوا سوار کشتی پر بآرام
گذر کر شب جو دن آیا قضارا ۔ ہوا طوفان آفت آشکارا
ہر اک کرنے لگا باہم وصیت ۔ ہوا آمادہ سیل مصیبت

کہ ناگہہ موج نے کشتی کو مارا — کیا دل کی طرح سے پارا پارا
پڑے سب لوگ گرداب بلا مین — ہوئے سب غرق دریائے فنا مین
اوٹھا اینکو مصیبت وہ پریشان — بہا اک تختۂ کشتی پہ حیران
بحکم خالق مختار داور — لیا موجون نے ہاتھون ہاتھ اکر
اوتارا ایک ساحل کے کنارے — بچا دریا کی آفت سے وہ بارے
مگر تہا زندگی سے اپنی مایوس — لبون پر تہا یہی ہر دم یہ افسوس
اذا شاب الغراب اتیت اہلی — وصار القار کاللبن الحلیب
لا انی قد رحلت بدار بلوی — فحطنی المنیب او تصیب
کہ ناگہہ اک سروش غیب آئی — ندا ہاتف نے یہہ اوسکو سنائی
عسی الہم الذی امسیت فیہ — یکون ورائہ فرج قریب
فیا من خائفا ولقد عان — ویاتی اہلہ النائی الغریب
سنی جس دم یہہ آواز دلارام — ہوا خوش ہو کے وہ فرخندہ انجام

دیدن تمیم بہشت شداد را و ملاقات باشیاطین کہ در محل فرنجیر بسبب ماہ صیام اسیر بودند

کہیں ملا آخرش جب دشت پرخار — ہوا اک قصر زرین تب نمودار
مطلا و مذہب تہا وہ ایوان — ضیا افروز مثل مہر تابان
جواہر بے بہا اوسنے جو پائے — جہانتک لے سکا اوسنے اوٹھائے
چلا جب وہ لٹنے لیکر وہ دل افگار — ہوا اک اژدہا واں جا نمودار
بلا کیطرح لپٹا ساق پا مین — گرا غش کہا کے یہہ دشت بلا مین
اوٹھا جب بیہوشی غش سے مکدر — ندا آئی کہ کیون ہوتا ہے مضطر
ضرر ہوگا نہ تجھکو اس مکان مین — رہیگا حق کی تو حفظ و امان مین

کہ سمجھا وہ نہیں بینا سزاوار ‏ تصرف چاہئے اسمین نہ زنہار
خدا کے حکم سے ہم تا قیامت ‏ کرینگے اس امانت کی حفاظت
موکل ہین یہان سب اہل ایمان ‏ نہو تو خوف سے اتنا پریشان
کہا فرمائی کچھہ رہنمائی ‏ کہ ہو اس قید غربت سے رہائی
ندا آئی کہ ہو آگے خرامان ‏ ملیگا رہنمائی راہ ایمان
بڑہا وہانسے غرض یہہ حال سنکر ‏ چلا تنہا پریشان اور مضطر
نہ تہا اوسکا کوئی مونس نہ غمخوار ‏ فقط وہ تہا اور یا وہ دشت پرخار
جگر مین نشتر رنج و الم تہا ‏ فگار خار غم ہر اک قدم تہا
بڑہا اوس دشت سے جب با پریشان ‏ ہوا اک دشت پر وحشت نمایان
گیا اوسکی زبان نشتر غم ‏ ہوا اک شعلۂ نار جہنم
نمایان بھی نہ پانی کا اثر تہا ‏ زبان خشک ہر برگ شجر تہا
ہر اک سو دیو اور غول بیابان ‏ عذاب حق سے تہی گریان و نالان
بحکم خالق قہار و جبار ‏ غل و زنجیر مین وہ سب گرفتار
نگر اک دیو دیکہا کوہ پیکر ‏ کریہہ الصوت تہا اور ہول منظر
دہن تہا یا تنور نار عصیان ‏ زبان شعلہ کی صورت تہی فروزان
مثال رعد کی اوسنے یہہ گفتار ‏ کہ تو ہے امت احمد سے ای یار
نہایت خوف کہا کر بولا وہ ہان ‏ مگر ڈر کر ہوا وہانسے گریزان

رسیدن تمیم دلفگار در مکان زرین نگار و زیارت حضرت سلیمان در باغ فردوس نشان و دیگر عجائب آن

قلم بردار از لوح راستانے ‏ دبیر صفحۂ رنگین بیانے
یہان اسطرح ہوتا ہے سخن سنج ‏ کہ جب وہ دشت پیمائے غم و رنج

چلا وہان سے تو دیکھا قصر زرین — نہایت دلکش و فردوس آئین
فضائے صحن جسکی صبح پرنور — در و محراب چشم و ابروی حور
کشیدہ سایبان تھی زرتار — مثال ضوئے خورشید ضیا بار
روان تھا صحن مین اک چشمۂ آب — ضیا اندوز مثل نور مہتاب
سراپا خلد تھا لطف گلستان — مثال کہکشان حسن نمایان
نہ دیکھا تھا جو یہ نزہت کا عالم — ہوا اوسکو عجب حیرت کا عالم
ہوا ناگاہ اک طائر نمایان — برنگ سبز مثل نونہالان
ردائے سبزہ گلزار بردوش — سراپا دلربائی سے ہم آغوش
زمرد پیکر یاقوت منقار — پر از نقش و نگار و کبک رفتار
کیا غور سے ناگہہ اوسنے پرواز — چلا مثل نگاہ چشم پرناز
زمین پر لوٹ کر وہ مرغ اوسدم — اوٹھا اک نوجوان ہوکر مجسم
سراپا سے عیان حسن جہانان — بہ شوخی اک غزال باغ رضوان
ہوا شیرین لبون سے یہ شکرخا — کہ اے فرزند آدم تو ادہر آ
کرونگا مین ترا اعزاز و اکرام — میرے چل ساتھ دونگا تجھکو انعام
عنایت ملک بے پایان کرونگا — تجھے مین بادشاہی جلد دونگا
لگایا خوب اوسنے پیر کے لاسا — لے آیا گھر یہ دیکر دم دلاسا
ہوا مصروف رسم میزبانی — کی اوسنے تین دن تک میہمانی
ہوا پھر جو تھے دن وسے یہ گویا — مرا اک کام تا ہو کام تیرا
مجھے درپیش ہے اک امر دشوار — میرے ہمراہ چل اے نیک کردار
یہ نقش اسم اعظم لے خبردار — جو مین غش ہون تو کرنا آگہہ و ہشیار
یہ کہکر لے چلا اک سمت ہمراہ — ہوئی کچھ راہ جب ان طے تو ناگاہ

ہوا کاخ نگارین ایک پیدا ۔۔۔ فروغ نور تہا اوس سے ہویدا
بسان قبۂ فردوس نگارین ۔۔۔ دل آرا چار سو باغ بہارین
درون پر چلون و پردۂ زربافت ۔۔۔ در و دیوار نقش آئینہ صاف
ثریا کی طرح کنگورۂ نور ۔۔۔ ستون قصر شکل شمع کافور
مذہب صحن مین اک سائبان تہا ۔۔۔ مثال دامن صافی دلان تہا
کھڑے تھے در پہ دو شبستان ۔۔۔ جو تہے اوس قصر زرین کے نگہبان
کیا مارا اوس جوان نے نقش یکبار ۔۔۔ ہٹے او سمجہے دونون شیخ غدار
اثر اوس نقش کا پایا جو کامل ۔۔۔ ہوئے اوس قصر مین دونون وہ داخل
سنہری اک بچھی ہتی اوس مین زرکار ۔۔۔ صفت بیچ قمر کی تہی ضیا بار
وہ تہی اوس سبزہ مین یون جلوہ افگن ۔۔۔ گل صد رنگ جیسے زیب گلشن
صفا مین مثل بزم خلوت راز ۔۔۔ نزاکت مین مثال حلۂ ناز
بہری تہی حسن سے سر تا بدامان ۔۔۔ مثال حسن آغوش عروسان
پڑے تھے پردۂ گلرنگ پرنور ۔۔۔ مثال ناز چشم شوخ و مخمور
عیان تہا اوس سے لطف زندگانی ۔۔۔ مثال خواب ایام جوانی
مثال وصل مہرویان تہی پرشوق ۔۔۔ بسان دیدۂ عشاق پرشوق
جوان سوتا تہا اک فرخندہ انجام ۔۔۔ براحت مثل خواب چشم آرام
عیان پردہ سے تہی اک شکل پرنور ۔۔۔ ویا فانوس مین تہی شمع کافور
تہی اوسکی چشم خفتہ دل تہا ہشیار ۔۔۔ مثال دولت مین بخت بیدار
تن نازک پہ تہی اک چادر نور ۔۔۔ مثال ابر کے سو جلوے مستور
لیے باہر تہا اک دست پرانوار ۔۔۔ مثال پنجۂ مہر ضیا بار
عجب نور اونکے گیسونسے تہا نمایان ۔۔۔ بسان شمع آئے بزم عرفان

لہ در پر لکھا ہوا تہا لا الہ الا اللہ سلیمان نبی اللہ

ہر اک انگشت تھی اک شعلۂ طور | عیان مطلع سے تہا اک خمسۂ نور
انگلی تہا زیب انگشت ایک خاتم | عجب اوسپر تجلی کا تہا عالم
نگینے نصب تھے اوسپر دل افروز | ستارونکی طرح سے جلوہ افروز
نہایت حلقۂ انگشتر کا تابان | ہلال عید کیصورت نمایان
نگین تھے چار اوس انگشتری پر | ہلال چرخ پر جسطرح اختر
وہ خاتم اور وہ دست پر انوار | ثریا کی طرح سے تہا ضیا بار
کہا اوس نوجوان نے اوسکے ای یار | اسی انگشتری کا ہون طلبگار
ٹرہا لینے کو خاتم کے یہہ کہکر | گرا غش کہا کے وہ کافر زمین پر
تبسم خستہ دل نے پاس جاکر | جو مارا نقش اوٹہا وہ ستمگر
کہا احسنت ای یار وفادار | بس اب باقی رہا یعنی ہین دو بار
ٹرہا لینے کو جب وہ تیرہ انجام | ہوا فوراً عیان مار سیہ فام
کیا فقار سے پہر اوسکو بیہوش | ہوا وہ تیرہ دل غش سے ہم آغوش
اوسے صورت بشر نے پہر اوٹہایا | کیا عیسے صفت احیاے موتے
اوٹہا صبر آفرین کہتا وہ بدکار | کہا باقی رہا بس ایک ہی بار
چلا لینے کو انگشتر سیہ دل | ٹرا آخر ہلاکت مین وہ غافل
ہوا اک اژدہا اوسجا نمایان | ملک سیرتین او صورتین انسان
سیاہ یا سرخ مثل شعلۂ نار | ہدم آتش فشان پہر زہر خونخوار
گرا فقار سے اوسکی وہ ناپاک | ہوا جلکر سراپا اوسکا سب خاک
لگائے نقش اوس انسان نے بیہم | مگر کچہہ بہی اثر دیکہا نہ اوسدم
پکارا اژدہا ای آدمی زاد | عدوی دین حق تہا یہہ بد نہاد
بہلا اسکی کہان یہہ شوکت او شان | کہ لی انگشتر ملک سلیمان

اگر مومن نہ تو ہوتا تو بس ہم
پھرا یہہ سنکے وہ ناچار و مایوس
اوسی ایوان دلکش مین پھر آیا
وہان دیکھا کھڑی اک ماہ رو ہی
سراپا نازنین مثل پریزاد
جبین پر نور مثل ماہ تابان
سراپا مثل گل ہی غیرت باغ
مثال برگ گل نازک بدن ہی
ہین زلفین دوش پر مانند زنار
مثال نیشکر لب اوس کے پر قند
وہ آنکھین نرگس باغ جہان ہین
ہوی درج دہن سے گوہر افشان
ہوا وہ کیا لعین تیرہ انجام
کہا اوسنے کہ وہ ناری تھا ناپاک
کہا اوسنے کہ مین کتنا کہا کی
نبی سے منحرف جو ہوگیا ہو
خدا کا شکر جو چھوٹی ہند غم سے
کہا ای سرو قامت رشک شمشاد
کہا اوسنے کہ مین رشک پری ہون
مری مانکو اوٹھا لایا تھا جا کر
بے غم ما بنت اختر نام اوسکا

جلا کر خاک کردیتے اسے ہم
گرفتار مصیبت غم سے مایوس
جہان سے ساتھ اوس خلقی گیا تھا
پریشان مثل گیسو ہو ہوے
ولیکن دم بخود مانند شمشاد
مگر مثل کتان ٹکڑے گریبان
مگر لالہ کیصورت دل مین ہی داغ
مگر خاموش وہ غنچہ دہن ہے
مگر زنجیر غم مین دل گرفتار
مگر دل سو گرہ مین غم کے پابند
مگر شبنم کی جا اشک روان ہین
کہ مبتلاے غریق بحر حرمان
کیا بدکار نے کیا جا کے وان کام
ہوا جلکر خدا کے قہر سے خاک
بچا لیکن نہ مانا اور جفا سے
نکیون اوس ناسزا کی یہہ سزا ہو
قدم نکلا مرا قید الم سے
بنی آدم ہی یا تو ہے پریزاد
مگر اس دیو کے بس مین پھنسی ہون
کیا تھا اس مکان مین قید لا کر
زمین اندلس مین اوسکا گھر تھا

بہ آغوش [illegible] شکم مین تہی بصدر
حجاب بزم خلوت مین تہی ہمراز

پہان مانند خورشید ضیا بار
ہوئی برج حمل سے مین نمودار

ہوئی گلشن کی صورت مین نمایان
مثال سرو گلشن مین خرامان

مری تقدیر نے کی نارسائی
ہوئی آغوش مادر سے جدائی

مری تقدیر مین تہا غم اوٹہانا
ہوئی ملک عدم کو وہ روانا

لیا یہہ کہکے اوسنے ہاتہہ مین ہاتہہ
چلا بلبل صفت اوس غنچہ کے ساتہہ

صبا کی طرح لائی تا بہ گلشن
دکہایا لاکے اوس گلبن کا مدفن

بہرے ان موج غم سے دیدہ زار
مثال ابر وہ روئے وہ گہربار

گل رخسار کو کرتا تہا سیراب
بہایا جو نیار چشم سے آب

مگر یہہ خون جو نرگس کا جگر تہا
روان ہر اشک مین عناب تر تہا

سلاسل اشک گلگونکی تہین لرزان
کہ دریا مین روان تہا شاخ مرجان

غبار غم سے تہا وہ بہی مکدر
لگا اشکون سے منہہ دہونے وہ مضطر

تعجب سے پری نے کی یہہ گفتار
کہ تو کسواسطے رویا دل افگار

کہا گہر کی جو الفت یاد آئی
تو وحشت خانۂ دل مین سمائی

غم فرزند نے کی دلفگاری
تو لخت دل ہوئے آنکہونسے جاری

جو تہی وہ واقف درد جدائی
کہا اوسنے بلطف و آشنائی

کہ تیرا گہر ہے یہانسے دور غافل
ہے راہ یکصد و سی سال کامل

ولیکن تو ہنوز [illegible] مضطر
خدا چاہے تو پہنچے آج تو گہر

یہہ کہکر حسرت کی ایک خاتم
کہ جسمین نقش تہا اک اسم اعظم

بلا کر لائی اک دیو زبان کار
کہا پہونچا دے گہر اسکو خبردار

سوار شدن نسیم بر دوش دیو دل آزار و افتادن بر کنارہ

بحر ذخار و دیدن دجال بد مآل معہ دیگر احوال

پلا دے ساقیا صہبائے گلفام / ملا لب سے لب جام دل آرام
شراب عیش سے کر مجھکو مدہوش / کہ ہو درد و الم دل سے فراموش
کروں مہمیز اسپ باد پا کو / اوڑاؤں عرش تک گنج ...
چلے جب خوش خرامی سے بصد ناز / نسیم صبح کا ہو رنگ پرواز
بنوں گلزار جیسا خار دیکھوں / کروں گلگشت جہاں آزار دیکھوں
یہاں پر اس روش رہوار خامہ / ہوا ہے خوش خرام دشت نامہ
کہ مثل ہوش اوڑا وہ دیو غدار / بنا رنگ پریدہ یہ دل افگار
جہاں کشتی ہوئی تھی غرق ادبار / نظر آیا وہی دریائے ذخار
نہایت دل میں خوف اوسکی سمایا / زباں پر کلمہ توحید لایا
مثال برق تڑپا دیو غدار / گرا ساحل پہ مثل خس وہ ناچار
پری سے پائی تھی اوسنے جو خاتم / کہ تھا منقوش جسمیں اسم اعظم
وہ اوسکے ہاتھ سے اوسنے اوتاری / اوڑا مانند صرصر کے ہوائی
چلا اوس دشت میں وہ خاک افشاں / بگولہ جس طرح باد پریشاں
نظر آیا عجب اک دشت پرخار / جسے غلطاں ہر طرف وہمیں دل آزار
مثال صحن دوزخ لق و دق تھا / زمیں وادی پہ ہوتا دشت قق تھا
درخت ایک اوسمیں بخت تیرہ پایا / کہ ظلمات عدم تھا اوسکا سایا
ہر اک برگ اوسکا تھا اک دشت ادبار / ہر اک خار اوسکا اک کژدم تھا خونخوار
وہ شاخیں شعبۂ اضلال شیطاں / ثمر اوسکے سر غول بیاباں
تھا واں اک شخص مثل کوہ خارا / شب دیجور اوسکا جسم سارا
دہن اوسکا در قعر سقر تھا / ہر اک موئے سر اک مار دو سر تھا

[illegible] یہ تھا ہر ایک جسم شعلہ وہ بھی ہوائے آتشین اوسکی نظر تھی
معذب تھا جو قہر کبریا مین مسلسل تھا وہ زنجیر بلا مین
نشان تھے جابجا ضربت کے تن پر سراپا چور چور اوسکا تھا پیکر
ہوا اسطرح سے وہ دیو گویا محمد کی ہے امت تو ادہر آ
کہا زندہ ہے دنیا مین پیمبر کہا اوسنے سدا رہی سوئے کوثر
ہوا وہ شاد مثل شعلۂ نار سنبھل بیٹھا خوشی سے وہ زیانکار
کہا یہ کہ چاہ زمزم کا نشان ہے بتا مجھسے کہا اوسنے کہ ہان ہے
ہوا پھر خوش وہ اور بولا وہ دل کو بر جماعت جمعہ ہے بولا بدستور
یہ پوچھا اوسنے پھر ہو کر مکدر درود پاک پڑہتے ہین نبی پر
کہا ہر ایک کا یہ حرز جان ہے یہی ہر حال مین ورد زبان ہے
بیان شیخ یہ کہلا وہ یہ سنکر جلا سوز الم سے مثل اخگر
لگا کہنے ایک فرشتہ ہول منظر ہوا نازل مثال قہر داور
لگا کرنے ز آتش بار بولا ابھی آیا نہین ہے وقت تیرا
ہوا یہ دیکھکر وہان سے گریزان چلا مانند صرصر دل پریشان

دیدن ہیم دل پریشان قصر زرین نشان و باغ رشک جنان
کہ دران شہدا بے بدر خفتہ بودند

نظر آیا عجب قصر ضیا بار بنی تھی خشت سیم و زر سے دیوار
مقفل تھا مگر اوس قصر کا در کہ تھا دشوار جانا اوسکے اندر
جبین در پہ تھا اک خط پر نور رسولونکے تھے نام اوسمین مسطور
پڑہے اوسنے جو اسمائے مطہر گرا حکم خدا سے قفل کھل کر
مثال چشم شوق اوسکا کھلا در رکھا اوسنے قدم اوس در کے اندر

لا اله الا الله آدم صفوة الله نوح نجی الله ابراهیم خلیل الله اسمعیل ذبیح الله یعقوب اسرائیل الله یوسف صدیق الله عیسی روح الله محمد حبیب الله علی رسول الله و وصی رسول شاه و شہید و سید شباب اهل الجنة

فضای صحن تھی صبح طرب خیز
خیابان چمن تھے فرحت انگیز

چمن مثل عروس آراستہ تھا
صفت آرا سبزۂ نوخاستہ تھا

مثال [illegible] ہر جہانتاب
صفت مہتاب کی تھی چادر آب

سرور [illegible] بخش دل زار
حلاوت مین فزون مثل لب یار

کنارے [illegible] تھے خوان نعمت
لگے کسنون سے سب غنچو نکی صورت

بہت بھو[illegible] پایا من و سلوی
کیا شکر خدا اور خوب کہایا

شہا جب سیر ہوکر وہانسے کچھ دور
نظر آیا اوسے ایک قصر بلور

غرض اک قصر مین کچھ لوگ دیکھے
کہ خون آلودہ تن سے سر جدا تھے

گیا جب دوسرے ایوان مین حیران
تو دیکھے دو شہید اوسمین بصد شان

لیے ہاتھو مین تھے شمشیر خونبار
کفن گلگون تھے گویا رشک گلزار

بدن پر تھے سراسر زخم کاری
لہو حلقوم سے تھا اونکے جاری

مکان تھا لالہ زار اونکے لہو سے
معطر مثل گلشن تھا وہ بو سے

مکان ایک اور دیکھا وہان خونخوار
کھڑے تھے اوسکے اک رہرو دو اسوار

سر اسوار تا اوج علا تھا
سم رہوار تا تحت الثری تھا

ہوا یہ دیکھکر ہیبت سے لرزان
وہ بولے کس لیے ہوتا ہے حیران

نہین کرتے تعرض اہل دین سے
تو ہے انصار ختم المرسلین سے

کہا میری کرو غم سے رہائی
بتاؤ کچھ مجھے راہ رسائی

وہ بولے جا اسی سمت اے دل افگار
بحکم حق ملے گا اک مددگار

جہان پر سبزہ زار جانفزا ہے
وہان وہ گلبن راہ ہدی ہے

ادا حضرت مین کرنا تو بہ تعظیم
عبد اللہ و عبد اللہ کی تسلیم

رسیدن آن سرگشتہ یاس و ہمراہی بخدمت بابرکت حضرت

الیاس علیہ السلام

چلا وہ رہبر و راہ مصیبت
بنا ریگ رواں وقت غربت

کیا القصہ طے جب وہ بیابان
ہوا دریائے بے پایاں نمایاں

لیا لب نور سے مانند خورشید
صباحت میں مثال صبح امید

نظر آیا وہاں اک مرد ذیشان
تھی جسسے قدرت خالق نمایاں

بچھا سجادہ تھا آب رواں کا
عبادت وہ خدا کی کر رہا تھا

دو جانب اوسکے تھے دو شیر غران
کہ تھا برج اسد میں مہر تابان

وہ دونوں تھے جو پابند اطاعت
اوسیکے ساتھ کرتے تھے عبادت

اوٹھا جب سجدہ گاہ آب سے سر
ہوا مغرب سے طالع مہر انور

نظر آیا جو خورشید دو عالم
ہلال آسا ہوا تسلیم کو خم

کیا عرض اوسنے با صد اشکباری
کہ ای روشن دل و مقبول باری

مری کیونکر رہائی ہو یہاں سے
میں نکلوں کسطرح گھر اس مکاں سے

ہوا بحر عرفان یوں گہر بار
کہ اے آوارۂ صحرا و کہسار

یہاں سے جا تو حکم کبریا سے
ملاقی ہوگا تو اک رہنما سے

گذر ہوا اونکی جب خدمت میں تیرا
ادا کرنا سلام شوق میرا

دیدن بہ تیم خستہ حال جمال با کمال حضرت خضر علیہ السلام و معائنۂ زمین پر نور و زن رشک حور و دیگر عجائبات آن مقام

الا ساقی مسیح درد دوری
طبیب مرض رنج ناصبوری

الا اے خضر دشت رہ نمائی
الا اے رہبر راہ رسائی

پلا جام امید جان ناکام
دکھا لطف وصال عیش و آرام

مئی گلرنگ سے کر مجھکو مدہوش
انگارہ لالہ رخ سے کر ہم آغوش

پلا آب حیات جاودانے | مثال خضر دے عمر دوانے
صراحی زیب بزم مدعا کر | شگفتہ غنچہ خاطر مرا کر
جو لا گردش مین جام بادہ نور | مری ہون دیدہ پر شوق مخمور
کرون وہ حال عبرت خیز مسطور | کہ جو اصل روایت مین ہی مذکور
غرض وہ بادیہ پیمائے آلام | چلا مثل غبار دشت ناکام
تن و جان خستہ آزار دل افگار | مغیلان کیطرح آلودہ خار
مثال یاس وا امید تباہے | ہوا افتان و خیزان وہانسے راہی
غرض پہونچا خزان کیطرح وہ زار | جہان وہ سبزہ تہا رشک خط یار
عیان اوس سے بہار زندگانی | بہرا تہا موبمو جوش جوانی
سراپا چمن مین تہا اپنے طناز | مثال سرو سرکش محو انداز
زمین پر فرش تہا گویا طرب خیز | سراسر دلکش و آسایش انگیز
سراپا سے عیان حسن و نزاکت | خط رخسار گلرو بانکی صورت
ہر اک گل مثل دست یار ڈالی | گلو مین گوہر شبنم کے مالے
دیئے تہی پہول تاج زرنگاری | لگائے سر پہ چتر نوبہاری
دیئے آنکہو مین نرگس سرمہ ناز | بہرے چتو مین انداز فسون ساز
لب سوسن پہ مستی کی دہڑی تہی | نگہہ ہر پہول کی چین سے لڑی تہی
لئے آئینہ نہر مصفا | ہر اک گل حسن اپنا دیکہتا تہا
وہان یک نخل رشک نخل ایمن | مثال فضل حق تہا سایہ افگن
ادہی جا نوجوان سبزہ آغاز | سراپا جسکا تہا حسن خدا ساز
جبین پر نور کا عالم نمایان | مثال جلوہ خورشید تابان
رخ روشن پہ تہی بہی ضیا بار | فروغ ماہ تہا گویا نمودار

وہ تھی دو ابرو میں جلوہ افگن / و یا محراب میں تھی شمع روشن
مسلسل زلف رشک لیلۃ القدر / ہوئی تھی گرد رخ کے ہالۂ بدر
وہ زلفیں جو سپہر دلربا تھیں / طناب خیمۂ نور خدا تھیں
تھی چشم نرگسی رخ پر نمایاں / و یا آہو حرم میں تھے خراماں
مقوس ابروے حمد ار مشکیں / تھے وہ محراب طاق کعبہ میں
وہ دو نو مردم چشم وفا تھے / و یا دو طائر قبلہ نما تھے
وہ مژگاں چشم پر تھے سایہ گستر / و یا شہباز تھے کھولے ہوئے پر
و یا صیاد بہر صید نخچیر / لیے تھے پنجۂ مژگاں میں شمشیر
تھی تن جسم پر پوشاک دھانی / نمایاں رخ سے آغاز جوانی
ہرا سبز تھا اک نخلہ طور / رخ روشن تھا مثل شعلۂ طور
گریباں غیرت صبح طرب خیز / مثال ہیکل زرین دل آویز
تھا سبزہ رشک سنبل تر / ہوا تھا یاسمن پر سایہ گستر
ہجوم حسن سے روشن افق تھا / فروغ نور تا نیلی تتق تھا
سراپا محو تھا یاد خدا میں / بدل مشغول عشق کبریا میں
ہوا فارغ جو طاعات خدا سے / کہا اوس رہرو راہ بلا سے
کہ اے یار رسول پاک داور / عجائب سیر دیکھی تو نے اکثر
مگر اس کوہ کا بھی کر تماشا / خدا کی صنعتوں سے ہو شناسا
ملا تسلیم کر کے با دل شاد / تو پہونچا کوہ پر وہ سرو آزاد
نظر آئی زمیں اک رشک کافور / مثال وادی ایمن تھی [illegible]
وہاں دیکھی اک پاکیزہ صورت / پر برو سرو قامت مہ طلعت
مثال سنبل تر رو کے رخ پر / چھٹی تھیں [illegible] زلفیں عنبریں

کیا اوسکو سلام اوس با خدا نے / اشارہ سے کہا اوس [illegible]
نہیں ہے بولنا مجھکو سزاوار / میں صائم ہوں نہ کر مجھسے گفتار
پڑھا یہ رہ رو صحرائے ادبار / ہوا تب ایک شخص [illegible] سودا
اگر اوسکے سامنے بار گران تھا / مثال کوہ عظمت میں عیان تھا
اوٹھانا اوسکا تھا شغل اوسکو ہر بار / مگر اوٹھتا نہ تھا [illegible] زنہار
ہوا فعل عبث سے اوسکے حیران / پڑھا اوسجا سے وہ خاطر پریشان
کنار چاہ کے ایک شخص دیکھا / شبانہ روز تھا پانی وہ بھرتا
بنا تھا چہ بچہ ہی اک لب چاہ / اوسے بھرتا تھا ہر دم مرد آگاہ
مگر سوراخ تھا اک اوسکے اندر / کنوئیں میں پانی بھر جاتا تھا پھر کر
ہوا حیرت زدہ یہہ مرد دانا / وہان سے پھر ہوا آگے روانا
بڑھا وہان سے تو سیر تازہ دیکھی / سگ مادہ وہان اک حاملہ تھی
مگر بچے شکم کے اوسکی تھی بھر [illegible] / شکم میں اوسکے وہ کرتے تھے فریاد
ہوا اک دابہ اوس جا نمودار / کہ بال اوسکا تھا ہر اک مثل مسمار
گئی تھا دم سے سب دنیا کو معمور / مگر اوس [illegible] سے [illegible]
اوٹھا یہہ خاک سے جب دم ہوا ہوش / چلا وہانسے مگر حیرت سے خاموش
نہایت سہمناک آشفتہ خاطر / ہوا خدمت میں اوس حضرت کی حاضر
جو حضرت نے یہہ اوسکا حال دیکھا / تو دست پاک کو سینہ پہ پھیرا
ہوا رنج و تعب سب اوسکا زائل / ہوا فیضان رحمت دلپہ نازل
کیا عرض اے چراغ بزم عرفان / فروغ شمع ایمان نور یزدان
بحق صنعت صناع دادار / سوال ہے کرو مجھکو خبردار
یہہ سنکر پھر آغاز کر بات / ہوا یون جلوہ [illegible] بات

دل و جان سے سن اے یار پیمبر
ہوا تہا وضو اک شب غسل تجہیر
ہوا عفریت کا فراک نمودار
کیا تجہکو خیانت سے گرفتار
کیا رحم اپنا خلاق جہان نے
ہوا جس دیو پر پہر وہان سے اسوار
وہ کانپا ہیبت نام خدا سے
ہوا اک سبز طائر وہان ہویدا
کیا ہی قبل آدم وہان نشیمن
تجہے آئے نظر جو لوگ دیندار
نہ کہیتی اونہین نہ اونچے گہر تہا وہین
ہمہ بے مالک کے سر تہے زیب زار
نہ قصہ ہے نہ کچہہ حاکم ہے درکار
وہ نور عبرت دنیا سے ہر بار
جو تونے صومعہ اک کہنہ دیکہا
جواہر جس جگہ تجہکو ملا تہا
جو ماہ صوم تہا اون روزون ایام
تجہے جو لیگیا تہا مرد نادان
وہ تہا اون کا فلان اشقیا سے
جو تہا اک دیو کا فرزند کہیار
وہ تہا دیو شقی ملعون دجال

کہ ہے شہر مدینہ مین ترا گہر
نہانے کو چلا گہبرا کے مضطر
اوٹہا کر لیگیا پہر وہ ستمگار
جہان تہا مسکن غولان کفار
پہرایا تجہکو شاہ جنیان نے
وہ تہا سرکردہ دیوان غدار
گرا ساحل پہ تو اوج ہوا سے
موکل وہ فرشتہ تہا وہان کا
ہزارون سال سے ہی اوسکا مسکن
وہ ہین موسی کی سب امت سے اے یار
نہ خوف دزد ہے نہ ڈر لگا وہین
کہ ہی خود معتبر وہان کا خریدار
وہ ہین سب تابع فرمان غفار
نظر کرتے ہین قرون پر کئی بار
فروکش ہے وہان اک بار عیسے
وہی باغ ارم شداد کا تہا
تو زنجیر و مین شیطان تہا گرفتار
کہ نے انگشتر و ملک سلیمان
رہے جو منحرف اوس با خدا سے
جبین پر ایک چشم اوسکی نمودار
زبان [illegible] تہا حال

جہان دیکھا تھا گلزار شہادت
وہان ہے نوجوان باسعادت

شہید بدر جو صف شکن تھے
شکر خواب اوسجگہ وہ گل بدن ہے

عبید اللہ و عبد اللہ نیکو کار
موکل ہین بحکم رب مختار

جوان جو تھا مثال شعلہ طور
بچھائی آب پر سجادۂ نور

ہین وہ ہی اک رسول خلق ناس
ہی نام نامی اونحضرت کا الیاس

تعلق اونسے ہین دریا کی سب کار
وہی ہین کار دریا کے مختار

مجھے پوچھو تو میرا خضر ہے نام
مجھے احکام صحرائی سے ہے کام

زمین دیکھی جو تونے زعفران زار
نہین اوسپر ہوا عصیان غفار

دکھائی دی جو عورت لالہ رخسار
وہ ہے دنیا کی سنو سرکش جفاکار

نظر آیا جو تجھکو ایک حمال
تعجب کے ہی لائق اوسکا احوال

ہی اوس بار گران سی سخت غافل
اوٹھاتا ہی اوسے ہر بار جاہل

حقیقت مین یہہ ہی انسان نادان
کیا اقرار طاعت پیش یزدان

نہین اوٹھتا عبادت کا مگر بار
نہ سمجھا ہم یہہ کیون کرتے ہین اقرار

گنہہ کرتا ہی اور غافل ہی ہیہات
اوٹھا سکتا کہین بار مکافات

سنگ مادہ سی ظاہر ہی یہہ اسرار
کہ ہوگا اک زمانہ تیرہ و تار

بزرگونکی نہ کچھہ ہو دیگی توقیر
کرینگے خورد بیجا اونکی تحقیر

کنوین پر ہی جو مرد باسفاہت
ریا کی اصل مین ہی وہ عبادت

کنوین مین پانی جو گرتا ہی فی الفور
عبادت کا ریا کی ہی یہہ ہی طور

کہا اوسنے کہ اے خورشید عالم
کبھی الیاس تم ملتے ہو باہم

کہا ہر سال حج مین ایکجا اوقات
مقرر ہی سبھی اوسنے ملاقات

لگا کرنے تفحص وہ غم اندوز
غذا حضرت کی کیا ہی شب و روز

کہا حضرت نے سن مرد خردمند — غذا ہے نان جو کی لقمہ چند
مگر ہر سال میں کہاتا ہوں اکبار — نہیں اس سے زیادہ مجھکو درکار
عطش سے ہوتی ہے گر خواہش آب — تو زمزم سے فقط ہوتا ہوں سیراب
جہاں ہو تمہیں اک کوہ مشہور — وہیں ہے رفع حاجت میرا دستور
کہا تمکو قسم ہے اوس خدا کی — کہ لذت دی تمہیں آب بقا کی
دعا وہ کونسی تھی تمنے پائی — ہوئی جو آب حیوان تک رسائی
کہا وہ یہ دعا ہے ای نیکوکار — اسی کر نقش لوح خاطر زار

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللهم انی اسالك باسمك الذی انشق به شق الصبح وابرم الامر وقذف الذ ونزل القطر واعشب النهر وذخر البحر وانبت النبت ونور البدر وختم بالذکر محمد المطهر واسئلك باسمك الذی استقل به العرش وانس به الوحشی واعذق له العطش واورق به الشجر واسبل به الوبش واستوی به القدس فلا اله الا انت واسئلك باسمك الذی شق القلم وامشی القدم واسنح العلم وابرا النسم واختار الحرم واعتاد الکرم وصدق المنعم ونور الاعین وبلبل الالسن وسرح الاقالیم وسمی برحمته الرحمن الرحیم ذلك الله الذی لا اله الا هو الحی القیوم فاغننی اللهم بما رزقتنی واقصدنی من حیث امشی واعصمنی من حیث الحقیتنی ولا تکلفنی طلب ما حرمتنی واستعملنی لما یوجبك عنی وقولنی علی طاعتك ابن اما ابقیتنی وبارك لی بما رزقتنیکما وعدتنی ولا تفضحنی وفی ذمة

ببيتك فاحشرني وبكاسه فاسقني وفي شفاعته فادخلني
وبوجهك الكريم يوم القيامة فلا تحرمني وفي ظل عرشك
فاظلني وفي جنتك فاسكني ومن ورثة النعيم فاجعلني
وبمساراة الاعداء فاكفني ومن الشيطان يارب فاسترني
ومن عافيتك فاجرني وعلى التقوى فثبتني وبذكرك فارغبني
ووقني ولاتخذلني واٰتني في الدنيا حسنة وفي الاخرة حسنة
وقنا عذاب النار برحمتك يا ارحم الراحمين

اسی سے پائی راہ آب حیوان — خدا نے مشکلیں کین میری آسان
یہہ ہی گنجینۂ زمین و سماوات — کلید قفل حاجات و مرادات
یہی تعویذ جسم و حرز جان ہے — عصاے دست و ایمان و امان ہی
اسی سے مین نے طے کی راہ ظلمات — ہوئے مفتوح ابواب ہدایات
خدا کا ہی یہہ اسم پاک اعظم — اسی کا ورد مین رکہتا ہون ہردم
کیا اسم و دعا جب اوسکو تعلیم — تو اوسنے عرض کی اوسدم بتعظیم
اگر فرمائین حضرت میری امداد — تو پہونچون اپنے گہر مین خانہ برباد
کہا تو دور ہے اپنے مکان سے — ہی راہ سی صد و سی سال یہان سے
مگر مضطر ہنو اے مرد غافل — مدینہ مین تو ہوگا آج داخل
ہوا جب ختم حضرت کا یہہ فرمان — ہوا ابر سیہ ناگہہ نمایان
ملک قہر و غضب کے ہر طرف تھے — روانہ ساتہہ اوسکے صف بصف تھے
کہا حضرت نے ای قہر الٰہی — ہوا کس سمت تو اسوقت راہی
بقصد تعظیم کی عرض اے پیمبر — ہوا ہے مجہہ پہ نازل حکم داور

کرون تا عزم اقلیم عجم کا ۔ گراؤن صاعقہ قہر و ستم کا
بجز حرمان نہو نازش سے حاصل ۔ نہ دون قطرہ آب زہر قاتل
کرون اونکی گناہونکی مکافات ۔ نہ رکھون کچھ عمارات و زراعات
بجالاؤن جو خدمت ہو سزاوار ۔ تو فرمایا نہین کچھ مجھکو درکار
او فرا القصہ بعد عرض احوال ۔ ہوا اک اور نازل ابر فی الحال
علی ہذا القیاس آئی مکرر ۔ کیا عرض اپنا اپنا حال آکر
یکایک ایک ابر جلوہ اندوز ۔ ہوا اوس سرزمین پر رونق افروز
ملک رحمت کے اوسکے ہمقدم تھے ۔ جلو مین نور کے تابان علم تھے
جبین پر کلمۂ طیب تھا مسطر ۔ عیان ہر حرف سے تھا لمعۂ نور
کہا حضرت نے ای الطاف یزدان ۔ معلق کشتی دریائی احسان
فراش مہد آرام خلائق ۔ مہذب سقف مینائی حدائق
لباس خوش بدایۂ الطاف دامن ۔ عطوفت پرور اطفال گلشن
کدہر قصد فیض کامگاری ۔ خراماں ہے کہان باد بہاری
کہا اے خسرو ملک ہدایت ۔ مدینہ کیطرف سے ہو نہفت
دیار حضرت ساقی کوثر ۔ تلف کرتا ہے نقصان سراسر
ہوا ہے مجھکو حکم رب ارباب ۔ کرون اوس سرزمین کو جاکے سیراب
بلا ہے قحط سالی وہان نہ آئی ۔ مگر نہ تشنہ کامی چھوٹ جائے
مجھے منظور ہے تعجیل ہر آن ۔ بجالاؤن جو ہے حضرت کا فرمان
کہا اسکا مدینہ مین ہے مسکن ۔ یہہ ہے یار رسول پاک دامن
بہت عرصہ سے ہے غربت مین ناکام ۔ ابھی یہہ پہونچا دے تو گھر تک آرام
ہوا فرش زمین وہ ابر سنگر ۔ کہا یا لمرا یسین والعین ای سیہ

ہوئی ذکر پہر اوس کا یون حضرت کہا تا بار — علی ہین بعد احمد کل کا مختار
پیمبر کی جانب سے تو خدمت یہ کیا تا — ادا کرنا سلام مخلصانہ
تمیم خستہ دل اوٹھا یہ سنکر — ہوا اسوار اوس تخت رواں پر
یہان تک داستان پہونچی بااتمام — کرون اب ذکر اوسکے گھر کا ارقام

حال شوہر کردن زن تمیم بحکم عمر ابن الخطاب بعد گذشتن ہفت سال

قال المسیر از سر نو پھر روایت — کہ ہوا ایام ہجرانکی حکایت
ہین کہتی ابن عمر اشرف الناس — فقیہہ و عالم دین ابن عباس
بحکم نافذ خلاق معبود — ہوا جسدن وہ اپنے گھر سے مفقود
زن ناداں ہوئی اوسکی پشیمان — اثر سے فال بد کے سخت حیران
غم فرقت ہوا ازبسکہ طاری — ہوئی صبح و مسا مشغول زاری
اسی صورت سے گذرے پانچ جب سال — ہوئی عسرت سے ازبس مضطر الحال
پریشانی سے اپنی ہوکے ناچار — عمر کے پاس آئے با دل زار
کہا انصاف سے مین ایک زن ہون — مگر دل تفتہ رنج و محن ہون
جوان بہائی تہے دو میرے خوش انجام — ہوئی پہلی شہید بدر گلفام
پچا اور باپ کو بہی موت آئی — شہادت دونون سردارون نے پائی
میرے فرزند ہین دو خستہ احوال — صغیر السن نہایت ہین وہ اطفال
مرا شوہر تمیم خوش سیر ہے — تو وہ عرصہ سے مفقود الخبر ہے
بہت ہون تنگدستی سے دل افگار — نہ یاور ہے نہ مونس ہے نہ غمخوار
میرے لڑکونپہ ہے فاقہ پر فاقہ — نہین غش سے اونہین اکدم افاقہ
یہی ہے اونکی حالت دل پارا پارا — تحمل کا نہین اب مجھکو یارا
اگر جائز ہوا از روی شریعت — تو شوہر کرنیکی دیجئے اجازت

خلیفہ نے کہا اے پاک دامن
ہراساں ہو نہ بہر رزق زنہار
پھری یہ حکم سنکر دل پریشان
اسی صورت ہوا جب منقضی سال
کہا سن اے امیر داد گستر
جدا وہ چھہ برس سے بی نشان ہی
مری فرزند و غنچہ دہن ہین
اگر تزویج ہو مجھکو سزاوار
کہا ہرگز نہین حکم پیمبر
چلی گھر کی طرف یہ حکم سنکر
نہایت تھی پریشانی سے دل تنگ
جدائی کا جدا دلبر قلق تھا
ادہر فرزند وا نیمہ سر تھے
بسر دن سخت جانی سے بسر کی
ہوا پایان جو اوسکا غم اوٹھانا
کہا اے بادشاہ دولت و داد
مرا شوہر ہے گھر سے جو مفقود
برس جب پانچ گذرے تب مین آئی
کہا تونے شکیبائی سزا ہے
مصیبت پھر برس دن تک اوٹھائی
کہا تونے کہ تو ہے قوم انصار

برس دن صبر کر جا اپنے مسکن
کہ ہر روزی رسان وہ کل کا غفار
تہی دستی سے لیکن سخت حیران
عمر کے پاس آئی خستہ احوال
بہت عرصہ سے ہے مفقود شوہر
ہماری شرع کی عالم مین جا ہے
مگر شوہر مرا وہ رنج و محن مین
کرون تجویز کوئی مرد دیندار
نہ تو کرنا ابھی زنہار شوہر
وہ بے حیران و سرگردان و مضطر
فلک کی کجروی سے روز و شب تنگ
غم و فرقت سے رخ کا رنگ فق تھا
یتیمونکی طرح سے در بدر تھے
خبر پائی نہ کچھہ اوس بی خبر کی
ہوئی سوئی عمر وہ پھر روانا
پریشان حال ہون مین خانہ برباد
ہوئی راہ معیشت مجھپہ مسدود
پریشانی تجھے ابھی سنائی
ابھی تزویج کرنا ناروا ہے
ہوئی جب چھہ برس تب پھر مین آئی
شکیب و صبر ہے تجھکو سزاوار

بہت سنکر پھر گئی مایوس و محروم
برس دن تک رہی مہموم و مغموم

غرض گذرے ہیں مجھکو سات اب سال
نہایت ہی پریشان میرا احوال

نہ شوہر کا کہین میرے نشان ہے
نہ مجھمین صبر کی تاب و توان ہے

بسر کرتی ہون با صد سخت جانی
ہوئی ہی تلخ مجھکو زندگانی

صغیر السن ہین دو فرزند گلرو
مگر فاقون سے ہین بیدم وہ خوشخو

نہ فاقو نکی رہی ہے اونمین طاقت
نہایت زار ہی اب انکی حالت

کہون مین کس زبان سے جو کہ ہی حال
ترحم کے ہی لائق اونکا احوال

بہت تو عادل و عالی ہمم ہے
نظر کر ہمیہ کیسا یہ ستم ہے

نہ بیت المال سے تو کچھ خبر لے
نہ حکم عقد میرے واسطے دے

مگر حکم جناب کبریا ہو
خلاف شرع پاک مصطفےٰ ہو

شریعت کے تو تم حاکم ہو مختار
کسیکی پیروی کب ہی سزاوار

لحاظ علت و حرمت ہی لی سود
یہی بہتر ہی جسمین کچھ ہو بہبود

یہی جائز جسمین ہو مرضی تمہاری
اوسی پر منحصر ہے حکم باری

کہا تو خوش عقیدت بے ریا ہے
بلا شک عقد تیرا اب روا ہے

مگر ہے انتظار عدہ درکار
مہینہ چار گذرین تب ہی مختار

پھری گھر اپنے با صد شادمانے
سنی تازہ نوید کامرانے

ہوے جب ختم وہ عدہ کے ایام
عمر کے پاس آئی تب وہ ناکام

غرض اوسنے نہ کوئی چارہ دیکھا
پڑھا اک نوجوان سے عقد اوسکا

چلی لیکر اوسے گھر اپنے دلشاد
کہ اب چلکے کرون گھر اپنا آباد

رہونگی رات بھر شوہر کی ہمدوش
کنار وصل مین شب بھر ہم آغوش

ہوئی سرگرم ساز میہمانی
کیا سامان وصل شادمانی

حکایت رفتن ... حمل زن صفرا رفتہ

عجب عبرت فزا ہی یہ حکایت | ... کرتا ہی روایت
کہ تھا اک مرد خوش کردار و بیدار | ... اوسکو کہا کرتے تھے اللہ یار
پھرا اک روز وہ دربار عمر سے | ... زن نیکو سیر سے
اوٹھا وے ترکمان تیر و تبر | سنان و خنجر خونخوار و شمشیر
ہوا ہی جب عمر کا حکم صادر | پئے اصحاب و انصار و مہاجر
جہاد اشقیا مین ہون قدم زن | کہ مین ترک عیال و شہر و مسکن
زن اوسکی حاملہ نیکو سیر تھی | مثال شاخ گل وہ بارور تھی
کہا اوسنے کہ اے مرد خوش انجام | انیس راحت و غمخوار آلام
تو اپنے عزم کا بیشک ہی مختار | نہین مانع تجھے ہوتی مین زنہار
ولیکن تجھسے ہون یہ آرزومند | کہ سونپے جا کسیکو اپنا فرزند
کہا اوسنے کہ اے دلدار جانی | بہار باغ عیش زندگانی
جدائی کا نہین ہر چند یارا | ولیکن کچھ نہین جز صبر چارا
اوسے سونپا خداوند جہان کو | جناب خالق کون و مکان کو
نگہبان ہی وہی خلاق دادار | کہ ہی جو حافظ نہ چرخ دوار
بشر کو لایا ہے کتم عدم سے | کیا پیدا ہمین اپنے کرم سے
اگر باقی ہے اپنی زندگانی | تو پھر آ ملینگے باصد شادمانی
شہید راہ حق گر ہوگئے ہم | تو کرنا صبر اے غمخوار ہمدم
ہوئی غمگین یہ سنکر وہ دل آرام | مثال گل ہوئی پژمردہ گلفام
ہوا رخصت وہان سے وہ دلاور | گری یہ فرش پر بیمار ہوکر
نہایت حال اوسکا ہوگیا زار | تپ غمسے بتر تھا ہر لحظہ آزار

اجل نے دی اوسے ہرگز نہ مہلت | جہان سے آخرش کی اوسنے رحلت
عزیزان و اقارب نے کیا غم | بجا لائے جو تہا رسم ماتم
مہینے تین جب گذرے تو آخر | ہوا مرد مسافر گہر مین حاضر
بچشم شوق دیکہا دلربا کو | مگر پایا نہ یار باوفا کو
تحمل کر رہا اوسکو نہ یارا | ہوا دل اوسکا غمسے پارا پارا
ہوا از بسکہ دل اوسکا پریشان | چلا باہر وہ گہر سے ہوکے حیران
جہان رہتی تہی وس گلرو کی خواہر | گیا وہان یہہ پریشان حال و مضطر
وہ رو دی دیکہکر با دیدۂ زار | کیا سب حال رحلت اوسنے اظہار
ہوا دیدار سے جب اوسکے مایوس | ملا ہر بار اپنا دست افسوس
ہوئی افزون جو دلکی بیقراری | لگا کرنے وہ آہ و اشکباری
پہرا گہر کو وہ آخر مرد دیندار | غم و اندوہ مین با حالت زار

دیدن حضرار غمگین جلوۂ قبر را و در خواب نوشتین

چہپا پردے مین جب مہر ضیا بار | ہوئی بے پردہ لیلائے شب تار
رخ زیبا پہ چہوڑے اپنی گیسو | سواد زلف سنبل پہیلی ہر سو
تعب غم سے ہوا از بسکہ حاصل | تو سویا فرط غم سے ہوکے غافل
ہوا یاور جو اوسکا بخت بیدار | تو دیکہا خواب مین یہہ تازہ اسرار
کہ استادہ ہون مین گویا بیکام | نظر کرتا ہون قبرستان پہ ناکام
وہان اک قبر ہے از بس ضیا بار | کہ نور اوسکا فلک تک ہی نمودار
ہوا یہہ دیکہکر حیرت کا عالم | گیا تا قبر وہ دل تفتۂ غم
تو دیکہا ہی لحد سے نور تابان | فلک تک ایک جلوہ ہی نمایان
ہوا اس خواب سے گہبرا کی بیدار | چلا شہر لیکر وہ دل افگار

کہا اول تو خواہر سے یہہ سب حال سنایا خواب کا سب اوسکو احوال
کہا اوسنے ترا رو یا ہی صادق کہ نفس الامر کے ہے یہہ مطابق
ہوئی ہی دفن جب سے وہ زن پاک چھپا گویا مہ تابان تہہ خاک
عیان ہوتا ہی قبرستان مین اک نور لحد ہو جاتی ہی جلوہ سے معمور

داخل شدن ضرار دل پریشان در قبرستان و بچہ خود را درکنار میت زندہ یافتن

سنا جس دم یہہ حیرت کا فسانہ ہوا وہ سوئی قبرستان روانہ
دلیرانہ ہوا وہانتک جو واصل ہوا بیخوف قبرستان مین داخل
نہایت رات تہی وہ تیرہ و تار مگر تہا قبر سے جلوہ نمودار
لحد سے تہا فروغ نور تابان فلک تک جلوہ قدرت نمایان
ندا دی ہاتف غیبی نی ایکبار کہ سن اے بندۂ درگاہ غفار
جو تونے سونپی تہی اپنی امانت وہ ہے موجود ہے تیری امانت
ندا سنکر قدم آگے بڑہایا لحد تک بے ہراس و خوف آیا
ہوا جب قبر پر وہ ایستادہ ہوئی وہ قبر مثل در کشادہ
تو دیکھا ایک طفل مہ جبین ہی صغیر السن بہت وہ نازنین ہی
وہ بیٹہے سے اوسی میت کی لپٹا لیئے ہی منہہ مین اپنے اوسکی پستان
سر پستان سے شیر اوسکی روان ہی شکم سیر اوس سے وہ غنچہ دہان ہی
عجب اوسکا ہوا حیرت سے عالم کبھی حسرت کبھی عشرت کبھی غم
کبھی تہا قدرت خالق سے حیران کبھی تہا اوسکی رزاقی سی شادان
غرض اوس طفل کو زندہ جو پایا کنار قبر سے باہر نکالا
لے آیا گہر مین سینے با دل شاد کیا اوس کلبۂ احزان کو آباد

جہان رہتی تھی روشن شمع کافور
وہان ہے مثل شب ظلمت سے دیجور

جہان رہتی تہی شہزادی وہانپر
ابابیلین رہا کرتی ہین آکر

جہان رہتا تھا ساماں شہانہ
وہان اب بوم کا ہے آشیانہ

جہانتہا بادشہ کا خاص مسکن
وہان زاغ و زغن کا ہے نشیمن

جہان تہی سرو قامت یاسمن بو
وہان پر فاختہ کرتی ہے کوکو

جہان پر رقص کرتے تہے سمن بر
اوڑا کرتے ہین اب وہان جغد گر

جہان جلتی تہی شمع جلوہ افروز
وہان کرتی ہے قمری آہ دلسوز

گلستان جب تو کیا وحشت فزا تہا
ویا اکدم مین وہ دشت بلا تہا

کہڑے ہنستے تہے جب تو رشک شمشاد
صنوبر اب وہان کرتا ہے فریاد

جہان تہی لطف سے چشمونکو حیرت
وہان کہوے ہے نرگس چشم حسرت

عجب تہا گلستان کا جب تو عالم
ہوا اب نخل ہر اک نخل ماتم

جہان تہے نازنین پیکر خرامان
وہان پہرتی ہے اب باد پریشان

جہان تہے خیمۂ زرتار برپا
وہان ہین ٹھیکرے مٹی کے ہر جا

جہان تہا شادی و عشرت کا سامان
وہ مثل دشت پر وحشت ہے ویران

نہ کوئی لیگیا وہ حشمت و مال
گئے ہمراہ لیکن اونکی اعمال

گذشتن حضرت امیر المومنین علیہ السلام بر گورستان سلمین و بیان فرمودن سوانح دنیای ناپائدار و عرض کردن اموات احوال عالم برزخ را بخدمت حیدر کرار علیہ الصلوٰۃ والسلام

کتابونمین ہے یہ مضمون مسطور
خلاصہ اوسکا یون ہوتا ہے مذکور

کہ اکدن شہریار ملک ناسوت
سخن سنج کنوز سر لاہوت

شہ عیسی نفس جان بخش اموات
بحکم پاک خلاق السموات

مجسم قدرت بیچون داور — امیر المومنین نفس پیمبر
نشان آب نہر زندگانی — نشان نور وحی آسمانی
سوئی گور غریبان آپ آئے — عطا کرنے شرف تشریف لائے
کیا ہر ذرہ عکس رخ سے روشن — ہوا وہ دشت رشک دشت ایمن
ملائک بہر استقبال آئے — فرشتون نے زمین پر پر بچھائے
قبور مومنین پر آئے حضرت — ندا فرمائی سوئے اہل غربت
سلام خالق داور ہو تم پر — کہو کیا حال ہے مرقد کے اندر
ندا آئی کہ شاہ عرش تعظیم — ہماری آپکی خدمت مین تسلیم
زہے عز و نصیب خاکساران — کہ آیا آپ سا عیسی دوران
ہمارے آج جاگے بخت خفتہ — ہوئے غنچہ دلونکے سب شگفتہ
کیا شاہا ہمین تو نے سرافراز — ہوئے ہم عالم برزخ مین ممتاز
تبہ ہا برکت سے اجر اہل ایمان — ہوا کمتر عذاب اہل عصیان
ترے احسان ہین اے سلطان ذیشان — ہمارے جسم و جان مان باپ قربان
یہی ہے اسوقت ہم سبکی تمنا — بیان فرمائیے حالات دنیا
ہوئے اسطرح سے حضرت گہربار — کہ اے دل تفتگان دار غدار
بنائے تمنے جو عالی نشیمن — تمہارا ہے اب وہان بسے ہین دشمن
کئے جو قصر عالیشان بنیاد — ہوئے سیل فنا سے سب وہ برباد
بلندی جسکی تا کاخ سما تھی — کمند فکر جسپر نارسا تھی
ہوا ہے اوسکے کنگورو نکا یہ حال — کہ زیر پا ہین اک عالم کی پامال
جہان تھے فرش کمخواب و مشجر — وہان خاک پریشانکا ہے بستر
جہان لٹکائے تھے فانوس و قندیل — وہان رہتے ہین خفاش و ابابیل

جو مین نے اسطرح سے التجا کی
تو مرغ خوشنوا نے یہہ صدا دی

ہوا جب ابر کے لکہ پر اسوار
تمیم خزرجی احمد کا انصار

بنا ابر روان مہد دل ارام
بساط عیش باد نازک اندام

اوڑے لیکر اوسی باد بہاری
دکہائی سیر آفاق اوسکو ساری

سلیمانکی طرح باعز و شان تہا
روان تخت روان ابر روان تہا

چلو مین صاعقہ تابان علم تہا
سمند تیز ابر برق دم تہا

سریع السیر ہو گی کیا کوئی شی
ہزارون سال کی راہ اوسنے طے کی

نظر آے عجائب بحر و بر کے
تماشے گلشن و نخل و شجر کے

کہین صحرا کہین گلشن کہین خار
کہین ظلمت کہین نور اور کہین نار

کہین انسان کہین انواع حیوان
کہین غولان کہین قوم نبی جان

غرض وہ ابر مثل برق آیا
مدینہ مین ہوا کی طرح لایا

مدینہ تہا و یا اک بقعۂ نور
غبار اوسکا تہا کحل دیدۂ حور

نظر آیا مزار شاہ لولاک
زمین تہی جسکی سطح بام افلاک

ملک رحمت کے اوسکے ہر طرف تہی
فرشتہ ایستادہ صف بصف تہے

ہوا یہہ دیکھکر از بسکہ مسرور
ہوا رنج و تعب غربت کا سب دور

آمدن تمیم در خانہ و دیدن زن خود را ہمکنار با مرد بیگانہ

بیا ای ساقی مہوش گل اندام
سمبر سیمتن دلبر دل آرام

قیامت قامت و رفتار محشر
گل گلزار خوبی حسن پرور

ستمگر ہوش غارت گر دین
بظاہر گلبدن باطن مین سنگین

نہال گلستان نوجوانی
گل خندان باغ شادمانی

سراپا ناز رعنا آہو چشم و سفاک
بقتل عاشقان چالاک بیباک

تڑپتا ہون تیری فرقت مین آکر
ذرا مجکو مسیحائی دکھا تو

پلادے ساقیا مینا کا اک جام
کہ بھولین سب سفر کے رنج و آلام

مگر ہان وہ شراب ارغوان ہو
کہ جسکو شیخ پیتے ہے جوان ہو

خدا نے اپنی قدرت سے دکھایا
نہ تھی امید جسدن کی وہ آیا

نحوست مین جو کوکب بخت کا تھا
وہ برج سعد مین اب آکے چمکا

پلایا ہے خضر نے آب حیوان
ہوا طے جادۂ ظلمات ہجران

گئے ایام آلام و مصیبت
دکھائے بخت نے سامان عشرت

دو بچھڑے بعد مدت کے ملین گے
ریاض وصل کے غنچہ کھلین گے

گئے جب سیکڑون شبہای ہجران
نظر آیا شب وصلت کا سامان

یہ شب ہے شب برات جان ناشاد
یہ شب ہے یا شب قدر خداداد

یہ شب ہے رشک لیلائے محبت
یہ شب ہے محمل آغوش وصلت

یہ شب ہے گیسوے رخسار محبوب
یہ شب ہے زلف عنبر بیز مطلوب

یہ شب ہے طرۂ زلف پریشان
یہ شب ہے عقد جعد سنبلستان

یہ شب ہے پردہ دار محمل راز
سواد مردم چشم فسون ساز

شرف انداز مثل لیلة القدر
تجلی بخش مثل لیلة البدر

یہ شب ہے پردۂ اسرار غیبی
یہ شب ہے محمل لیلائے لیلی

یہ شب ہے یا بساط کامرانی
و یا آغوش لطف نوجوانی

یہ شب ہے نوعروس خلوت راز
یہ شب ہے دامن محبوب طناز

یہ شب ہے لطف برات عاشقان
کنار وصل معشوق جہان ہے

یہ شب ہے یا نقاب روے مہتاب
سواد سرمۂ چشم شکر خواب

ہو جسکی زلف مشک عنبر آمیز
گریبان جسکا ہے صبح طرب خیز

سراسر مانگ جسکی کہکشان ہو
جبین انجم سے جسکی زرفشان ہے
سنوارے زلف مشکین دلبرانہ
کہ جسکا پنجۂ قدرت ہی شانہ
شفق ہے غازۂ رخسارۂ شام
فروغ صبحگہ روے دل آرام
بچھی ہے ہر طرف اک چادر نور
مہ تابان ہی یا ہے شمع کافور
قنادیل فلک ہر سو ہین روشن
کواکب ہر طرف ہین جلوہ افگن
فروزان مشعل ماہ ضیا بار
چراغان ہین و یا انجم نمودار
کہو مطرب سے چنگ و ساز لائے
مغنی ہے کہان بربط بجائے
جو وعدہ وصل جانان کا قرین ہے
مجال صبر اب دلکو نہین ہے
بیا اے بلبل باغ فصاحت
بیا اے مرغ گلزار بلاغت
سنادے وصل کا شیرین فسانہ
خجل ہو جس سے بلبل کا ترانہ
سماعت کو تمنا ہے نہایت
عجب حیرت فزا ہے یہ حکایت
عجائب قصہ طرفہ داستان ہے
مزہ یہہ ہی بیان داستان ہے
لجاجت کی جو مینی اور اصرار
تو دی ہی گلبانگ اوسنی مجکو یکبار
کہ جب دم وہ سحاب فرخ انجام
اوسے لایا مدینہ مین باآرام
یکایک شب نے کھولے پردۂ تار
کیا عالم کو خلوت گاہ اسرار
معنبر زلف کی اپنی پریشان
کواکب سے جبین اپنی زرافشان
ہوا فضل خدا اوس پر جو نازل
تو اپنے گھر ہوا فی الفور داخل
اوسی شب کو مگر وہ گھر مین آیا
کہ زوجہ نے کیا تھا عقد اپنا
یہ اپنے صحن مین گھر کے جو اوترا
تو اپنے آنکھون سے یہ حال دیکھا
عروس نو بنی ہی زوجہ اوسکی
بساط عیش پر ہے شاد بیٹھی

گلے میں بدھی پھولوں کی پڑی ہے
دھڑی مسی کی دانتوں پر جمی ہے

سنوارے ہے بدن بازیب و تزئین
عروسانہ ہے خلعت شوخ و رنگین

زرافشان مانگ سے ہے حسن افزون
حنائی دست و رخ غازہ سے گلگون

لباس پر تکلف ہے بدن میں
ظرافت اور لطافت ہے سخن میں

وہاں اک نوجوان بھی روبرو ہے
ہنسی ہوتی ہے باہم گفتگو ہے

جو یہ دیکھا تماشا غصہ آیا
کلام سخت زوجہ کو سنایا

کہ یہ ہے کون تیرے پاس بیٹھا
مخاطب جس سے تو ہے بے محابا

عنادل کی طرح نالان رہا میں
تصور میں ترے گریان رہا میں

بنا فرہاد اور کے کوہ گردے
مثال قیس کے صحرا نوردی

فراق شمع روئے تیرے ہر شام
جلا پروانہ وش تا صبح ناکام

رہا میں تو ترے فرقت سے بیار
بٹھایا تو نے یہاں پہلو میں دلدار

بہت درد و غم و آزار جھیلے
ہزاروں کوہ غم ہاتھونسے ٹھیلے

رہا برسوں اسیر قوم جنات
گرفتار ہجوم رنج و آفات

رہا کہسار و ہاموں میں بہت روز
نہ کوئی یار تھا اپنا نہ دلسوز

خدا نے اپنی قدرت سے دکھایا
نہ تھی امید جس دن کی وہ آیا

اسے بتلائی ہی راہ وفا ہے
کہاں سے یہ چلن پیدا کیا ہے

سنی آواز دونوں نے جو گویا
اوٹھا گھبرا کے اور دیکھا یہ [illegible]

کہ ہے اوس صحن میں کوئی نمودار
مہیب الشکل مثل دیو غدار

مثال اژدہا افعی موے [illegible] ہیں
لٹیں بالوں کی اوسکے تا کمر ہیں

ہو گیا رہی ناف تک [illegible] تراہی
پہنے کپڑے برہنہ سر کھڑا ہے

درندونکی طرح ناخن [illegible] ہیں
بدن پر بال افعی سے کھڑے ہیں

زکوٰۃ و خمس و حج و عمرہ بالکل
یہ سنکر وہ مطیع حکم قہار
کہ گذرے دن بہت دار فنا مین
نماز و حج نہ کچھ بھی یاد آیا
بحسرت تب کہی وہ ہو کے مضطر
ذرا مین دیکھہ لون فرزند و مادر
میسر پھر کہان اب ہوگا دیدار
کرون توبہ مین عصیان و خطا سے
وہ قابض سنکے سوا تو بس غضبناک
ہزارون ہو چکین تم ہر یہان جہان مین
قیامت تک تمہین جینی کی تھی آس
نہیں ہے اب حکم جینے کا زیادہ
قبول توبہ کا ہے وہم بیجا
سو شدت نزع کی جب لاحق حال
کہی تب مال سے باچشم گریان
مجھے سب سے سوا تھی تیری الفت
ہمیشہ جان و دل تجھپر فدا تھا
ترے خاطر ہوئی سب دوست دشمن
عزیز و آشنا سے منہ کو موڑا
تری وصلت سی ہوتی تھی مسرت
خدا کے خوف سے اک دن نہ رویا

نکالین میرے زر سے بی تامل
کر ہی آزردگی سے تب یہ گفتار
لٹایا جب نکچھ راہ خدا مین
سوائے عیش و عشرت کچھ نہ بہایا
کہ اب فرصت مجھے دو اک گھڑی بھر
عزیز و دوست غمخوار و برادر
کہان دیکھین گے اکبار و غمخوار
چلون ہو کر بری دار فنا سے
کہ سن افنا سپاس ایزد پاک
نہ گذرا کچھ ترے وہم و گمان مین
ہوا عبرت سے دنیا کی نہ وہ بس
اجل کا سامنے در ہے گشادہ
دم آخر نہین مقبول توبہ
ممثل ہون زن و فرزند و اعمال
کہ سن او بیوفا او دشمن جان
رہی حد سے فزون تیری محبت
نہ دنیا مین کوئی تجھسے سوا تھا
اقارب ہو گئے سب مجھسے بدظن
سبھون سے رشتۂ الفت کو توڑا
جدائی کو سمجھتے تھے مصیبت
مگر غم سے ترے اک شب نہ سویا

حق و باطل سے تھی یہ چشم پوشی — کہ کی گندم دکھا کر جو فروشی
ہوئی آخر مری اب زندگانی — تبا کرتا ہی تو کیا جانفشانی
اجل کے دام مین مین ہون گرفتار — ملک سر پر کھڑا ہی تیغ خونخوار
کمند مرگ ہی اور میری گردن — زمین اژدر ہی اور طعمہ مرا تن
نہ طاقت ہی کہ ہون اوس سے گریزان — نہ مامن ہی جہان ہون جاکی پنہان
عجب یہ وقت وقت بیکسی ہے — کوئی چارہ نہین کیا بیبسی ہی
شفیق و غمگسار اب چھوٹتی ہین — عزیز و اقربا سب چھوٹتی ہین
محبت کا مری اب حق ادا کر — کمند مرگ سی مجھکو رہا کر
تری الفت مین گذری زندگانی — تبا کرتا ہی اب کیا جانفشانی
کہے اوس وقت مال ای مرد نادان — ہوا کسطرح سے مین دشمن جان
بتا مین نے کہا تھا او زیان کار — کہ تو طاعت خدا کی کر نہ زنہار
عبث ہوتا ہی اب تو مجھسی بدظن — ہوا خود نفس تیرا ترا دشمن
کیا تو نے نہ صرف راہ داور — مناہی و ملاہی مین دیا زر
اگر راہ خدا مین تو لٹاتا — تو وہان مین قبر مین بھی ساتھہ جاتا
مگر اب مجھسے تو اپنا کفن لے — زمین و جامہ بہر ستر تن لے
سخن سے مال کے تب ہو کے مایوس — ملے ہر بار اپنا دست افسوس
کہے اولاد سے ای راحت جان — شریک شادی و غم درد و درمان
سدا کی ہمنے تمپر جانفشانی — لٹایا تمپہ مال و زندگانی
دیا تمکو سدا آرام و راحت — کیا زیب کنار ناز و نعمت
نہ سمجھے تمسے بہتر گوہر جان — کیا دل بھی فدا اور جی بھی قربان
اوٹھائی ہر طرح ہمنے مصیبت — پہونچنے دی نہ تم تک کچھ اذیت

سحر کو جیہ خلیفہ پاس جا مین
اور اپنا حال سب اونکو سنائین

ہے فرمان اونکا انسب اور اولی
بجا لائین جو ہووی حکم اونکا

غرض اونکے منا کے شور و شر کو
گئے اہل محلہ اپنے گھر کو

تمیم خزرجی جب باہر آیا
کہون کیا حال جو اپنا بنایا

خوشی تھی وصل جانانکی جو ہرآن
ہم آغوشی کا تہا از بسکہ سامان

مبدل ہوگئی عشرت وہ غم سے
ہوا ہمدوش اندوہ و الم سے

فلک نے ظلم تازہ یہہ دکہایا
شب فرقت سے پھر لاکر ملایا

تڑپتا تھا مثال مرغ بسمل
صفت سیماب کے بیتاب تہا دل

یہہ ہی کہتا تھا ہردم میرے غفار
کٹی شب ہو سحر جلدی نمودار

اودہر اوس مرد کو بہی آرزو تھی
وصال دلربا کی جستجو تھی

رہی بیدار دونون تا سحر وہ
نہ سوے ایک لحظہ رات بہر وہ

تمیم خزرجی دیوانہ کردار
کبہی ساکت کبہی کرتا یہہ گفتار

خدا کو ندا لیے روح پیمبر
علی مرتضے ساقی کوثر

برائے شبر و شبیر و زہرا
مجھے تو صبح کے آثار دکھلا

رفتن تمیم با زن خود پیش خلیفہ ثانی برای رفع قضیہ شوہر ثانی و رسیدن این قضیہ عجیب بخدمت حضرت مظہر العجائب

جو ہی اس طرح سے اونکی مناجات
ہوئی ظاہر سحر پنہان ہوئی رات

نماز صبح باخلاص پڑھ کر
سدہارا عابد شب ماہ انور

ہوا مشرق کیجانب سے نمودار
فلک پر قاضی ہفتا ضیا بار

لیے ہاتہون مین تہا تفسیر والشمس
کہ جس سے حال ہوا ہین من لامس

ہوا کشاف یعنی والضحے کا
کہلا راز نہان بین دجے کا

ہوا گردون پہ ظاہر شاہ خاور — دیے سر پر مکلل تاج انور
سریر آرا ہوا با شوکت و شان — لگائے سر پہ چتر جلوہ افشان
اوٹھے بس صبحدم وہ لوگ گھر سے — کہا جا کر یہہ سب قصہ عمر سے
تعجب کرکے بولا لاؤ فی الحال — کہ دیکھیں کون ہے وہ دیو تمثال
غرض وہ تینوں فریادی بھی آئے — سر دربار اونکو لوگ لائے
وہاں سب جمع تھے یاران و انصار — بڑا مجمع بہت تھا گرم دربار
اسی دیکھا تو بس حیران ہوئے سب — سمجھکر دیو وہ ترسان ہوئی سب
کوئی بولا کہ بیشک ہے یہہ اسرار — کوئی کہنے لگا آسیب ہے یار
کوئی بولا کہ شاید ہی یہہ ابلیس — بنا ہے صورت انسان یہہ تلبیس
جو دیکھا حاضرین بزم کا حال — تو بولا اسطرح وہ خستہ احوال
تو رومت میں نہیں شیطان مکار — تمہارا دوست ہوں احمد کا انصار
مسلمانو ستم خزرجی ہوں — نہیں میں دیو اصحاب نبی ہوں
اسیری نے میری صورت لگاڑی — غریبی نے مری ہیئت بگاڑی
مرا پہنچے سلام اے اہل اسلام — جدا برسوں رہا تمسے میں ناکام
خدا نے پھر تمہیں ہمکو دکھایا — سلامت تم سبھوں سے لا ملایا
مخاطب ہوکے پھر بولا عمر سے — کہ ہے امید یہہ تجھہ دادگر سے
کہ یہہ زوجہ مری ہے اور میں شوہر — اگر ہو حکم تو لیجاؤں اسے گھر
ہوا اس مرد سے کہ عقد اسکا — خلاف شرع اور بیکار و بیجا
خلیفہ نے سنی جب اوسکی تقریر — رہے تا دیر غرق بحر تشویش
ہلایا سر کبھی گردن جھکائی — یہہ کوئی بات اونسے بن نہ آئی
اونہیں ہمراہ لائے ہوکے حیران — جہاں تھے جلوہ فرما شاہ مردان

کہا سب نے یہہ نادر واقعہ ہی | عجب قصہ ہے طرفہ ماجرا ہی
یہہ ہیبت ناک جو دیو ژیان ہی | عجب حیرت فزا اسکا بیان ہی
شہ صفدر نے جب یہہ حال دیکھا | ہوے اسطرح حضرت اوسی گویا
بیان کر تو مددگار رہی ہے | اخی کیا تو تمیم خزرجی ہے
یہہ کی عرض اونے ای مولائی اسلام | وہی ہو کمین اسیر رنج و آلام
تری نعلین پر اے شاہ ذیشان | فدا مین اور مرے مان باپ قربان
کہا یہہ اور ادب سے سر جھکا کر | قدم پر گر پڑا حضرت کے جا کر
کہ کہتا تھا کہ تم معجز نما ہو | تمامی خلق کے مشکل کشا ہو
تمہین کشاف اسرار نہان ہو | امام انس و جان شاہ زمان ہو
شہ دین نے گلے اوسکو لگایا | تسلی دیکے یہہ کلمہ سنایا
نہایت شکر کرتا ہون خدا کا | کہ میری زندگی مین تجکو لایا
یہہ کی تھی التجا مین نے خدا سی | مجھے تجسے تجھے مجھسے ملا دے
دعا مقبول فرمائی خدا نے | تری صورت دکھائی کبریا نے

بیان فرمودن جناب ولایت مآب نصائح جناب رسالتمآب رو بروے اصحاب

کہا حضار سے یہہ مرتضی نے | امیر مومنان مشکل کشا نے
کہ اکدن سرور دنیا و دین نے | شہ لولاک ختم المرسلین نے
نصائح چند فرمائے تھے ارشاد | کیا تھا حکم رکھین سب اسے یاد
نصیحت پہلی مین کرتا ہون اظہار | رہے کوئی جنابت مین نہ زنہار
رہے جبتک نہ وہ غسل جنابت | رہیگا خطرۂ آسیب و آفت
نصیحت دوسری کرتا ہون اظہار | کہ جالے کا رہے گھر مین نہ اک تار

سبب یہ ہے کہ تار عنکبوتان ہے بیشک مسکن و ماوائے شیطان
نصیحت تیسری ہے مصطفے کی دل و جانسے سنو اسبات کو بھی
کبھی کوئی کسی کو یہ نہ زنہار کہ بیجا اسکو تو اے گھر کی عمار
کہے اس قول زبون مین ہے نحوست کبھی فی الفور آجاتی ہے شامت
ہے چوتھی یہ نصیحت یاد رکھو کہ گھر اپنا نہ تم کپڑے سے جھاڑو
کہ یہ بھی اک نحوست کا سبب ہے کوئی برپا ہوا آفت کیا عجب ہے
نصیحت پانچوین فرمائی اظہار نہ کاٹو دانت سے ناخن خبردار
نصیحت ششم فرمان شاہ انس جان ہے نصیحت یہ بھی مثل حرز جان ہے
نہ سووے منھ کے بھل زنہار انسان کہ اس انداز سے سوتا ہے شیطان
نصیحت ساتوین کی تھی یہ ارشاد کہ باعث رنج و غم کا ہے رکھو یاد
شکستہ ظرف مین پانی خبردار پئے ہرگز نہ کوئی شخص زنہار
اگر لکھی ہے یہ بھی اک روایت وصایا جو وہ فرماتے تھے حضرت
جو ہشتم کوئی شوہر سے زن ہو نہ حرف لغو سے وہ ہم سخن ہو
وگرنہ ہمگنی سمجھ ہوگا پیدا نحوست اوسکی یون ہوگی ہویدا
جو سووے بام پر کوئی نکو ذات تو پڑھے حفظ کو وہ چند آیات
ڈراوے تا نہ اوسکو کوئی شیطان رہے حفظ و امان حق مین انسان
نہ رکھے تا بشب کوزہ مکان مین کہ ہے وہ مسکن شیطان جہانین
شکستہ ظرف سے ہووی نہ سیراب کہ ہے وہ جائے جرک و فضلہ آب
نہ پیوی ظرف بند ریسمانین کہ ہے شیطان پنہان اوس مکان مین
ہے لازم میلہا سے سر بھی طاق لگانا جفت ہے عسر کا مصداق
بطور مسح روغن کو لگادی نہ باندھی طرح تن پر بہادے

نہ ہو تم جو سکر ہر وقت باسنے ۔ کہ ہے تسکین وہ تشنہ دہانی
کہو شب کو نہ تم یا عامر الدار ۔ نہ شیطان کو پکارو گہر مین زنہار
کہ یہہ صرف زبون ہے فال شامت ۔ نحوست سے عیان ہوگی مصیبت
زراعت مین بعضین جلنا سزاوار ۔ کہ ساق پا کو پہونچا تا ہے آزار
نہ کر پامال تو فرزندکو خود سے ۔ کہ جلنا آگ پر ہے اسی
نہ خود بینی کرے چلنے مین انسان ۔ زمین کرتی ہے نفرین اوسکو
درخت بارور ہرگز نہ کاٹو ۔ نہال نورسیدہ کو نہ چہانٹو
نشیمن کو کوئی کرنا نہ ویران ۔ کوئی مسکن گزین ہوگا پریشان
ہوئے یہہ سنکے یون حضرت گہربار ۔ کہ فرماتے تہے مجسے شاہ ابرار
نسیم خزرجی بولے راست گفتار ۔ کریگا اک عجائب حال اظہار
بس اب تو اے نسیم خوش عقیدت ۔ بیان کر سب سے جو گذری حقیقت
سنا جب حیدر صفدر کا فرمان ۔ نسیم خزرجی بولا یہہ اوس آن
قسم ہے مجکو اوس رب العلا کی ۔ کہ جسنے خلقت ارض و سما کی
عدم سے ہست ہر شئے جسنے کی ہے ۔ بنی آدم کو عقل و روح دی ہے
کیا ہے جس نے پیدا بحر و بر کو ۔ بنایا ہے نباتات و شجر کو
کئی مخلوق جس نے ساری حیوان ۔ بنائے وحش و طیر و جن و انسان
کہو ہے یہہ حال کی میرے حقیقت ۔ ہوئی اک شب نہانیکی ضرورت
نصائح جو کئی حضرت نے ارشاد ۔ مجھے بہی ہے تفاوت دل سے یہہ یاد
مین اوٹہا وہان سے پیچھے بعجلت ۔ کہ جلد لیسے کرون غسل جنابت
کہا اوسدم مری زوجہ نے اکبار ۔ اٹہا لیجا اسے اے گہر کے عمامت
یہہ کہنا تہا کہ سب ہی قیامت ۔ ہوا ہین مبتلاے رنج و آفت

عجب دیو مہیب الشکل غدار
مرے گھر میں ہوا فوراً نمودار

طمانچہ اک مرے منہ پر لگایا
زمیں سے یک بیک مجکو اوٹھایا

مدینہ سے اوڑا کر دیو غدار
ہوا لیکیا پہر سوے کہسار

کیا پہر میں وہ عن سب حال مذکور
کہا جو کچھہ ہوا ما قبل مسطور

حکایت کی بیاں اوس بایقیں نے
سنی ساری حقیقت سامعیں نے

ہوا تب وجد کا عالم نمایان
بپا پہر سو ہوا شور فراوان

خدا برحق رسول اللہ برحق
حدیثیں صادق و آن شاہ برحق

رہا تا دیر محفل کا عجب حال
کوئی ساکت رہا تصویر تمثال

کوئی کرتا تہا حمد کبریائی
کوئی کرتا تہا نعت مصطفائی

کوئی کرتا تہا مدحت مرتضی کی
کوئی احوال پر تہا اوسکے باکی

ہوا پہر حکم یہہ شیر خدا کا
اسے پہچان لیں جو ہیں شناسا

یہہ ہی بیشک تمیم نیک کردار
زن و فرزند ہیں اسکو سزاوار

وقوع عقد ثانی ناروا ہے
یہی بس حکم شرع مصطفے ہے

ہوے اسطرح جب حضرت گہربار
رہے حیران مہاجر اور انصار

تمیم خزرجی خورسند ہو کر
زن و فرزند کو لیکر گیا گہر

لگا رہنے بعیش و شادمانی
کٹی عشرت سے باقی زندگانی

بحمد اللہ ہوا میں فارغ البال
تمیم خزرجی کا لکھہ چکا حال

تمت تمام شد مثنوی گلدستہ نور تصنیف جناب مولوی سید علی اکبر صاحب کا ابتدا ابتدا این قصہ
نظم مسودہ ... المحال در مطبع اثنا عشری باہتمام کمترین خیر خواہ حسین عابد سید علی طبع شد

غلطنامہ مثنوی گلدستہ نور

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲	۲	درنگین	رنگین
"	۵	ساخت	ساحت
۳	۸	منذی	بنذی
"	۹	نوشہ	توشہ
"	۱۴	ابرو	ایزد
"	۱۶	متاعت	مناعت
۴	۲	تقادی	نقادی
"	۵	دہن	ذہن
"	۳	آستان	استانہ
۵	۱۴	پچھم	پیچم
۱۰	۶	ادس	ادسا
۱۱	۱۹	درو	ورد
۱۲	۹	دلنغمہ	دو نغمہ
۱۳	۱۰	نکین	کین
"	۲۰	باو	او
۱۴	۱۶	سمادی	سمائی
۱۵	۹	واز	از
[illegible]	۲	باو	او
"	۳	[illegible]	[illegible]
[illegible]	۱۹	ابتلائی	مبتلائی
[illegible]	۲۱	بالتضرع	بالتضرع
[illegible]	[illegible]	ذاق	دداق

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۸	۴	سابکی جستجو منظائی	[illegible]
"	۱۳	سبت	میمنت
۲۲	۱	جاوی	جائی
"	۷	بہ طیب	بطبیعت
۲۳	۱۰	نہ ماکی	نہ یانکی
۲۴	۱۷	چھونون	چھونون مین
۲۸	۴	زردو	زرد
۲۸	۱۵	سہرین	شہرین
۳۰	۱۳	سرد	سہ رد
۳۳	۶	تغا	تغافل
۳۶	۱۱	نہ کرکم	نہ کم
۴۱	۴	جہا	جہان
۴۴	۱۳	اگرابین	گرہی مین
۴۶	۸	اب ہم تم	اب تم
۴۸	۶	پارہ	چارہ
"	۱۷	شریک و	شریک
۵۰	۱۴	مرغ	مرغ و
۵۴	۳	بنک	نیک
۶۲	۱۷	خوشبوون تجھر	خوشبویون تجھر
۶۳	۸	نشاط اندوز	نشاط اندوز
"	۱۵	تباہی	تباہی
۶۸	۱۷	دوبرگر	دو ہر کر
۶۹	۴	اُفتادہ	او فتادہ
۷۶	۱۲	دہ دہ	